إن في ذلك لعبرة لأولي الأبصار

الحمد لله که مجموعه ذلک از تالیف مولوی عبد الجبار غزنوی و مولوی غلام رسول قلعوی

سوانح عمری

مولوی عبد الله الغزنوی المرحوم و

مجموعهٔ مکتوبات

ازیشان باہتمام عبد الغفور و عبد الاول السرسن مولوی محمد بن مولوی عبد الله غزنوی

مطبع القرآن والسنة واقع امرتسر طبع شد

اشتہار — یہ مجموعہ بموجب ایکٹ ۲۵ داخل رجسٹری گورنمنٹ ہو چکا ہے بدون اجازت تحریری عبد الغفور و عبد الاول کوئی صاحب نہ چھاپے

ENTERED
Dated ....

ترجمہ رسالہ مولوی — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — عبدالجبار صاحب غزنوی

أَحۡمَدُ اللّٰہَ وَأَسۡتَعِیۡنُہٗ وَأَسۡتَوۡفِقُہُ السَّدَادَ وَالۡہُدٰی وَأُصَلِّیۡ وَأُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّہٖ خَیۡرِ الۡوَرٰی محمد اعظم بن محمد بن محمد بن محمد شریف عمرزئی شیخ عبداللہ غزنوی کے نام کے ساتہ مشہور تھے آپ کا اصلی نام مبارک محمد اعظم ہے مگر آپنے اپنا عبداللہ نام رکہہ لیا اسلیے کہ اس نام مین اللہ تعالے کی الوہیت اور بندہ کی عبودیت کا اظہار اور فروتنی کا اقرار ہے آپ شیخ تہے اللہ کی معرفت والے اُسکے دین کے رواج دینے مین کوشش کرنے والے عَابِدٌ کَثِیۡرُ الذِّکۡرِ رَجَّاعٌ اِلَی اللّٰہِ الۡمُتَذَلِّلُ لَہٗ الۡخَاشِعُ الۡخَاضِعُ الۡوَرِعُ الۡمُتَضَرِّعُ الۡمُتَبَرِّعُ الۡمُتَوَاضِعُ الۡمُبۡتَہِلُ الۡحَنِیۡفُ الۡمُتَبَتِّلُ اِلَی اللّٰہِ الۡکَامِلُ الۡبَارِعُ الۡمُلۡہَمُ الۡمُحَدَّثُ الۡمُخَاطَبُ الۡمُخۡلِصُ الصِّدِّیۡقُ الۡکَرِیۡمُ الۡجَوَادُ الۡاَوَّاہُ الۡحَلِیۡمُ الۡمُتَوَکِّلُ الۡمُنِیۡبُ الصَّابِرُ الۡقَانِتُ لَمۡ تَاۡخُذۡہُ فِی اللّٰہِ لَوۡمَۃُ لَائِمٍ قَطُّ الۡمُؤۡثِرُ لِرِضۡوَانِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی نَفۡسِہٖ وَاَہۡلِہٖ وَمَالِہٖ وَاَوۡطَانِہٖ صَاحِبُ الۡمَقَامَاتِ الشَّہِیۡرَۃِ وَالۡمَعَارِکِ الۡعَظِیۡمَۃِ الۡکَبِیۡرَۃِ قَدۡ قَامَ فِیۡہَا لِنَصۡرِ دِیۡنِ اللّٰہِ وَاِعۡلَاءِ کَلِمَتِہٖ صَابِرًا مُحۡتَسِبًا غَارِسُ بُسۡتَانِ السُّنَّۃِ وَالتَّوۡحِیۡدِ فَارِسُ مَیۡدَانِ الۡاِخۡلَاصِ وَالتَّجۡرِیۡدِ عَلَمُ الزُّہَّادِ وَاَوۡحَدُ الۡعُبَّادِ اِمَامُ الزَّمَانِ وَلِیُّ الرَّحۡمٰنِ خَادِمُ الۡقُرۡاٰنِ مُتَقَرِّبٌ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَکَانَ فِیۡ جَمِیۡعِ اَحۡوَالِہٖ مُسۡتَغۡرِقًا فِیۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی اَنَّ لَحۡمَہٗ وَعِظَامَہٗ وَاَعۡصَابَہٗ وَاَشۡعَارَہٗ وَجَمِیۡعَ بَدَنِہٖ کَانَ مُتَوَجِّہًا اِلَی اللّٰہِ ذَاکِرًا فِیۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ آپ ۱۲۳۰ سنہ ہجری مین بہادر خیل کے قلعہ مین جو شہر غزنی کے ضلع مین واقع ہے پیدا ہوئے آپکے پردادا بڑے کامل ولی تھے اور آپ کے باپ دادا

بہی ان لوگون مین سے تہے جو صلاحیت کے ساتہ مشہور ہین اور آپ کا خاندان سیادت کے ساتہ مشہور ہے لیکن جب کوئی پوچہتا کہ آپ سید ہین تو فرماتے کہ لوگ ہمکو سید بتلاتے ہین لیکن عجم مین سیادت کا حال معلوم نہین ہوتا کیونکہ نسبین ل مل گئی ہین لڑکپن مین آپ اپنے زمانے کے عالمون سے علم حاصل کرتے رہے اور تحصیل مین مصروف رہے اور فرماتے تہے کہ جب مین الہام کو نہ سمجہتا تہا اور توحید سے بخوبی واقف نہ تہا ایک بار مین اپنے دادا محمد شریف کی قبر کے پاس جو اس دیار مین مرجع اور مقبول انام ہے گیا تو القا ہوا لَا اِلٰہَ غَیۡرُکَ لیکن اُس وقت مینے غلطی کی اور مینے خیال کیا کہ یہ ورد مجہکو وظیفہ کرنے کے لیے سکہایا گیا ہے اب مینے جان لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے الہام تہا کہ میرے سوا دوسری کی طرف رجوع کرنا عبادت اور استعانت مین شرک ہے اکیلے اللہ کی طرف پوری توجہ چاہیے قبرون پر اس نیت سے جانا کہ میرا فلان مطلب حاصل ہو جاوے توحید مین رخنہ ڈالتا ہے اور کلمہ شہادت یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنے کے مخالف ہے اور فرماتے تہے اگر کوئی گمان کرے کہ مین کسی نیک آدمی کی قبر کے پاس اسلیے نہین جاؤنگا کہ اُن سے کچہ سوال کرون بلکہ اس لیے جاؤنگا کہ وہ قبر مبارک مکان ہے وہان میری دعا جلد قبول ہوگی یہ بہی دین مین غلطی ہے عبادت کو لیے شارع نے مسجد مقرر کی ہے اور مقبرہ عبادت کی جگہ نہین ہے چنانچہ شیخ ابن قیم نے اغاثۃ اللہفان مین اسکی تصریح کی ہے اور فرماتے تہے کہ چہوٹی عمر مین مجہکو یہ شوق از حد تہا کہ جنگل اور تنہائی مین جا کر دعا کرون اور اسکی طرف کمال توجہ ہی اور مجہکو خیال تہا کہ ہر ایک شخص کو دعا کا شوق اور ذوق ایسا ہی ہوگا ان دنون مین بعض ارباب ذوق و باطن آپ کو فرماتے کہ تمہاری پیشانی چمکتی ہے خبردار ایسا نہ ہو کہ برے عالمون کی صحبت مین رہکر اپنے دل کو خراب کر لو اور تمام خاص و عام آپکی صلاحیت اور تقوے پر جو طفولیت مین بہی حیران تہے اور علوم متداولہ کی تحصیل مین آپ تہوڑی مدت مشغول رہے آپ کی زیرکی اور فہم کی تیزی اور فکر کی سلامتی پر لوگ حسرت کی انگلیان چباتے اور تعجب کرتے تہے آخر الامر جب آپ قوت کی شدت اور جوانی کی حد کو پہونچ گئے تو آپ کو جذبہ غیبی اور عنایت ربانی نے پا لیا اور آپ تمام اُن چیزون سے جو اللہ تعالے کے سوا ہین بیزار ہو کر اپنے مالک کی طرف متوجہ ہو گئے اور تنہائی اور لوگون سے کنارہ کشی آپنے اختیار کی دفعۃ حضور دائمی اور

پاس انفاس یعنی احسان کا مرتبہ آپ کو دیا گیا اور مرجع خلائق ہو گئے اور فرماتے تھے ایک مبادی ہین اور دوسرے مقاصد مبادی سے وسیلے اور واسطے مراد ہین یا وہ لوگ وسیلون اور واسطون کے ساتھہ مقصودون کو حاصل کرتے ہین مثل صوفیون کے اشغال یعنی انکے لطیفے اور ملحوظہ اخلاق حمیدہ یعنی تواضع اور توکل اور قصر امل اور قناعت اور صبر اور رضا اور زہد اور تقوے اور رتبہ یادداشت اور حضور دائمی کے تحصیل کیلیے وسیلے ہین اور اللہ تعالے نے محض اپنے فضل عمیم سے اس حقیر کی تربیت کی ہے پہلے اس فقیر کے دل مین اللہ تعالے نے مقاصد مذکورہ کو بغیر استعمال مبادی کے دفعتہ ڈالدیا جسکی وجہ سے اُس نے تمام بری خلق مجھ سے یکبارگی اپنی بے غایت رحمت کے ساتھ کھینچ لیے اور احسان کا مرتبہ مجھکو عطا فرمایا اور ماسوی اللہ کا خیال بالکل میرے دل سے اُٹھ گیا اور مالک کا ایک ہونا نظر آگیا اور نیت اور اخلاص ہر کام مین مجھکو عنایت فرمائی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نِعَمِهِ السَّابِغَةِ آپ پہلے پہل لوگون کی صحبت سے اسقدر بہاگتے تہے کہ تمام زمانے دارون اور دوستون سے ہجرت کرکے خواجہ ہلال کے پہاڑ مین جہان پر کوئی باشندہ نہ تہا جا کر رہنا اختیار کیا پس اس حدیث کے مضمون کے مطابق جسمین آیا ہے کہ جب اللہ تعالے کسی بندے کو دوست بناتا ہے تو اُسکے لیے قبولیت زمین مین رکھدیجاتی ہے لوگ اس جگہ بھی آپ کے پیچھے پہونچتے تہے زمانے کے عالم و فاضل آپکے کام مین حیران تہے یہانتک کہ بعض لوگ صرف دیکھنے کے ساتھہ اور بعض صحبت اور مجلس کے ساتھہ صاحب حالات اور واردات ہو گئے اور آپکے لباس سے شاگردون کو فائدہ حاصل ہونے لگا چنانچہ ایک طالب علم کو آپ کی پوستین اوڑھنے سے وجد آگیا اور اسی سبب سے طالب علم مذکور پوستین کے مرید کے ساتھہ مشہور ہو گیا علاوہ اسکے بہت لوگ صاحب حالات عجیبہ کے ہو گئے اور ماسوی اللہ سے فارغ ہو کر اللہ کی طرف راجع ہو گئے اور آپ لوگون کے ملنے جلنے سے بہت ایذا پاتے یہانتک کہ فرماتے اگر کوئی شخص ہندوستان سے میرے پاس آنے کا ارادہ کرتا تو میرے دل مین ایسا صدمہ پہونچتا کہ گویا مجھکو کسی نے گولی لگادی اور بہت ایذا پاتے اور لوگون سے نفرت کرتے اور دور دور کے شہرون کے عالم اور مشائخ فائدہ حاصل کرنے کیلیے حاضر ہوتے اور آپ کی تسبیح اور تہلیل کے وقت جمادات بلند آواز کے ساتھہ آپ کے ہمراہ سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہتے اور حرکت کرنے لگتے امیرون

اور دنیادارون سے تا وقت وفات اس قدر گریزان رہے کہ کسی کی باوجود انکے بہت درپے ہونے کے ملاقات نہین کی اور اپنی اولاد اور دوستون کو ہمیشہ یہ وصیت کرتے رہے کہ دنیادارون کی صحبت زہر قاتل ہے اپنے مالک کی طرف متوجہ ہو وہ تمکو ضائع نکرے گا اور فرماتے تھے الحمد للہ کہ اللہ تعالے نے مجھکو دنیادارون اور امیرون سے ابتدا اور انتہا مین محفوظ رکھا ہے ابتدا مین تو یہ حالت تہی کہ امیر لوگ سیکڑے روپیہ خرچ کرتے کہ ایکبار میرا منہ دیکھین لیکن مین ہرگز ہرگز انکو اجازت نہ دیتا تہا کہ میرے مکان کے پاس سے گذرین دور دور سے چلے جاتے اس کے پیچھے سنت کی تابعداری کے شوق کی آگ نے میرے سینے مین شعلہ مارا پس پہر تو تمام لوگ دشمن بن گئے اور انہون نے مخالفت کا جہنڈا اٹہایا الحمد للہ یہ بہی اللہ عز وجل کی تربیت تہی کہ آخر عمر مین اسی طرح آنے مجھ کو دنیادارون سے بچالیا اور نہ میری اولاد تو بسبب توجہ امیرون اور حاکمون کے انکی صحبت اور مجالست اختیار کرلیتے اور دین سے ہاتھ دہو بیٹھتے یہ اللہ تعالے کا بہت بڑا فضل ہے اور اسکی نعمت اور عمدہ تربیت ہی آپکے ملک مین سب لوگ کیا خاص اور کیا عام شرک اور بدعتون اور رسمون مین مبتلا تھے اور عالم اور مشائخ اسی کو دین سمجھتے تہے پہر بیچارے عامیون کا کیا ذکر ہے آپ کو غیب سے کبھی الہام کے ساتھ اور کبھی خواب مین ان کامون سے سخت روکا جاتا اور کتاب و سنت کی ترغیب دی جاتی آپ حیران ہوتے کہ اس ولایت مین کتاب و سنت کے علم کا نام نشان تک نہین ہے اور نہ کتاب و سنت کا اسباب موجود ہے کس طرح مجھ سے یہ امر انجام پذیر ہوگا جب خیال کرتے تو غیب سے تاکید آیت سَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى کا مضمون الہام ہوتا ناچار سنت کی تابعداری اور شرک اور رسمون اور بدعتون کا رد کرنا اختیار کیا اور کتاب و سنت کے علم کی طرف توجہ کی چونکہ اللہ عز وجل آپ کی تربیت کرنے والا تہا عرب اور عجم سے حدیث اور تفسیر کی کتابین بہم پہونچ گئین اور آپنے غیبی تعلیم اور تیزی فہم اور اپنے فکر سلیم کے ساتھہ محدثین کا عمدہ طریقہ اختیار کیا جو سب طریقون سے بہتر طریق ہے اور جن مسئلون اور جگہون مین شبہ پڑا فاضل اجل عالم بے بدل جامع انواع تقی حامی شریعت غرا وحید عصر فرید دہر شیخ حبیب اللہ قندہاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو بلاد افغانستان مین ہر علم مین بے نظیر اور علوم دینیہ

وغیرہ مین مجتہد وقت اور امام زمان اور زہد اور تقوے مین بے مثل تھے اور انکے زہد اور
تقوی کے بیان کے لیے ایک بڑا دفتر درکار ہے سفر فرمایا کچھ مدت اُنسے فائدہ اُٹھاکر اپنے
وطن کیطرف لوٹ آئے اور آپ کی یہی حالت رہی کہ جو مسئلہ مشکل پیش آتا اُنسے جاکر استفسار
کر لیتے اور شیخ مذکور محققین کی طرز پر جواب دیتے اُس ولایت مین شیخ مذکور کے سوا کوئی یہ طریقہ
نہ رکھتا تھا اور وہ بھی بُرے عالمون اور وقت کے حاکمون کے خوف سے خاموش اور ساکت
رہتے اور اللہ تعالے کی مخلوق کو اس سیدھے راستے کی طرف دعوت نہ کرسکتے دوسری بار
آپنے پھر قندہار کا سفر کیا اور اپنے شیخ کے پاس بعض مشکلات کو حل کرنے کے لیے حاضر ہوئے
شیخ مذکور آپ کی حال پر تعجب کرتے اور عام مجلس مین جسمین شہر کے عالم موجود ہوتے فرماتے
دین کے مسئلون کو جیسے یہ شخص سمجھتا ہے مین بھی نہین سمجھتا بعض سوالون کے جواب میں
انہون نے لکھا یَقُولُ الْفَقِیرُ الرَّاجِی وَالْمُلْتَجِی اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ الْبَارِی حَبِیبُ اللّٰهِ الْقَنْدَهَارِی
قَدْ لَا یَنْبَغِی مَنْ یَحِقُّ لِی مُطَاوَعَتُهٗ بَلْ لَعَلَّ مِنَ الضَّرُورَاتِ وَلَا یَسَعُنِی مُدَافَعَتُهٗ
بَلْ عَسٰی اَنْ یَکُونَ مِنَ الْمَحْظُورَاتِ اَنْ اُمْلِیَ رِسَالَةً مُحْتَوِیَةً عَلٰی حَلِّ اِشْکَالَاتٍ
عُرِضَتْ لَهٗ فَعَرَضَهَا عَلَیَّ وَاَجِیبُ بِهٖ سُؤَالَاتٍ اَهَمَّتْهُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَیَّ وَقَدْ عَامَلَنِی بِمِثْلِ
ذٰلِكَ قَبْلًا فَکُنْتُ لِمَنْ کُلِّفَ اَنْ یَتَحَمَّلَ مَا لَا یَسْتَطِیعُ لَهٗ حَمْلًا اِذْ لَیْسَ الْاِفْتَاءُ اَمْرًا هَیِّنًا
وَعَمَلًا سَهْلًا وَلَسْتُ اَدْرِی نَفْسِی لِلْاِنْتِصَابِ فِی هٰذَا الْمَقَامِ اَهْلًا عَلٰی اَنِّی یَغْلِبُ
عَلٰی ظَنِّی اَنَّ الْمَسْئُولَ عَنْهُ لَیْسَ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فِیمَا سُئِلَ عَنْهُ مِنَ الْمَسَائِلِ بَلْ اَرٰی اَنَّ السَّائِلَ
اَفْقَهُ فِی اَحْکَامِ الدِّینِ فَائِزًا بِالْوُصُولِ اِلٰی مَرْتَبَةِ عَیْنِ الْیَقِینِ فَمَا بَالُ جَاهِلٍ یُرِیدُ اَنْ
یَدُلَّ خَبِیرًا وَمَا شَانُ اَعْمٰی اَنْ یَّقُودَ بَصِیرًا وَلٰکِنَّهٗ لَمَّا کَرَّرَ الْاِلْحَاحَ وَبَالَغَ فِی الْاِقْتِرَاحِ
وَحَرَّضَنِی عَلَی التَّصَدِّی لِلْبَیَانِ وَحَذَّرَنِی بِالْوَعِیدِ الْوَارِدِ فِی الْکِتْمَانِ عَیَّتْ بِیَ الْعِلَلُ
وَضَاقَتِ الْحِیَلُ وَلَمْ اَجِدْ سَبِیلًا اِلَی التَّعَلُّلِ بِعَسٰی وَلَعَلَّ فَاضْطُرِرْتُ اِلٰی اَنْ اَکْتُبَ
قَدْرَ مَا یَصِلُ اِلَیْهِ فَهْمِی وَیَنْشَرِحُ لَهٗ صَدْرِی مُنْفَصِیًا عَنْ عُهْدَةِ غَیْرِهٖ بِقَوْلِ لَا اَدْرِی وَ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَسْاَلُ خَاشِعًا مُتَضَرِّعًا اَنْ یَعْصِمَنِی مِنْ مَوَاقِعِ الزَّلَلِ وَیُثَبِّتَ قَدَمِی فِی
مَظَانِّ الْخَطَاءِ وَالْخَلَلِ اِنَّهٗ خَیْرُ مُوَفِّقٍ لِلصَّوَابِ وَمُفِیضٌ لِلْحَقِّ فِی کُلِّ بَابٍ اور ان سوالون

کے جواب کی آخر مین لکھا ھٰذَا اٰخِرُ مَا تَیَسَّرَ لِی فِی تَحْرِیرِهٖ مِنْ اَجْوِبَةِ سُؤَالَاتِ الَّتِی اَمْتَنَّ
عَلَیَّ بِاِرْسَالِهَا اِلَیَّ صَاحِبِی وَمَخْدُومِی الْمُکَرَّمُ الْمِیَانُ مُحَمَّدُ اَعْظَمُ مَدَّ اللّٰهُ ظِلَالَ اِرْشَادِهٖ
عَلٰی مَفَارِقِ الْمُسْتَرْشِدِینَ وَاَمَدَّ اٰثَارَ اِحْسَانِهٖ وَاَفَاضَ اَنْوَارَ عِزِّ فَاِنْهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّینِ
وَاِنِّی یَا صَاحِبِی بِالتَّقْصِیرِ لَمُعْتَرِفٌ وَمِنْ عَیْنِ الْاِعْتِذَارِ لَمُغْتَرِفٌ وَالْمُلْتَمَسُ مِنْ
خُدَّامِ ذٰلِكَ الْجَنَابِ اَنْ لَا یَنْسَوْنِی مِنْ دُعَائِهِمُ الْمُسْتَجَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهٰذَا اَنَا
لِطَالِبِ الدُّعَاءِ مَادَّ کَفِّ الْاِلْتِمَاسِ اِلَیْکُمْ وَاَقُولُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ
اور آور سوالون اور جوابون مین یون لکھا اما بعد معروض آراے ثاقبہ و افکار صائبہ اصحاب
فطنت قادہ و فکرت نقادہ میدارد کہ چون درینوقت از جناب فیض انتساب مخدوم مکرم معارف
آگاہ میانصاحب ملا محمد اعظم سلمہ ربہ و شرف ورگرم سوالاتے چند وارد گردید فقیر قلیل البضاعت
عدیم الاستطاعت ہر چند خود را در آن مقام ندید کہ بمعرض حل اشکالات عارضہ بزرگواران زبان
کشاید و در مقابلہ صاحبدلان در مقام جواب در آید حد فقیر حقیر آنست کہ از انفاس متبرکہ حق شناسان
بہرہ فیضے گیرد و از انوار فائضہ حقیقت آگاہان پرتو صفای پذیرد اما بحکم المامور معذور واجب
القدر در تحریر آنچہ گنجایش وقت بود تقیید ورزید و اشتغال نمود ملتمس از نظر آن اکسیر نظر و
مستبصران عیب پوش ہنر پرور آنکہ مسن خطای فقیر را بنظر اصلاح منظور داشتہ جلوہ عین صواب
دہند و سماجت و عیب و نقصان حقیر را در پس پردہ اغماض داشتہ منزلت ہنر و کمال دہند

؎	غلام ہمت آن عارفان باکرمم	..	کہ یک صواب ببینند و صد خطا پوشند	..

دوسری بار جو آپ شیخ صاحب سے رخصت ہونے لگے تو رخصت کرتے وقت شیخ صاحب نے فرمایا
کہ یہ شہر (قندہار) تمہارے ملک سے بہت دور ہے اور تمکو یہان تک آنے مین سخت تکلیف
اور سفر کی مشقت ہوتی ہے اب آنے کی تکلیف نہ اُٹھانا جواب مین فرمایا میرا آنا دین کی ضرورت
کے واسطے ہے اور تکلیفون اور مشقتون کو جو مین اپنے پر گوارا کرتا ہون تو آخرت کے کام کے لیے
شیخ نے کہا مجھکو معلوم ہے کہ تمہارا تربیت کرنے والا خود اللہ عزوجل ہے تمکو میری حاجت
نہین ہے اللہ عزوجل کبھی تمکو ضائع نہین کریگا اور اگر کبھی کوئی مشکل اور عقدہ پیش آویگا
تو مجھکو یقین ہے کہ اللہ عزوجل کسی دیوار یا درخت کو آپکے لیے گویا کر دیگا جس سے آپ کا

عقدہ حل ہوجاوے گا آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے مالک نے جسکی ذات بزرگ ہے موافق شیخ کے
کہنے کو میرے ساتھ معاملہ کیا قندہار کے قاضی اور عالم آپ کو دیکھ کر نہایت خوش ہوا کرتے
مگر ملا کٹہ کہ عداوت اور مخالفت کو درپے تھا قندہار کے قاضی غلام نے ملا کٹہ کی شکایت ملا
سعد الدین سفری کی طرف لکھی کہ ملا کٹہ حقائق و معارف آگاہ الموفق من عند اللہ قائد الخلق
الی صراط اللہ محی السنۃ و قامع البدعۃ میاں محمد اعظم صاحبزادہ کی نسبت جسکے حق میں یہ کہنا
بجا اور درست ہے رجل مملو من السنۃ من الفرق الی القدم دارسے سیر و سلوک باطن میں نسبت
اویسی کے حاصل کرنے کے بعد محض اللہ پاک کی عنایت سے طریقہ نقشبندیہ میں قدم لگایا ہے
اور اس طریق کے سیر و سلوک کو پورے طور پر حاصل کیا ہے اور اس طریقہ میں مجاز ہوگیا
اور اسکے بعد سید آدم بنوری قدس اللہ سرہ کے طریق کو بھی حاصل کیا ہے اور اس طریق میں
بھی مجاز ہوگئے ہیں القصہ میاں محمد اعظم صاحب کا ظاہر تقوی کے زیور اور حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم کی شریعت کی موافقت کے ساتھ آراستہ ہے اُسکا باطن اہل صفا کے احوالات اور مقامات
کے ساتھ پیراستہ لیکن صرف اسی قدر نقصان ہے کہ یہ صاحبزادہ اپنے آپ کو اُنکے مخلصوں
اور دوستوں سے شمار نہیں کرتا ملا کٹہ اس بزرگ صاحبزادہ کو کبھی وہابی کہتا ہے اور کبھی مبتدع
کہکر پکارتا ہے بلکہ معتبر لوگوں سے سُنا گیا ہے کہ ملا کٹہ نے غلجائی کے اطراف و اکناف میں
اس مضمون کے نامے بھی ارسال کیے ہیں کہ فلان و فلان (میان محمد اعظم) کے ساتھ ایسا
ایسا معاملہ کرو نعوذ باللہ اسمیں شک نہیں ہے کہ اہل اللہ کی عداوت نے اُسکو دل کی
آنکھ کو نابینا کر دیا ہے کہ دن کو رات اور رات کو دن سمجھتا ہے انتہے ملا عبد الحق کہ اپنے
زمانے کی فاضل تھے اس خط کے آخر میں جسکو انہوں نے آپکے نام نامی پر بھیجا ہے اور اسمیں بعض
مسائل کی تحقیق کی ہے لکھتے ہیں مخدوما مطاعا از امثال ما گم گشتگان بوادی جہالت
و نگونساران مغاک غفلت این مسائل را بدان جناب مقدس قلمی نمودن درنگ آنست کہ کنا
طرق نا لیہ سازی را در نزد عطار بیان نماید اما این جرات و گستاخی و ہرزہ سرائی محض بنا بر الطاف
و اشفاق آن مخدوم معظم ست کہ در بارہ این احقر دارد آنچہ بفکر قاصر مے رسد بدان گستاخی کردہ اید
انتہے مولوی عبد الرحمن بن شیخ محمد بن بارک اللہ کہ وقت کے عالموں سے مشہور عالم ہیں اور

زہد اور تقوی اور صلاحیت میں اپنے زمانے کے امام آپ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنیکے
لیے ملک پنجاب سے سفر کرکے ملک غزنی تک جو دو ماہ کی مسافت ہوگئے راستے میں جب انہوں نے مخالفون
سے کچھ کلمات آن جناب کی نسبت سُنے تو حیران ہوئے اسی رات انکو یہ الہام ہوا فورب السماء
والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون دوسری بار یہ الہام ہوا فانہ عندنا لمن المصطفین
الاخیار تیسری بار یہ الہام ہوا ان ہو الا عبد انعمنا علیہ القصہ جب دوسری بار قندہار سے
مراجعت کرکے اپنے ملک میں پہونچے تو لوگون کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلانا اور شرک اور
بدعت اور مروج رسموں کا رد کرنا شروع کیا زمانے کے لوگ خاص و عام اور عالم اور حاکم جو سب
سب آپکے فرمانبردار تھے آپ کی اس کارروائی پر آپکے مخالف ہوگئے اور ایذا رسانی کے درپے
اُس نواح کے عالم اس مسئلہ میں کہ مذہب کے خلاف حدیث پر عمل کرنا چاہیے بحث کرنے کیلیے
جمع ہوگئے اور انہوں نے اقرار کیا کہ حق آپ کی طرف ہے اور یہ بھی آپ کی ایک کرامت تھی کہ سب
نے اپنا خطا پر ہونا مان لیا اور پھر آنجناب کا حق ہونا قبول کر لیا حالانکہ مقابلہ کے وقت ایسا اقرار
کرنا نہایت بعید ہے [illegible] دور کے عالموں نے یہ ماجرا سنا تو وہ بھی گفتگو اور مباحثہ سے در گذرے
اور لشکروں کو جمع کیا اور لڑائی کا ارادہ کیا مگر چونکہ اکثر تابعدار اور دوست اور معتقد بھی بہت تھے مخالفوں
کچھ نہ بن سکا ناچار وقت کے حاکموں کے پاس انہوں نے شکایت کی اور قسم قسم کے بہتان اور جھوٹ
آپ پر باندھے اور بعض رئیسوں کے وساطت سے امیر کے گوش ہوش تک یہ بات ڈالوادی کہ اس
شخص کو اگر ایک سال تک ایسا ہی چھوڑ دوگے تو تمہارے ملک اور پادشاہی کو خراب کر دیگا
اور سلطنت میں ایک خلل عظیم ڈالے گا دولت کی تمام امیر اور وزیر اور عہدہ دار اس شخص کے معتقد
اور مرید ہیں پس اس وقت بعض آپکے دوستوں نے یہی مصلحت دی کہ امیر وقت کو طلب کرنیسے
پہلے ہم کابل میں جاویں اور امیر کے سامنے مخالفین کے ساتھ بحث کریں آنجناب کی مرضی تو نہ
تھی مگر دوستوں کی رعایت کو لیے شہر کابل میں امیر دوست محمد خان کے پاس جو اس وقت
کابل کا امیر تھا چلے گئے اور علماء مخالفین بھی حاضر ہوئے اُنکے سرپرستان ملا درانی و ملا مشکی
اندڑی اور ملا نصر اللہ لوہانی تھے اور انکے سوا سیکڑوں ملا جمع تھے سب نے پوشیدہ بھی اتفاق
کیا کہ مباحثہ میں کبھی ہم اس شخص پر غالب نہ ہونگے جھوٹی گواہی امیر دینی چاہیے ورنہ اگر بحث ہوگی

نوبت پہونچ گی تو ہم سب بتر منندہ اور رسوا ہونگے   آ در کیا عمدہ کہا ہے حافظ ابن القیم نے اپنے نونیہ مین

مَا عِنْدَهُمْ عِلْمٌ سِوَى التَّكْفِيرِ وَالتَّبْـ … ـدِيعِ وَالتَّضْلِيلِ وَالْبُهْتَانِ
وَإِذَا تَيَقَّنَ أَنَّهُ الْمَغْلُوبُ عِنْـ … ـدَ تَقَابُلِ الْفُرْسَانِ فِي الْمَيْدَانِ
قَالُوا اشْتَكُوا إِلَى الْقُضَاةِ فَإِنَّهُمْ … حَكَمُوا وَإِلَّا اشْتَكُوا إِلَى السُّلْطَانِ
قُولُوا لَهُ هَذَا يُحِلُّ الْمُلْكَ بَلْ … هَذَا يُزِيلُ الْمُلْكَ مِثْلَ فُلَانِ
فَاعْقِرُوهُ مِنْ قَبْلِ اشْتِدَادِ الْأَمْرِ مِنْهُ … بِقُوَّةِ الْأَتْبَاعِ وَالْأَعْوَانِ
وَإِذَا دَعَاكُمْ لِلرَّسُولِ وَحُكْمِهِ … فَادْعُوهُ كُلُّكُمْ لِرَأْيِ فُلَانِ
وَإِذَا اجْتَمَعْتُمْ فِي الْمَجَالِسِ فَالْغَطُوا … وَالْغَوْا إِذَا مَا احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ
وَاسْتَنْصِرُوا بِمَحَاضِرٍ وَشَهَادَةٍ … قَدْ أُصْلِحَتْ بِالرِّفْقِ وَالْإِتْقَانِ
لَا تَسْأَلُوا الشُّهَدَاءَ كَيْفَ تَحَمَّلُوا … وَبِأَيِّ وَقْتٍ بَلْ بِأَيِّ مَكَانِ

وہان تک کہ بیان کیا حافظ ابن قیم نے اللہ تعالی اُنپر رحمت کرے بُرے اور شریر عالمون کا حال ایک دن نونیہ کا یہ مقام جو آپکے پاس پڑہا گیا تو آپنے فرمایا کہ بعینہ یہی واقعہ اس عاجز کے ساتھ پیش ہو چکا ہے جسکو حافظ ابن قیم نے بیان کیا ہے۔ الغرض دونو فریق امیر کی مجلس مین حاضر ہوئے مخالفین بولے اس شخص کے ساتھ ہماری کچھ گفتگو اور مناظرہ نہین ہے کیونکہ پختہ گواہون کے ساتھ ہم ثابت کر دیتے ہین کہ یہ شخص ایسے کلمات بولتا ہے جن سے اسکا کافر اور مرتد ہونا لازم آتا ہے جہوٹے گواہ مل گئے سبحان اللہ تعصب اور نفسانیت اور مرتبہ اور عزت کی محبت کیسی بری بلا ہے کہ اچھے اچھے لوگون کو اندہا اور بہرا کر دیتی ہے اور وہ ایمان اور آخرت کو اس کے مقابلہ مین نسیًا منسیًا کر دیتے ہین جہوٹے گواہون نے گواہی دی کہ یہ شخص حضرت کا منکر ہے اور شفاعت کا منکر اور نبوت کا دعوے کرنے والا اسی طرح اور بہت باتین سنائین اللہ تعالے اُن سب باتون سے پناہ دیوے امیر وقت نے سمجھ لیا کہ یہ سب جہوٹ ہے مگر اس ڈر کے مارے کہ سلطنت مین ان لوگون کے شور و شغب سے تزلزل پڑ جاویگا بولا مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ اور شہر کابل سے آپ کو نکالدیا سب تابعدار اور دوست آپکی جدائی پر نالان اور گریان تہے لیکن آپ کو کچھ تردد اور اضطراب نہین ہوا اور فرمایا جب یہ جلاوطنی

اور اہل و احباب کی جدائی مالک کی راہ اور رب الارباب کی رضا ڈہونڈنے مین ہے تو پہر کیا پروا ہے زبان پشتو مین آپ نے ایک عجیب قصیدہ کہا ہے ازان جملہ یہ چار شعر ہین۔

عزت آبرو دے مولے کرے صد جان وی ہو لے	لہ تا قربان ذی آغا لہ تا قربان شہ آغا	کہ بی طاس راشی مرضے طالب یم ستا د رضے	پہ ارزښت ارزیږی سے خوشحالی مری غوخیږی سے

یعنے میری عزت اور آبرو اے مالک تجہ پر سے قربان ہے اگر تیری رضا مندی ہاتہ آجاوے تو عزت اور آبرو کو مین ایک جو کے مقدار کے برابر بہی نہین سمجہتا اور اگر میری سو جانین ہون تو بہی تجہ پر فدا ہین مین تو تیری خوشی کا طالب ہون یہان تک کہ میرا سر بدن سے جدا کیا جاوے جب وہ علماء کابل سے غزنی مین واپس گئے تو لوگون نے پوچہا کیا فیصلہ کر آئے بعض انصاف پسند عالمون نے صاف کہدیا کہ ایمان کو کابل چہوڑ آئے ہین لوگون نے کہا کیون اُنہون نے جواب دیا کہ اگر ہم جہوٹی گواہی نہ دیتے تو خانملا خان ہماری سالیانہ تنخواہین موقوف کرتا تہا اُن عالمون مین سے بعض عالمون نے نزع کے وقت اس جہوٹی گواہی کا اقرار بہی کیا اور اپنے مالک سے بخشش طلب کی انہین سے ہین ملا عبد الخالق اندڑی شلگر کے رہنے والے اور قاضی میر افضل ازبکی مقر کے رہنے والے حاصل کلام آپ امیر دوست محمد خان کے حکم سے سواد بنیر مین پہونچے اور وہان سے کوہستان مین اور وہان سے ہزارہ مین ولایت کے عالمون کے ساتھ آپکا مشاہدہ عظیم مشہور و معروف ہے ایک جہان اس سفر مین آپکی صحبت سے فیضیاب ہوا آپ کسی مباحثہ مین مغلوب نہین ہوئے اور فتح اور مدد آپ ہی کی طرف ہوئی حدیث کی کتابون کی سند حاصل کرنے کے لیے آپ ملک ہزارہ سے دہلی مین بقیۃ المحدثین فخر المتاخرین زمانے کے استاد اور وقت کے امام سید محمد نذیر حسین صاحب کی خدمت مین گئے اور حدیث کی کتابون کی وہان سند حاصل کر کے واپس آئے اور آپکے واپس آنے کے وقت دہلی کا غدر جو مشہور ہے ظہور مین آیا تمام عالم کے مال اور اسباب لوٹے گئے الا ماشاء اللہ حافظ حقیقی نے آپ کا اسباب بمعہ کتابون کے بچا لیا لوٹیرون نے راستے مین آپ پر حملہ کیا اور کابلی پٹو جو آپکے بدن پر تہا آپکے بدن سے اتار کر بہاگ گئے اُن کے بعد وہی پٹو خریب تر کر کے لے آئے اور آپکے آگے رکہ کر چپ چاپ رہ کر چلے گئے جب آپ پنجاب مین پہونچے تو اللہ کے راستے کی طرف لوگون کو بلانا شروع کیا

اور کتاب و سنت کی تابعداری کی رغبت دینے لگے اسکے بعد کہ پنجاب مین توحید کا نام و نشان نہ تہا ہزارون آدمی آپ کی صحبت بابرکت سے توحید کا دم بہرنے لگے یہ سب مسجدون کی آبادی اور نماز روزے کا لحاظ اور حدیث پر عمل کرنا اور کتاب و سنت کا پڑہنا پڑہانا اور سلف کے عقیدے کو اختیار کرنا جو پنجاب کے شہرون مین تو دیکہہ رہا ہے آپ ہی کی سعی اور کوشش سے ہے ورنہ آپ سے پہلے کسی شخص کو ان باتون کے ساتہ سروکار نہ تہا اس مضمون کو مولوی عبد اللہ صاحب جو غلام رسول ساکن قلعہ کے نام سے مشہور ہین رشتۂ نظم مین لائے ہین ؎

تعالی اللہ چہ باد صبحگاہی ‌ ‌ رسید از مہبط فضل الٰہی
ہزاران نفحۂ مشکش آغوش ‌ ‌ کہ گرد ماسوا از دل فراموش

روائح جانفزای سنت از وے ‌ ‌ شنیدہ عاشقان حق پیاپے
ز غزنی آمد اول بر ہزارہ ‌ ‌ فتاد آخر بلاہورش گذارہ

شگفت از وے چہ گلہا گونہ گون ‌ ‌ بساطین ارم را شد نمونہ
سموم بدعت ار چہ باغ پنجاب ‌ ‌ نمودہ بود بس بے آب بیتاب

کہ ہر سو مسکن زاغ و زغن بود ‌ ‌ خزان را دست بر دور چمن بود
کنون از فیض این باد بہاری ‌ ‌ بہر جا سبزہ سبزہ جو یباری

ز سنت گشتہ خندان لالہ و گل ‌ ‌ بہر گل نغمہ پرداز ست بلبل
صبا از من سحرگاہی گذر کن ‌ ‌ ازین موسم بجانانم خبر کن

کہ باز آ اے باغبان بین سوے گلزار ‌ ‌ کہ بے تو لالہ داغ گل شدہ خار
بیا و بیدلان را باش دلدار ‌ ‌ ز ہجرت بلبلان را نالہ زار

اگر دانستمے ایام دوری ‌ ‌ کہ گردد سنگ قرار صبوری
جدائی را نمے کردم گوارا ‌ ‌ ترحم کن بحال من خدا را

درین ایام در ہر شہر و خانہ ‌ ‌ ز عبد اللہ کند ہر کس فسانہ
رواج ترجمہ قرآن بہر جا ‌ ‌ ز آثار نبوت گفتگو ہا

سبحان اللہ کہ آفتاب خراسان کی بلندی پر چمکا اور ہندوستان کے میدان نے اس سے روشنی حاصل کی اسکے بعد پہر آپ پنجاب کو ملک سے ڈیرہ اسماعیل خان مین گئے پہر اس جگہ سے بدین امید کہ اب امیر دوست محمد خان کا خیال بدل گیا ہوگا اپنے وطن بالوف مین پہونچے ایک ماہ اپنے وطن مین اقامت کیے کو ہو گیا ہوگا کہ یکایک امیر دوست محمد خان کے سوار آپکے اخراج کا پروانہ لیکر پہونچے آپ وہان سے نکل کر ملک تاوہ مین گئے اور وہان اقامت فرمائی اس شہر کے عالم جمع ہوئے اور لشکر کو فراہم کیا تاکہ آپ کو وہان سے بہی نکالدین اور آپ کا اسباب اور کتابین لوٹ لین اس بستی کے لوگ جنمین آپ اقامت رکہتے تہے ان عالمون کے مجمع مین گئے اور بولے اگر تمہارا ارادہ مباحثہ کرنے کا ہے تو ہمارے سامنے انکے ساتہ مباحثہ کرو اور اگر فتنے و فساد کا ارادہ ہے تو ہم بہی تمہارے ساتہ مقابلہ کرینگے اتفاقاً اسی وقت آپکے خادمون مین سے ایک

شخص ملا مراد نام اس مجلس مین پہونچا اور بولا اگر مناظرہ کی خواہش ہے تو میرے ساتہ مناظرہ کرو جب مباحثہ شروع ہوا تو اسنے ایسی گفتگو کی کہ سب کو چپ چاپ کر دیا آپسمین کہنے لگے یہ شخص انکے ادنیٰ خادمون مین سے ہے اور ہمکو اسکے ساتہ مباحثہ کرنے کی طاقت نہین ہے تو انکے ساتہ ہم کیونکر مباحثہ کر سکتے ہین اور مباحثہ سے انکار کیا چونکہ بستی والے زور آور تہے اسلیے وہ عالم فتنہ برپا نہ کر سکے اور لاچار ہو کر بہاگ گئے آخر الامر امیر دوست محمد خان نے وہان سے بہی نکالنے کا حکم بہیجا یہ بیچارے بستی والے اگرچہ زبردست تہے لیکن وقت کے بادشاہ کا مقابلہ تو نہ کر سکتے تہے ناچار ہو کر آپ کو مع آپکے اہل و عیال کے یاغستان کے پہاڑون مین پہونچا گئے آپنے اس پہاڑ کے درون مین سے ایک درہ مین آبادی کی اس قدر امتحانون اور مقدمات مین آپ کو کسی قسم کی سستی اور ضعف اور سستی رب العالمین کے دین مین نہین پہونچی اور برابر توحید اور اتباع سنت کو رواج دینے اور صفات رب العالمین کے ظاہر پر جاری کرنے اور شرک اور بدعتون اور رسمون کے رد کرنے مین مصروف رہی ملک تاوہ کے عالمون نے اس وقت کو غنیمت سمجہا کہ اس وقت پہاڑون مین تو انکا کوئی مددگار نہین ہے سیکڑون لوگون کو جمع کرکے آپ پر چڑہ آئے اور آپکے گہرون کو جلا دیا اور چند لوگون کو آپکے تابعدارون مین سے زخمی کیا مگر آپکے اور آپکے اہل و عیال کی رب العالمین نے ایسی نگہبانی کی کہ کسی کو انمین سے سخت چوٹ نہ لگی سب دشمنون کے درمیان سے سلامت نکل آئے اور آپ کا اسباب اور کتابین سب دشمنون کے ہاتہ مین آئین بعض عالم اور آپکے تابعدار مصلحتاً انکے ساتہ ملگئے اور جیسا دیکہا کہ یہ ظالم ظلم کرتے ہین تو جدا جدا ہو گئے اور آپکے اسباب اور منتشر کتابون کو ایک جگہ جمع کیا اور اور دشمنون سے انکو بچالیا اور آپ کی خدمت بابرکت مین پہونچا دیا یہ سب رب العالمین کی حفاظت اور حمایت اور تربیت تہی ورنہ ایسے دشمنون سے مال و جان کا سلامت رہنا عقل کے خلاف ہے حاصل کلام آپ برے عالمون اور ظالم حاکمون کے ہاتہ سے جور اٹہاتے در بدر ہوئے اور کوہ بکوہ پہرتے رہے اور جس جگہ پہونچتے وہان کے لوگ آپکے موافق ہو جاتے اور وہان سے نکالے جاتے سبحان اللہ ان امتحانون اور جلا وطنی اور تمام جہان کی دشمنی مین آپ ایسے مرفہ الحال اور خوش عیش رہتے کہ کوئی امیر آپ سے بڑہکر اطیب عیش مین نہین دیکہا گویا غیب سے قسم قسم کی نعمتین آپکے

آپکے سر پر برستی تہین وہ کون نعمت تہی جو آپکے پاس ان پہاڑون مین نہین پہونچتی تہی ان دنون
مین امیر دوست محمد خان نے شہر ہرات مین وفات پائی چونکہ ان پہاڑون مین آپکو کوئی سکونت
کی جگہ نہین ملتی تہی پہر اپنے وطن کی طرف کہ وہان کے باشندے آپکے عقیدت مند تہے
مراجعت کی امیر شیر علیخان ملک کا امیر ہوا انہین بڑے عالمون نے امیر شیر علی خان کو آپکی
ایذا دینے پر ترغیب دی آپ امیرون کی ملاقات سے نہایت نفرت رکہتے تہے اس قدر اپنی زندگی
مین کبہی آپ کسی امیر کے پاس نہ گئے امیر وقت کے نام ایک خط اس مضمون کا لکہا کہ مین مظلوم
ہون اور حاسدون کے افتراء اور تہمت کے ساتہ تمہارے باپ نے مجہکو اپنے ملک سے بدر کردیا
تہا تم اس کام مین اپنے باپ کی تابعداری نہ کرو امیر نے جواب مین لکہا کہ مین ایک شخص کی تمام
رعایا کے خلاف رعایت نہین کرسکتا تمکو لازم ہے کہ ہماری ولایت سے باہر ہوجاؤ آپ حیران
ہوئے کہ اب کس طرف جاؤن اور کوئی جگہ بہاگنے کی نہ دیکہی جنگل کی کسی غار مین اکیلے جاکر چہپ
گئے اور کچہ مدت پوشیدہ رہے ان دنون مین یہ الہام ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور یہ شعر بہی الہام ہوا ے ای مدعی ہیچ کہ سر ہیچ بیشہ
من سبزہ دمیدہ زبستان کیستم ۔ انہین دنون مین اسکی سلطنت الٹ پلٹ گئی اور اسکا اقبال
ادبار کے ساتہ بدل گیا اور وہ اپنی سلطنت سے جدا ہوکر ہرات چلا گیا پہر محمد افضل خان اور محمد اعظم
کی سلطنت کی نوبت پہونچی بڑے مولویون دین فروش جاہ وعزت کے طالبون اور دین و آخرت
کے تارکون نے پہر وہی تہمتین اور جہوٹ محمد افضل خان اور محمد اعظم خان کے کانون تک پہنچائے
اور طرح طرح کے وسواس اور وہم انکے دلون مین ڈالدیئے اور آپ نہ کسی حاکم کے پاس جاتے تہے
نہ اسوقت کہ امیر محمد افضل خان نے مقر کے حاکم کے نام پروانہ لکہا کہ فلان شخص کو بے خبر پکڑ لو
خبردار ہاتہ سے نہ جاوے سردار محمد عمر نے اسی وقت ایک سلحدار سوارون کا رسالہ رات رات
بہیجدیا جنہون نے آدہی رات کے قریب مکان کا آکر احاطہ کرلیا انہون نے آپکو پکڑ لیا اور
آپکو اور آپکی تمام اسباب اور کتابون کو ملک کے صوبہ سردار محمد عمر خان پسر امیر دوست محمد خان
کے پاس لاکر حاضر کیا اور آپکے فرزندون مین سے مولوی محمد صاحب مرحوم اور مولوی عبد اللہ صاحب
مرحوم اور مولوی عبد الجبار صاحب اسوقت آپکی ہمراہ تہے سب لوگون کو یہی یقین تہا کہ وہان

پہونچتے ہی سخت سزا دیئے جاوینگے جب آپ وہان پہونچے تو صوبہ دار صرف آپ کا مبارک
چہرہ دیکہہ کر نرم ہوگیا اور ادب کے ساتہ بولا کہ آپ کیون اس اپنے راستے کو نہین چہوڑتے جو کچہ
وقت کے مولوی کرتے ہین آپ بہی انکے ساتہ شریک ہوجاؤ سردار محمد عمر کے جرنیل نے کہا کہ
اس شخص کو میرے ہاتہ مین دو مین اسکو توپ سے اڑادون آپنے جواب مین فرمایا مجہکو اللہ تعالیٰ
کا حکم ہے کہ کتاب وسنت کو جاری کرون بارہا مجہکو الہام ہوا ہے يَا عَبْدِيْ هٰذَا
كِتَابِيْ وَهٰذَا عِبَادِيْ فَاقْرَأْ كِتَابِيْ عَلٰى عِبَادِيْ یعنے اے میرے بندے یہ میری کتاب ہے
اور یہ میرے بندے ہین پس پڑہ میری کتاب میرے بندون پر اور یہ بہی الہام ہوتا ہے و
لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
نَصِيْرٍ مین محکم قصد اور مصمم ارادہ رکہتا ہون کہ جب تک جان بدن مین ہے اور سر تن پر کتاب
وسنت کی خدمت مین نہایت سرگرمی سے کوشش کرون یہ مصیبتین کیا ہین جو مجہ پر آتی
ہین مین تو اپنے مالک سے یہی چاہتا ہون کہ اس راہ مین پارہ پارہ کیا جاؤن اور میری انتڑیان
اور رودے جنگل کے درختون اور کانٹون پر ڈالی جاوین اور پہر انکو کوے اپنی چونچین مارین اور
دل کے جوش کے ساتہ اور بہی ایسی باتین کین کہ اس مجلس کے لوگ کیا صوبہ دار اور کیا دوسرے
سب رو رہے تہے سردار کے جرنیل نے کہا ظاہر مین تو یہ شخص خوب ہے ملک کے صوبہ سردار محمد عمر نے کہا کہ
بخدا اس شخص کا باطن بہی خوب ہے تو نہین دیکہتا کہ ولایت کا دم بہرتا ہے اسی وقت حکم دیا
کہ اسی وقت الخ تمام اسباب اور کتابین انکے گہر مین پہونچادو اور اس ملک کے قاضیون اور
عالمون کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا سب علماء جمع ہوئے ان مولویون کے سرگروہ ابن موسیٰ
سقری تہے اس نے صوبہ کے سامنے گفتگو شروع کی آپنے اپنے چہوٹے لڑکے کو کہ اسوقت انکی
عمر بیس سال کی تہی پیش کیا مجلس کے تمام لوگ حیران تہے کہ یہ چہوٹا سا لڑکا ان علماء کا کیونکر مقابلہ
کریگا مگر چونکہ اللہ تعالے حق والون کے ساتہ ہے وہ لڑکا ایسا غالب آیا کہ صوبہ اور مجلس کے
اعیان آفرین آفرین کہنے لگے اور باہر اندر شور وغل پڑگیا کہ ایک چہوٹے سے لڑکے نے تمام
عالمون اور قاضیون کو ساکت اور ملزم کردیا اسی وقت ملک کے صوبہ نے امیر افضل خان اور
اعظم خان کے نام خط لکہا کہ حسب الحکم آپکے مین نے اس شخص کو گرفتار کیا اور اس نواح کے علماء

اُنکے ساتھ مناظرہ کرنیکے لیے حاضر ہوئے لیکن اُنسے کچھ نہ بنا بلکہ ملزم و ساکت ہو کر چلے گئے یہ شخص صالح اور
فقیر ہے اور دنیا کے اسباب سے بالکل عاری ہے جو کچھ حکم ہوا ارقام فرمائیں انہوں نے جواب میں
لکھا کہ تم اسی احتیاط کے ساتھ بلا درنگ شہر کابل میں ہمارے پاس انکو پہونچا دو ملک کے صوبہ نے
اُسی وقت سوار آپکے ساتھ مقرر کیے اور کابل میں پہونچا دیا ملا مشکی اور ملا نصر الدین وغیرہ امیر
افضل خان اور اعظم خان کے پاس گئے اور بولے کہ امیر دوست محمد خان کے عہد میں ہم اسکا
کفر ثابت کر چکے ہیں اب دوبارہ تحقیق کی حاجت نہیں ہے سب نے متفق ہو کر قتل کا فتوے
لکھا مگر ملا مشکی کہ وہ اُنمیں سے قدرے انصاف رکھتا تھا اس فتوی میں اُنکا شریک نہ ہوا بہت
گفتگو کے بعد قتل کے فتوی کو چھوڑا گیا اور یہ فتوے دیا کہ دُرّے مارے جاویں اور سر اور ڈاڑہی
مونڈھی جاوے اور منہ کالے کیے جاویں اور گدہے پر سوار کر کے مشہور کیا جاوے اور جب
انہوں نے یہ فتوی لکھا تو اُس وقت سے لیکر اجراء حکم تک آپ اور آپکے تینوں بیٹے بحکم امیر نظر بند
رہے امیر محمد افضل خان نے برے عالموں اور محمد اعظم خان کی رعایت کے واسطے مجبوراً انکی مرضی کے
مطابق حکم کر دیا اور اسی طرح کا فتوے برے عالموں نے امام مالک کے حق میں جعفر بن سلیمان
مدینہ کے حاکم کو دیا تھا جب امام مالک نے فتوی دیا کہ مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی جیسا کہ ابو نعیم نے
حلیۃ الاولیا میں وہب بن منبہ سے نقل کیا ہے اَنَّ مَالِكًا لَمَّا ضُرِبَ وَحُلِقَ وَحُمِلَ عَلٰى بَعِيْرٍ
فَقِيْلَ لَهٗ نَادِ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ فَقَالَ اَلَا مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا
مَالِكُ بْنُ اَنَسِ بْنِ عَامِرٍ الْاَصْبَحِيُّ وَاَنَا اَقُوْلُ طَلَاقُ الْمُكْرَهِ لَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ فَبَلَغَ جَعْفَرَ
ابْنَ سُلَيْمَانَ اَنَّهٗ يُنَادِيْ عَلٰى نَفْسِهٖ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَدْرِكُوْهُ فَاَنْزِلُوْهُ یعنے امام مالک کو جب دُرّے
مارے گئے اور انکا سر اور ڈاڑہی مونڈھی گئی اور اونٹ پر سوار کیے گئے تو کسی نے کہا کہ آپ خود
منادی کرو کہ مینے یہ کام کیا ہے اور مجھکو یہ سزا ملی کہا وہب بن منبہ نے پس فرمایا امام مالک نے
سنو اے لوگو جو شخص مجھکو پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو مجھکو نہیں پہچانتا تو مین ہوں مالک
بیٹا انس کا جو بیٹا تھا عامر اصبحی کا اور مین کہتا ہوں کہ مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی کہا وہب بن
منبہ نے پس جعفر بن سلیمان کو یہ خبر پہونچی کہ امام مالک اپنے نفس پر یہ منادی کر رہے ہیں وہ بولا کہ
پاؤ اُنکو اور اونٹ سے اُتار دو اور اُنکی غرض اس تعزیر سے یہ تھی کہ اس فتوے دینے سے

امام مالک باز آویں اور امام مالک کو اس مسئلہ کے اشتہار کا موقع نہ ملے اسلیے حاکم نے کہدیا کہ جلد ہی نیچے
اوتار دو ایسا نہ ہو کہ یک نہ شد دو شد کا مصداق ہو جاوے اللہ اکبر کوئی شخص ان حاکموں اور عالموں
سے ایسا نہ نکلا جو اسقدر کہتا کہ اس فتنہ کا کیا ثبوت ہے اور آپکی کیا دلیل ہے فقط مدعیوں کی آواز
کو سنکر پکڑا اور مدعا علیہ سے کسی نے نہ پوچھا کہ آیا یہ باتیں سچ فی الواقع ہیں یا آپ پر بہتان باندہتے
ہیں آپکو بمع تینوں بیٹوں کے تمام شہر میں مشہور کیا خاص آپکو سو درّوں سے زیادہ لگائے
ہونگے تین آدمی نوبت بنوبت آپکو مارتے تھے جب ایک تھک جاتا تو دوسرا اُسکے ہاتھ سے درّہ پکڑ
لیتا سب لوگوں کو یہی یقین تھا کہ آج آپ فوت ہو جاوینگے کیونکہ آپ معمر اور ضعیف تھے اسی
اثنا میں ایک ظالم بڑا زبردست آیا اور بڑے غصہ کر اُسنے محتسب کے ہاتھ سے درہ چھین لیا اور بولا
تو آہستہ آہستہ مارتا ہے اور زور زور سے مارنا شروع کیا جب اُسنے کئی بار درہ مارا تو دوسرے لوگ بولے
کہ اے ظالم تونے انکو مار ڈالا اور درہ اُسکے ہاتھ سے چھین لیا ایک دن امام نووی کی کتاب
ریاض الصالحین آپکے سامنے پڑھی جاتی تھی جب یہ حدیث آئی مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ
اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ یعنے شہید کو مقتول ہونے کے وقت اتنی
درد بھی نہیں ہوتی جتنی ایک تمہارے کو چیونٹی کے کاٹنے سے درد ہوتی ہے تو فرمایا میں
باوجودیکہ شہید بھی نہیں ہوا تھا شہر کابل میں وہ پہلوان جو مجھکو نہایت زور سے مارتا تھا مجھکو
خبر نہ تھی کہ مجھکو مارتا ہے یا کسی اَور کو مولوی عبد الاحد خانپوری نے ایک دن عرض کی میرے حق
دعا کرو کہ اللہ تعالے ایمان میں استقامت دیوے فرمایا کہ میں اُس شخص کے حق میں بھی دعا
کرتا ہوں جو کابل میں مجھکو نہایت سختی سے مارتا تھا کہ یا اللہ اسکو معاف کر اور اسکو بہشت میں داخل
کر کیونکہ وہ جاہل تھا جانتا نہ تھا تمہارے واسطے کیوں دعا نہ کروں بلکہ میرے دل سے بلا اختیار تمام
مسلمانوں کے لیے دعا نکلتی ہے جو آدم ؑ سے اسوقت تک پیدا ہوئے ہیں اور اسوقت
کے کافروں کے واسطے بھی ہدایت کی دعائیں کرتا ہوں جو زندہ ہیں کئی دفعہ آپکی زبان مبارک
سے مینے سنا ہے کہ فرماتے تھے جن لوگوں سے مینے قسم قسم کی تکلیفیں اور گوناگون ضرر اُٹھائے
ہیں مینے سب کو معاف کر دیا قیامت میں اللہ تعالے میرے سبب کسیکو نہ پکڑے جب وہ ظالم اس زدو
کوب اور تشہیر سے فارغ ہوئے اور آپکو بمع بیٹوں کے قید خانہ میں لے گئے تو

ضمیمہ نمبر ۴ صفحہ 350

بعض دوستون نے کہا کہ اس درد کرب کا کچھ علاج کرنا چاہیے ورنہ آپ ہلاک ہو جاوینگے جب دیکھا
تو انکی پشت مبارک پر تھوڑی سی سرخی بھی نمودار نہین تھی گویا آپکو کوئی چوٹ نہین لگی
تھی کابل کے امیرون مین سے ایک عالم گل خان نام کہتا تھا کہ مجھکو بسبب اس واقعہ کے آپ کے
ولی ہونے پر یقین کامل ہو گیا کیونکہ اسقدر سخت اگر میرے تئین کوڑے مارتے تو مجھ ایسا بھی ہلاک ہو جاتا
لیکن اس شخص کو باوجود اسقدر ضعف و کلان سالی کے کچھ نہین ہوا اس واقعہ غظیمہ کے بعد آپکو یہ الہام ہوا وَ
جَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا آپکے دوستون مین ایک شخص آپکے پاس قیدخانہ
مین آکر اس واقعہ پر رونے لگا فرمایا تو کیون روتا ہے عزت اور ڈاڑھی کیا چیز ہے جو مولیٰ کی راہ و
رضا مین چلی گئی شکر کرو کہ دین ہاتھ سے نہین گیا رونا تو مخالفین کو چاہیے کہ دین سے وہ ہاتھ
دھو بیٹھے اَفْسَدُوْا عَلَيَّ دُنْيَایَ وَاَفْسَدْتُ عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ یعنے انہون نے
میری دنیا کو خراب کر دیا اور مینے انکے دین کو خراب کر دیا دو سال اپنے بیٹون کے ساتھ قید
رہے ان [redacted] کیطرف سے ایک حبہ بھی آپکے خرچ کے لیے مقرر نہ تھا بس قیدخانہ مین
ڈال گئے اور یہہ خبر نیلی شہر کے لوگون کے دلون مین اللہ تعالیٰ کیطرف سے القا ہو گیا وہ ہر وقت
قسم قسم کے کھانے اور پھل آپ کے سامنے لاتے اور اسقدر فراخی تھی کہ اپنے گھرون مین کبھی
اسقدر فراخی نہین دیکھی تھی امیر افضلخان بعارضہ وبا مر گیا اسکے بعد امیر اعظم خان تخت پر بیٹھا اس
[redacted] نے خان ملا خان عبدالرحمان نام کے بہکانے سے عین گرمی کے موسم مین پیادہ پا
آپکو بغیر زاد پشاور کیطرف نکالدیا اور سخت دل سپاہیون کو آپکے ساتھ مقرر کیا کہ بہت جلد
آپکو پشاور مین پہنچا دین اوپر سے گرمی کی آگ برستی تھی اور نیچے سے زمین کی تپش کے ساتھ
پاؤن بہت جلتے تھے اور سنگدل سپاہیون کی وجہ سے جو آپکے پیچھے تھے آرام کی نوبت نہ
ملتی تھی اس سفر مین آپکے دو خادم آپ کے ساتھ تھے ایک ملا سفر نام اور ایک ملا مراد نام جب
آپ چل نہ سکتے تو ملا سفر اللہ تعالیٰ اسکو دارین مین عزیز کرے آپکو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیتا الغرض
نہایت تکلیف کے ساتھ پشاور مین پہونچے اسی سبب سے ملا سفر رحلہ عبداللہ کے نام سے مشہور ہو گیا
اسی اثنا مین آپکو کئی بار یہ الہام ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ اور اسی طرح یہ القا ہوا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ایک ماہ پورا نہ گذرا ہوگا

کہ اس [redacted] کی سلطنت نہ رہی اور شہر میں شکست کہا کر نکل گیا اور کوہ بکوہ سرگردان و حیران پھرا کیا اور
اسکے اہل و عیال جو عمر بھر کبھی باہر نہین نکلے تھے اسکے پیچھے انکو بھی نکالدیا گیا کریمہ فَلَمَّآ اٰ
سَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ کے مضمون کا امیر دوست محمد خان کے خاندان کو اللہ عزوجل نے اپنی
قدرت کاملہ کے ساتھ ایسا پراگندہ و منتشر کیا کہ گویا کریمہ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ
كُلَّ مُمَزَّقٍ کے مصداق یہی ہین کہ ملک پشاور اور پنجاب اور ہندوستان مین نصاریٰ کے
ہاتھ مین محبوس و مقید ہین اور بعض ان مین سے جنگلون اور پہاڑون مین پریشان و سرگردان
ہین ایسا کیون نہو ہمارے مالک کا فرمان مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْحَرْبِ
بالکل سچا ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا یعنے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کسکی بات سچی ہے
ان مصیبتون و تکلیفون کی مدت پندرہ سال کامل تھی جب پشاور پہونچے تو تھوڑی مدت وہان
توقف فرمایا اور اسجگہہ سے بعض دوستون کے اصرار سے ملک پنجاب کے شہر امرتسر مین
پہونچے اور کتاب و سنت کے رواج دینے مین ایسی کوشش فرمائی کہ توحید اور اتباع سنت اور
عقائد کی بہت کتابین اور رسالے عام لوگون کے نفع کے واسطے فارسی اور اردو زبان مین ترجمہ
کروا کر چھپوا دیے اور مفت تقسیم کر دیے الحمدللہ جسقدر خوش عقیدہ لوگ کہ آجکل اس شہر امرتسر
مین موجود ہین گمان نہین کہ ہندوستان اور خراسان کے شہرون مین سے کسی شہر مین
اسقدر خوش عقیدہ لوگ موجود ہون باوجودیکہ یہ شہر ہندؤن اور کافرون کا قرارگاہ ہے
يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اپنی اخیر عمر مین سورہ کریمہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ
وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا کے موافق تمام شاغل کو ترک کر دیا اور کریمہ اِنِّيْ نَذَرْتُ
لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا کے مضمون کے مطابق ضروری بات کے
سوا کسی سے کلام نہ کرتے اور اپنے رب کیطرف متوجہ رہتے ایک دن ایک آدمی مستفیدین
مین سے آپکے پاس ایک امر کی شکایت لیگیا آپ نے فرمایا مین دنیا مین نہین ہون فقط
میرا ظاہر بدن دنیا مین آپکا مشاہدہ کرتا ہے ورنہ مین آخرت مین ہون اور واقع مین
بات اسی طرح تھی کہ صرف آپکے دیکھنے سے خدا یاد آتا تھا اور آپکی صحبت مین بیٹھنے سے

تمام خطرے اور فکر ذرات کیطرح اوڑ جاتے اگر کوئی شخص اتفاقاً آپ سے دنیوی امر پوچھتا تو
جواب مین فرماتے ؎ بسوئے جانان جان مشتغل ۔ بذکر حبیب از جہان مشتغل ۔ روپیہ
آپ ٹھیکریون کیطرح سمجھتے تھے صدہا روپیے آپکے پاس آتے اور جس مجلس مین وہ روپیہ آپکو
ملتے اسی مجلس مین مصارف مین بانٹ دیتے یتیم اور مسکین آپ پر اسقدر دلیر ہو گئے تھے کہ
جس وقت آپکے پاس حاضر ہوتے جسقدر روپیہ کہ آتا آپکے ہاتھون اور دامن سے کہینچ لیتے اور آپ
مسکراتے رہتے اور کچھ برا بہلا نہ کہتے جو لوگ پیچھے رہجاتے انکو کچھ نہ ملتا آپکے کیسہ اور رومال اور
دامن تلاش کرتے کہ شاید کچھ ہاتھ آجاوے آپ اپنے سب کپڑے تبسم کرتے کرتے انکو دکھا دیتے
اور فرماتے کوئی چیز نہین انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑی فرصت کر اور روپیہ آتا ہے تمکو دیا جاویگا بخدا مینے یہ معاملہ کئی بار
اپنی ان آنکھون سے دیکھا ہے تسبیح اور تحمید اور دعاؤن کے سوا آپکا کوئی دوسرا شغل نہ تہا
یہانتک کہ آپ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۸ھ مین آدہی رات اللہ تعالیٰ کو جا ملے اور زوال کے بعد ظہر کی نماز
سے پہلے دفن کیے گئے آپکے جنازے پر اسقدر ازدحام تہا کہ بسبب لوگون کے کثرت کے
بازار بند ہو گئے موافق و مخالف نے بے اختیار آپکے جنازہ کے نیچے دوڑتے اور جنازہ اٹھانے کی نوبت
شہر کے رئیسون کو نہ ملتی تھی تا دوسرون کو کیا پہنچتا اسدن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے قول کی سچائی
معلوم ہوئی اَلْفَرْقُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اَہْلِ الْبِدَعِ یَوْمَ الْجَنَائِزِ یعنے ہمارے اور اہل بدعت
کے درمیان جنازون کے دن فرق معلوم ہوتا ہے وہ ازدحام کہ آپکی نعش مبارک کو ہاتھ لگانے
مین دیکھا گیا اس ازدحام سے کم نہ تہا جو حجر اسود کو چومنے کے وقت ہوتا ہے ہزارون
لوگ آپکے جنازہ پر حاضر تھے اور چند روز تک آپکی قبر پر نماز جنازہ پڑھتے رہے اور رونیوالے
اور آنسو بہانے والے لوٹتے اور ہندوستان اور پنجاب اور پشاور کے اکثر شہرون مین غائبانہ
آپ پر جنازہ پڑہا گیا جو الہام اور خواب ہین انکو کتاب اور سنت پر ثابت ہینے اور خلق اللہ کو
کتاب و سنت کیطرف بلانے اور تقوے اور توکل اور صبر اور خشیت اور زہد اور قناعت و ترک
ماسوی اللہ اور انابت اور آپکے مقام امانت مین پہنچنے اور آپکی حفظ اور نصر اور مغفرت کے
وعدہ پر ہوئی ہین وہ سیکڑون بلکہ ہزارون تک پہنچتی ہین انکو جمع کے لیے ایک بڑی کتاب
چاہیے آپکی مرقد مبارک شہر امرتسر کے متصل دروازہ سلطان ونڈ کے باہر عبدالصمد کشمیری

کے تالاب کے کنارہ پر ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ وَجَعَلَ جَنَّۃَ الْفِرْدَوْسِ مَنْزِلَہٗ
وَمَاْوٰہُ فاٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ آپ اگرچہ سلوک کی کتابون اور صوفیہ کے مشاغل مروجہ پر
ہی سے بری تھے لیکن جذبہ غیبی کے پہونچنے کے بعد اپنے آپ مین صوفیہ کے مشاغل کے ثمرات
اور آثار کسی کی تعلیم کے سوا مشاہدہ کرتے تھے رفتہ رفتہ صوفیہ کے طریق کے مطابق اس راہ
طالبون کو تعلیم دینے لگے اور ہمیشہ ہمہ تن ہدایت کی زیادتی کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے گریان و نالان
رہتے گویا آپکا بدن اللہ تعالیٰ کیطرف رغبت کرنے اور اس سے ڈرنے کی تصویر تہا محققین محدثین
کی کتابون کے طلب مین خاص کر ابن تیمیہ اور ابن قیم کی تصانیف کی طلب مین سبحان اللہ کس
شوق سے عاجزی اور زاری کرتے کہ کبھی سیر نہ ہوتے ان دونو عالمون کے ساتھ
زیادہ محبت رکہتے تھے اور اکثر اہل علم پر انکو فضیلت دیتے اور فرماتے کہ شاہ ولی اللہ جیسون
کی نسبت ان دونون شیخون کے ساتھ ایسے ہے جیسے علماء خراسان کی نسبت شاہ ولی اللہ
کے ساتھ اور ابن تیمیہ کی فضیلت مین فرمایا کرتے تھے مینے خواب مین دیکھا کہ جسدن نور
تقسیم ہوا ابن تیمیہ کو نور کا ایک بڑا حصہ ملا زاد المعاد کی طلب مین دلکے جوش سے زاری
کرتے تھے اور فرماتے تھے یا ارحم الراحمین زاد المعاد کو میری آخرت کا توشہ بنا اللہ تعالیٰ آپکی
دعا قبول کرنے مین اسقدر جلدی فرماتا یہانتک کہ مستجاب الدعوات ہونا آپکا ہندوؤن مین
بھی مشہور تہا آخر الامر اللہ تعالیٰ کی ولایت سے جسکے ساتھ وہ متوکلون کو خاص کرتا
ہے اور اندہیرون سے نکالکر انکو نور مین لاتا ہے صوفیہ کے تمام مشاغل مستحدثہ کو ترک کرکے
انکو بدعت کہنے لگے کل بدعۃ ضلالۃ کے مضمون کے مطابق مولوی عبد اللہ ساکن قلعہ
نے جو غلام رسول کے نام مشہور ہین آپکے حالات اور واردات چند ورق مین لکھے ہین ایک
دن وہ رسالہ آپکے پاس ایک شخص پڑہ رہا تہا اس رسالے کے آخر مین آپنے یہ چند حرف اپنے
ہاتھ سے لکھے (در آخر ہمہ اشغال را ترک کردند بجز تلاوت کلام اللہ و ادعیہ ماثورہ و از بدعت
احتراز میکرد خواہ بدعت اصلی باشد یا وصفی) انتہے کلامہ رضی اللہ عنہا وعنہ بارہا کہا کرتے
کہ صوفیون کا عذر لطیفون وغیرہ کے احداث مین کہ ہم ان امور کو اصلی مقصود نہین جانتے
بلکہ اسلیے کہ دل قرآن اور اذکار مسنونہ کے انوار سے دور ہین ان امور کو ہم ناچار منضج اور سہل

کی طرح کہ غذا کے ہضم کی استعداد حاصل کرنیکے ہوتی ہین درجۂ احسان کے حاصل کرنیکے لیے
جو کلی مطلوب ہے قرار دیتے ہین یہ انکا عذر مقبول نہین ہے یہ بدعت کیلیے ہے نیا نکالنا کسی
کام کا دین کے کامون سے جسکا قرون خیر میں باوجود مقتضی اور عدم مانع کے رواج نہوا اگرچہ
ان امور مین مشغول ہونے کی حاجت ان قرنون مین نہ تھی کیونکہ خود بخود بحضور حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کی صحبت بابرکت اور انکے انوار کی غالب چمک سے احسان کے
مرتبہ کو پہنچ جاتے تھے اور تجارہ صحابہ کا درجہ پاتے تھے اب باطنی امور مین مشغول ہونے کی
ضرورت نہین ہے جو کچھ ہے ہمارا قصور ہے احداث کا سبب اگر لوگون کا قصور ہو تو احداث
کا مجوز نہین ہوسکتا جیسے کہ مروان کا یہ عذر عید کے خطبہ کے مقدم کرنے مین عید کی نماز
پر کہ لوگ نماز سے فراغت پاکر متفرق ہو جاتے ہین اسکے بدعت کا مجوز نہوا بلکہ اسکا یہ کام
بدعت سمجھا گیا کیونکہ اسکا قصور تھا کہ خطبہ کو سنت کے موافق نہ کہتا تھا اور اسمین اسلام اور
مسلمین کی مصلحتین بیان نہ کرتا تھا اللہ تعالے فرماتا ہے لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ اور
فرماتا ہے وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ الآیۃ نفس کے پاک کرنیکے لیے قرآن مجید
کی تلاوت اور اذکار مسنونہ کا صبح وشام پڑھنا بلاشک کافی اور شافی ہے بشرطیکہ خیال
اور کمال توجہ اور ماسوا سے منقطع ہو کر انکے انوار کے ساتھ اکتفا کرین جیسے صوفیہ کے
اشغال مین توجہ کرتے ہین اگر اس سے تھوڑی تسبیح اور تحمید وغیرہ کے معانی مین توجہ فرماوین
تو سبحان اللہ ایسا خالص نور حاصل کرین کہ قوم کے مشاغل نو پیدا کی کوئی حاجت نہ رہے
ان امور کے نکالنے کا سبب محض ہمارا قصور ہے وبس اور وہ حالت اور مقام جو سنت کے
طریق کے سوا حاصل ہوتی ہے وہ اللہ کے نہ قریب کرتی ہے اور نہ اسکے ہان مقبول ہوتی
ہے وَلَا يَنفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنكَ الْجَدُّ مثلاً وہ مال جو بیاج کے ذریعہ سے حاصل ہوا
ہے جسمین شارع کی اجازت نہین ہے اگر اس مال کو خدا کے راہ مین خرچ کرے تو حق
تعالی پاک ہے پاک کے سوائے دوسری چیز کو قبول نہین کرتا آپکا طریق بہت سیدھا تھا
نہ افراط تھا نہ تفریط تھی یعنے کل سنی صوفیون کو اور خصوصاً وہابیون کو زیادہ دوست
رکھتے تھے اور خطار اہل سول کی وجہ سے انکو صدیقین کے مرتبہ سے خارج نہین کرتے تھے

اگر کسی صالح صاحب الحال کو اپنے زمانہ مین دیکھ لیتے سلف صالح تو بجائے خود ہے تو اسقدر اسکے ساتھ محبت
اور اسکی خاطر کی رعایت کرتے کہ دوسرے کو تعجب آتا اہل اللہ کی دوستی کو قرب کا سبب اور برکات کا موجب
اور حلاوت ایمان اور لذت ایمان کا موروث اور درجہ احسان تک پہنچنے کا باعث سمجھتے تھے ثَلَاثٌ
مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ اور اہل اللہ پر طعن اور جرح کرنیکو خدا کی درگاہ سے
مردود ہونے اور محرومی کا سبب سمجھتے اور انکے اقوال افعال کو نصوص کے تابع کرتے اور نصوص کے
خلاف انکے اقوال افعال کو نصوص پر مقدم نہ کرتے اور فرماتے کہ ہر ایک شخص کی بات کوئی ماننے
کے لائق ہوتی ہے اور کوئی لائق نہ ماننے کے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انکی سب باتین
مقبول ہین اور جہان کسی بات کی سند دستیاب نہ ہوتی ائمہ حدیث کے قول پر اسکو عرض کرتے
خاصکر ابن تیمیہ اور ابن قیم کے اقوال پر قناعت کرتے اور انکے فتوے کو مقدم جانتے اور توحید
اور اثبات صفات اور رد بدعت کے مسائل مین انکے راہ کو حق اور انکے خلاف دوسرون کے راہ کو
باطل کہتے اور فرمایا کرتے کہ اہل وحدت وجود جیسے ابن عربی کی کتابون کے مطالعہ کرنے سے
مین بارہا روکا گیا ہون اور تفسیر الکاف علی الکشاف کے باب مین تقدیر و مشیت وغیرہا کے مسئلہ
مین مجھپر الہام ہوا ہے مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ قرآن مجید کے وہ الفاظ جو آپکو یاد نہ ہوتے اور
آپ ان لفظون کے مقام جانتے الہام ہو جاتے پھر حافظون سے پوچھتے سبحان اللہ کسقدر آپ کو
نوائب حقہ اور مصیبتون اور احمال شاقہ پر ثبات اور استقامت تھی بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ تعالے کی تربیت
اور ولایت سے تھا بشر کی کیا طاقت ہے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ آپکے ہاتھ پر بہت لوگون
نے بیعت اور توبہ کی انکو فاتحۃ الکتاب کا ترجمہ اپنے خداداد فکر کے لحاظ سے سناتے تھوڑے دنون
مین طالب کو ذوق اور محبت کی حالت ہو جاتی اور نماز مین لذت آنے لگتی اور اول وقت قیام اور
رکوع وقومہ سجدہ جلسہ وغیرہ کی تعدیل کے ساتھ ایسی نماز پڑھتے کہ اسکے حسن اور طول سے کچھ نہ پوچھیے ایسی
پڑھتے کہ اپنی جان کی خبر نہ رہتی دیکھنے والون کی آنکھین ٹھنڈی ہو جاتین اور تضرع اور خشوع کا
مشاہدہ کا ہین ہوتا پڑا ہے جو معلوم کیا اور جانا ہمنے آپکے حال سے رضی اللہ تعالے عنہ آپ سے
اور ہم سے ادب دہر جو مشاہدہ کیا ہمنے لعبادت و شغل اور حاسدین آپکے سر وَاللَّهُ حَسِيبُهُ
وَحَسِيبُهُمْ نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے اپنی کتاب تقصار مین لکھا ہے شاہ عبد

غزنوی ایسے بزرگ بود جامع میان علم حدیث نبوی و علم سلوک سنی در نشار حق بر خلق از دست اہل بدعت
در وطن جفاہا کشیدہ اشتغال داشت بعبادت و ریاضت و در اشاعت علم حدیث و اتباع سنت و در انشا این
بزرگ بود درین باب کہ نظیر آن از اہل عصر معلوم نیست و اہم گیری داشت ہر کہ بصحبت او رسیدہ از خلق رسیدہ
و بخالق رسیدہ نماز درس او رنگ حضور دیگر میآورد آنکہ بود از آلات اشاعت سنت و جارحہ بود از
جوارح اضاعت بدعت و امانت محدث در اصول و فروع معاشات بر طریقہ سلف صالح داشت و
تقلیدات مذاہب و رجال ائمہ در حصن حصین دین مبین و شرع متین مے انگاشت ہم محدث بود و ہم مجتہد
رویاے صادقہ حسنہ دیدہ و بشارات صحیحہ آوردہ درین نزدیکی شب سہ شنبہ پانزدہم ربیع الاول ۱۲۹۸
وصل رحمت حق شدہ داغ فراق بر دل اہل اتباع و مستفیدان سنت سنیہ گذاشت شیخ اہل قرآن
تاریخ وفات او ست کہ مولوی محمد یحیی کشمیری در حلیہ نظم بر آوردہ اند و قاضی طلا محمد پشاوری مرثیہ
او در قصائد عربیہ بسیار سنیدہ رحمہ اللہ تعالے ایانا انتہی مختصرا

سوانح عمری مولوی عبد اللہ المرحوم از تصنیف مولوی غلام رسول مرحوم ساکن قلعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد یہ ایک مجموعہ ہے جو شامل ہے عبد اللہ غزنوی کے حالات غیبیہ اور واردات لاریبیہ کے ایک گوشے پر اور خبر دینے والا ہے انکے کلمات قدسیہ کے کچھ حصے پر جو وہ نمونہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کلمات جامع کا اور وارث کرنیوالا ہے ظاہر و باطن کے فائدوں کو اور اللہ تعالے اسکے پورا کرنیکی توفیق دینے والا ہے جاننا چاہیے کہ آپکا نام مبارک محمد اعظم ہے قوم عمر زئی سے اور آپکے باپ دادے بھی ولایت کیساتھ مشہور ہیں اور آپکے گانو کا نام گیرو ہے ساتھ کاف فارسی اور یاے تحتانیہ کے جو خواجہ بلال کے پہاڑ کے متصل ہے شہر غزنی کے ضلع میں اور چونکہ آپکا نام مشعر تھا تزکیہ نفس پر اسلیے آپ فرماتے تھے محمد کہ کائنات سے اعظم اور مخلوقات سے افضل ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں میرا نام عبد اللہ بہتر ہے اسی لیے سب چھوٹے بڑے آپکے ساتھ بات چیت کرنیکے وقت آپکو عبد اللہ کہتے لیکن آپ لوگوں کو اس لقب کے ساتھ جو شرع شریف کے موافق ہوتا یاد فرماتے اور جس نام میں شرک کی بو آتی

اسکو بدل دینا آپکی عادت شریف تھی اور فرماتے تھے کہ جذبہ الٰہی کا آغاز پہلے دن شام کی نماز کے بعد تھا جو خود بخود بلا واسطہ کسی پیر کے جذبہ الٰہی پہنچ گیا اور تمام زور کے ساتھ ماسوی اللہ کو میرے دل سے کھینچ لیا یہانتک کہ تین دن تک مجھکو اپنے نفس سے کدورت و ظلمت اس طور پر معلوم ہوتی تھی کہ از خود گندی بو آتی جس سے جی متلانے لگتا اور باقی لوگوں سے بھی دیکھنے کے وقت قے آنے لگتی اور قصہ اس حال یہانتک تھی کہ فانی زندگانی پر کسیطرح کا اعتماد نرہا اور مخلوقات سے یہانتک نفرت تھی کہ نماز جماعت کے ساتھ بڑی دشواری کے ساتھ گذارتی تھی اور ذکر کی نسبت اسطرح غالب تھی کہ جو شخص مجھکو دیکھتا ذکر کرنے لگتا اور کبھی کبھی چھت کی لکڑیوں سے بھی ذکر سنا جاتا اور برف کی بارش کے موسم میں جب میں آگ پر بیٹھتا تو نفی و اثبات کیوقت جو میں سر کو ہلاتا اسی طرح آگ بھی گھومتی اور اس سبب سے کہ میں نے کسی شیخ کی صحبت نہیں اٹھائی تھی اور نہ مشائخ کا حال دیکھا سنا تھا حیرانی پیش آتی تھی کہ آیا کسی شیخ کے پاس جاکر تعلیم حاصل کرون چنانچہ اسی نواح میں ایک شیخ شاہ صاحب غلام علی دہلوی مجددی احمدی کے مریدان میں سے ریاضت شاقہ اور چلوں کے ساتھ مشہور تھا انکے دیکھنے کا میں نے پختہ ارادہ ہوا چونکہ میں اکیلا راہ کا واقف نہ تھا اور کسی کی ہمراہی بھی ممکن نہ تھی ایک شخص کو راہ بتلانے کیلیے میرے ساتھ کیا گیا اسطرح کہ وہ دور سے راہ دکھلاوے جب شیخ سے ملاقات ہوئی تو اسپر حالت آگئی جو خود بخود اپنے سر کو ہلاتا تھا اور اسنے اپنے سارے لطیفے اسی جوش میں ظاہر کیے کہ جو کچھ میں نے اس صحبت میں دیکھا کسی زمانہ میں نہیں دیکھا اس میں ناامید ہو کر واپس آیا اور ایک دفعہ میں نے شیخ سلیمان تونسوی والے کی ملاقات کے لیے کہ اس زمانے میں چشتیہ کی نسبت میں انکی بڑی مشہوری تھی اور لوگ ان کے آنے جاتے تھے پختہ ارادہ کیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ مجھپر خفا ہو گئے ہیں اور مجھکو زمین سے اٹھا لیا ہے اور چاہتے ہیں کہ دے ماریں خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے سفارش کے طور پر عرض کیا کہ پھر یہ کسی جگہ نہیں جاویگا اور انکی تقریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اویسیت کی نسبت رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دنوں میں شیخ عبد القادر جیلانی کی محبت افراط کی حد کو پہنچی ہوئی تھی انہیں دنوں میں الہام ہوا کہ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پھر درود پڑھنے کے ساتھ میری مجلس معطر ہو جاتی اور عاشقی کی نسبت غالب تھی ایک بزرگ کے بیت آپکے حال کے مطابق ہیں سے آنچہ من در خواب دیدم صبح بیدار ہو ندید + آنچہ در دیوانگی دیدم

ہشیاری ندید + کاسہ سر از شراب بیخودی سرشار گشت + مستی جام محبت مسیح خماری ندید +
ان دنون مین ایک امیر نے کابل کے میوون مین سے کچھ میوہ تحفہ مین بھیجا دور سے بدبو آنے
لگی بظاہر چونکہ اس تحفہ کا رد کرنا ممکن نہ تہا اُسکے جانیکے بعد اپنے گھر مین گڑہا کھود کر وہ میوہ داب
دیا اور ہر طرف سے ارادتمند ٹوٹے ٹوٹے آتے تھے اور بعیت اور تلقین کے سوا ذکر کرنے لگتے
تا کہ قندھار سے ہرات تک آپ فضلا اور علمار کی آمد و رفت کی جگہہ بن گئے اور فرماتے تھے کہ ایک
دفعہ گرمی کے دنون مین سبزی کے دکان سے گرمی کے مکان مین جو انتقال کیا گیا تو چرہا
اور گھر کے صحن کا گریہ اور نالہ کرنا سُنا گیا اور فرماتے تھے کہ از بس نسبت نازک تھی اور باطن کی
صفائی تھوڑی سی کدورت کے ساتھ لوگون سے برداشت نہین کر سکتے تھے چنانچہ ایک بار
حالت غالب تھی اور لوگون مین ملنا جلنا ناممکن تہا بکری کے بچہ کے گوشت کی کھانیکا اتفاق
ہوگیا صفائی کم ہوگئی اور طبیعت اپنے حال پر آگئی اور یہ آپکی حکایت اُسکے مشابہ ہے کہ حضرت
خواجہ محمد صادق جو امام ربانی علیہ الرحمۃ کے بڑے بیٹے تھے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ
مؤید الدین خواجہ محمد باقی باللہ کی خدمت بابرکت مین مشرف ہوے تھے از بس جذبۂ الٰہی کی وجہ
سے مغلوب الحال ہوگئے یہانتک کہ قریب تہا کہ مجنون ہو جاوین خواجہ علیہ الرحمۃ نے تین دن
انکو بازار کا کھانا کھلایا یہانتک کہ طبیعت اپنی حالت پر آگئی اور فرماتے تھے کہ ایک دن الہام
ہوا کہ دینی مسائل کی استفسار مین اخوند حبیب اللہ قندہاری کیطرف رجوع کرنا لازم ہے پہر
اسوقت ایک شخص کو ہمنے بعض مشکلون کے استفسار دیکر بھیجا کہ اس نام و نشان کے عالم کو
پوچھکر اُنسے مسائل کو حل کراؤ نہ ملا کٹہ سے جو بہت مشہور تہا اور اخوند صاحب گمنام تھے ہر چند
اخوند صاحب مسائل کا جواب دینے سے گو اور دوسرون کے حوالے کیا لیکن جب اس بھیجے
ہوے نے واضح کیا کہ مین ان مسائل مین دوسرون کیطرف رجوع کرنے کا مامور نہین ہون تو جواب
لکھا اسی وقت مین ایک شخص نے تقویۃ الایمان کا فارسی مین ترجمہ کیا تہا اور عبدالصمد صاحب
نے ان بعض اعتراضون کا جواب دیا جو ظاہر عبارت پر وارد ہوتے تھے تو اخوند صاحب نے شافی
جواب لکھا کہ کوئی شک و شبہ نہ رہا اور آپ مولوی اسمٰعیل صاحب اور سید احمد صاحب کو صاحب
کمالات جانتے تھے اور انکی تحسین فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک رات مین نے خواب مین دیکھا کہ صحیح بخاری

نسخہ میرے سامنے رکہا ہے اور ایک چراغ جل رہا ہے اور گرد و غبار بخاری شریف پر بمقدار بڑی کے ہے
کہ کوئی حرف نظر نہیں آتا پس مین شروع ہوا کہ دامن کو نوک کے ساتھ تر کرتا تہا اور اسکے ساتھ اس گرد کو
دور کرتا تہا اور اسوقت مین عادت کے خلاف اپنے مونہہ کو گرد ناک دیکھ رہا تہا اور بڑے زور سے سانس
لیتا تہا اور سینے ورق ورق اور صفحہ صفحہ اور حرف حرف صاف کیا یہانتک کہ بخاری شریف
بالکل صاف اور مصفا ہوگئی صبح ہوتی ہی ایک شخص صحیح بخاری لے آیا اور اسکی شرح بہی مل گئی اور سارے
کتاب کا مطالعہ کر لیا اور سنت کی تابعداری کا داعیہ محکم ہوگیا اور حدیثپر عمل کرنا شروع ہوگیا
یعنے جب کسی مسئلہ منصوص مین صحیح حدیث غیر منسوخ صریح المعنے ملجاتی تو اسپر بلا دغدغہ عمل کیا جاتا
اور اگر کوئی جزئی فقہ کی جزئیات سے اس حدیث کی مخالف ہوتی تو اسکو چھوڑ دیتے اور جہانتک بسر
چلتا تاویل کے دونو کو مطابق کر لیتے اور غیر منصوص مسئلہ مین مجتہدین مسلم الاجتہاد مین سے
ایک مجتہد کے اجتہاد پر عمل کرتے جیسے امام ابو حنیفہ کوفی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن
حنبل اور یہی مضمون ہے مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ کی کلام کا اپنے مکتوبات مین اور مرزا
جانجانان کے فضائل مین مرقوم ہے کہ فرماتے تھے تعجب ہے کہ صحیح حدیث غیر منسوخ جو چند واسطہ
کے ساتھ نبی معصوم تک پہونچ جاتی ہے اور خطار کی اسمین مجال نہین ہے اور اسکے راویون کا
حال بہی معلوم ہے ترک کیجاوے اور فقہ کی روایت پر جسکے نقل کرنے والے اکثر مفتی اور
قاضی ہین اور انکے ضبط اور عدالت کا بہی حال معلوم نہین ہے اور دس واسطہ کے ساتھ
مجتہد کو پہونچتی ہے اور خطا اور ثواب مجتہد کا کام ہے عمل کیا جاوے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا انتہے اور یہی ہے خلاصہ سیوطی اور شرنبلالی اور ولی اللہ دہلوی
اور دوسرے محدثون کے کلام کا پہر آپ نے تشہد مین سبابہ کا اٹھانا شروع کیا ساتھہ عقد
خنصر اور بنصر اور حلقہ وسطے اور ابہام کے اور شروع کیا ہاتھہ اٹھانا رکوع کو جاتے ہوئے
اور رکوع سے اوٹھتے ہوئے اور شروع کیا آمین کا کہنا بلند آواز سے اور فاتحۃ الکتاب کا
پڑھنا امام کے پیچھے اور نماز اول وقت پڑھنے لگے یعنے ظہر کی نماز جب سورج ڈھلجاتا پڑھ لیتے
اور چونکہ ملک کی کیفیت سرد ہے اسلیئے ابراد کی وہان حاجت نہین اور عصر ایک مثل کے پیچھے
اور فجر کی نماز اندھیرے سے مونہہ شروع فرماتے کبھی غلس مین تمام کر لیتے اور کبھی روشنی میں

اور وضو کرنے اور بہین دلکو حاضر کرنے مین تو ہر کے لحاظ کے ساتھ مسح گردن کے سوا مبالغہ فرماتے
تھے اور گردن کے مسح کو بدعت فرماتے تھے مگر یہ کہ سر کے مسح کی ابتیعا پر حمل کیا جاوے اور انکی
نماز کے خشوع مین اسطرح کہا ہے ہوتے کہ اگرچہ دلکا حاضر کرنا ایک باطنی امر ہے لیکن کہہ سکتے ہین
کہ انکی نماز کی ہیئت سے ان آنکھون سے ساتھ وہ خشوع نظر آ رہا ہے اور حاضرین پر اس جمعیت کا
کا پرتو پڑتا تھا اور قرأت اور جلسہ اور رکوع اور سجدہ مین دعائین پورے خشوع کے ساتھ پڑہتے تھے
جسکے بیان سے قلم قاصر ہے ؎ گر مصور صورت آن دلستان خواہد کشید * حیرتے دارم کہ نازش
را چسان خواہد کشید * پہلے لوگون نے ان کا سو نیرشور کیا کہ خلاصہ کیدانی والا جو رفع سبابہ اور
رفع یدین اور جہر آمین کو محرمات مین لکھتا ہے اور آپ ان کامون کو سنت فرماتے ہین اور یہ شور
یہانتک پہنچا کہ آپ شہر سے نکالدیے گئے اور ملا سے عام آپکے سر پر ہوگیا اور ملک سوات مین آکر
اقامت اختیار کی اخوند عبد الغفور صاحب جو زہد اور ریاضت مین اسوقت ممتاز تھے اور مجددیہ قادریہ
کے طریق اور صوم الدہر کے ساتھ دم بہرنے والے پہلے تو نہایت عجز و مروت کے ساتھ پیش آئے
اور دلدہی اور دلداری کی آخر الامر جب آپکے حاسدون کا نوشتہ اخوند صاحب کو پہونچا تو بلا تحقیق
مروت کا دامن کھینچ لیا کچھ مدت امتحان مین مبتلا رہکر حضرت سید امیر صاحب کوٹھہ والون کے پاس تشریف
لائے اور تبرکاً انکی بیعت سے شرف حاصل کیا اور وہان ہی اس نیاز مند کے ساتھ آپنے عنایت
کی راہ سے بہائیچارہ ڈالا یہانتک کہ حضرت سید امیر صاحب نے پوری توجہ کے بعد فرمایا کہ صاحبزادہ
کابلی اور مولوی صاحب کے درمیان کوئی علاقہ ہے جو مجہہ سے پوشیدہ رکہتے ہین مولوی عبد اللہ صاحب نے ظاہر
کر دیا کہ ہم اپنے درمیان عقد اخوت رکہتے ہین حضرت صاحب نے فرمایا الحمد للہ اسی طرح عقد اخوت تھا چاہیے
کہ ایک دل سے دوسرے کے دل مین نور پہونچے اور حضرت صاحب شروع سے ایام صحبت کے انقطاع تک
ایک ہی رنج اور آزار سے آپکی تسکین خاطر مین کوشش کرتے رہے ہر چند حضرت صاحب کی امداد
آپکو وطن پہنچانے اور علماء اور امیر کے درمیان تصفیہ کرا دینے کے لیے آپکے دل مین مرکوز تھی
لیکن چونکہ حضرت صاحب کی جبلت ہی آہستگی اور سستی پر واقع ہوئی تھی اس سبب سے اس کام مین
تاخیر ہوگئی ؎ زین سبب در کارشان تاخیر شد * مہلتے بایست تا خون شیر شد * حضرت صاحب
کی ظاہر کوشش آپکے بارے مین ظاہر نہ ہوئی یہانتک کہ گرمی کے موسم مین آپنے حضرت

صاحب سے مصر و ملک حرمین جانے کی اجازت طلب کی اور شکل تنہائی مین رہنے کی تجویز کی فقیر نے یہی
عرض کی کہ پہاڑون اور افغانستان مین یہ اندیشہ ہے کہ جمعیت نہ ہوگی ہزارہ کے گرد نواح جو اکثر پڑوس
کا ملک ہے وہان کسی کی کسی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہین ہے وہان آپکا رہنا خوب نظر آتا ہے
فقیر کی التماس کو آپنے قبول فرمایا اور حضرت نے آپکو رخصت دی تاکہ حسیان گلی کے پاس ایک
سال سکندر پور کے باغ مین چھوٹی مسجد مین رہا اور انکو تلقین کرتے رہے اور وہان ہی الہام
کا خطاب آپکو پہنچا کہ تم جانو اور علماء ہم تمہارے ساتھ کچھ چھیڑ چھاڑ نہین کرینگے پہلے اپنے نفس
کو تیار ہوکر لو شہرہ مین آئے صبح کے وقت آپنے دوستون سے فرمانے لگے کہ یہان سے
شاہجہان آباد یعنی دہلی مین جانے کا پختہ ارادہ ہے کوئی شخص ہمکو نہ روکے اور آپ یکہ مین سوار
ہوکر ہفتہ مین لاہور پہونچے اور لوگون کو فائدہ پہونچایا آپکی صحبت دلون کو کھینچ لیتی تھی اور
انکسار اور عاجزی کے دروازے دلمین کھولتی تھی پھر اس جگہ سے امرتسر مین حافظ محمود کے
پاس مسجد باغوالی مین مشرف ہوگئے اور غافلون کے دلون کی زنگ کو توجہات کے ساتھ
اتارا پھر امرتسر سے یکہ مین سوار ہوکر آٹھ روز مین دہلی پہونچے اور مولوی صاحب سید نذیر حسین
(کہ محدث ہین اور مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد ہین) کے مدرسہ مین آگئے اور مینے آپکے ساتھ
بخاری کا سننا شروع کیا اور مولوی نذیر حسین صاحب چونکہ بے تکلف آدمی تھے اور اپنے کام
خود بخود کر لیتے تھے اور کسی وضع کے پابند نہ تھے اسلیے آپ انکو پسند فرماتے یہانتک کہ
سنہ ۱۲۷۳ مین رمضان کی سولہوین تاریخ دہلی مین غدر مچ گیا اور رفتہ رفتہ تمام ہندوستان مین پہیل گیا
فقیر عید فطر کی نماز پڑہکر رخصت ہوا اور لاہوری دروازہ کے باہر شاہدرہ تک فقیر کے رخصت
کرنے کے لیے آپ تشریف لائے اور فرمایا اُوصِیکُم بِتَقوَی اللّٰہِ اور افسوس کرنے لگے کہ
اگر تھوڑی عمر اور اقامت ہوتی تو بہت فائدے آپس مین مرتب ہوتے لیکن آپ تو جب دہلی ویران
ہوگئی اور لوگ آوارہ ہوگئے راہداری لیکر امرتسر تشریف لائے اور حافظ محمود کی تربیت کے
لیے کمر باندہی جب حافظ صاحب کو اذکار مین بخوبی جمعیت حاصل ہوگئی اور نماز مین حضور
ہونے لگا اور قرآن مین انکی استعداد کے موافق لذت حاصل ہونے لگی تو اس جگہ سے ایک سال
کے بعد رخصت ہوکر اپنے وطن کو چلے گئے فصل خشوع حاصل ہونیکی ترتیب کے بیان مین

ساتھ طلب کیا اور بلا مشقت اور کسی رہبان کی سنت اور وکالت کے سوا طلب فرمایا کہ خود بخود ہماری جناب مین اگر عرض کرے برد آمد بندہ بگریختہ + آبروے خود ز عصیان ریختہ + اور نیت مین اختصار کرے یعنی مثلاً یہ خیال کرے کہ اصلی فرض ہذا الظہر مثلاً یا اقتدیت بہذا الامام اور دل کی نیت کو اتفاقاً فرض فرماتے تھے اور زبانی نیت کو بدعت اور امام ربانی علیہ الرحمۃ کی رائے بھی یہی ہے اور منیہ کی شرح کبیری مین لکھا ہے کہ زبانی نیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہین ہوئی نہ صحیح طریق سے اور نہ ضعیف طریق سے اور نہ صحابہ سے ثابت ہوئی اور نہ ائمہ اربعہ سے اسی طرح ہے مفتاح الصلوۃ مین اور تکبیر سے آدمی نماز مین داخل ہو جاتا ہے جیسے سلام سے خارج ہو جاتا ہے چاہیے کہ اپنی ہمت کو جمع کر کے اسکو اور باقی ماسوی اللہ کو اللہ تعالی کی کبریائی کے تحت مین فانی جانکر اللہ اکبر کہے اور کانون تک ہاتھ اوٹھاوے اور فرماتے تھے کہ ہاتھ باندھنے کے وقت ایسا سمجھے کہ مین اللہ تعالی کے حضور مین سرگوشی کہنے کے لیے کھڑا ہوا ہون اور سر اسرار بدن عاجزی کے ساتھ اللہ تعالی کیطرف متوجہ ہے پھر معنون کا خیال کر کے ثنا پڑھے اور خطابون سے لذت اوٹھاوے اسطرح کہ مین اپنے مالک سے باتین کرتا ہون جب سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ کہے تو یہ سمجھے کہ اسکی ذات جمیع شیون سے منزہ اور مقدس ہے اور وَبِحَمْدِكَ کہنے کے وقت یہ سمجھے کہ مین اللہ تعالی کی صفات ثبوتیہ پر تعریف کرتا ہون اور جب وَتَبَارَكَ اسْمُكَ کہے تو یہ سمجھے کہ مین اسکے نام کو مبارک جانتا ہون اور وَتَعَالٰى جَدُّكَ کہنے کے وقت اسکی ذات کو بلند سمجھے اور وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ سے یہ سمجھے کہ مین اسکی عبادت مین مخلص ہون اور اسکے سوا کوئی اس لائق نہین ہے جسکی عبادت کیجاوے پھر اعوذ پڑھکر شیطان رجیم سے پناہ پکڑے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھکر برکت حاصل کرے اور الحمد کہکر شکر کے دریا مین داخل ہو جاوے اور رب العالمین کہنے کے وقت یہ سمجھے کہ مجکو اور میرے آبا و اجداد و جمیع مخلوقات کو اسکی تربیت شامل ہے اور اسکی ربوبیت کی شان کیطرف متوجہ ہو جاوے اور الرحمن الرحیم کہکر اسکی عام رحمت سے اسکی رحمت خاصہ کا امیدوار بنے اور مالک یوم الدین کہنے کے وقت اپنے اعمال پر جزا نہ ملنے سے ڈرے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین کہکر اپنا اخلاص ظاہر کرے اور مخلوق اور دنیا اور شیطان اور نفس سے جو سیدھی راہ سے کھینچ لیتے ہین اہدنا الصراط المستقیم کہکر فریاد کرے اور منعم علیہم سے پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکبختون کو مراد رکھے اور مغضوب

آپ فرماتے تھے نماز مین خشوع حاصل ہونیکے سبب کے ساتھ آیہ کریمہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ مین حکم کیا گیا ہے پہلے یہ ضرور ہے کہ وضو مین دلکو حاضر کرے ورنہ ممکن نہین ہے کہ نمازی کا دل نماز مین حاضر ہو اور وضو مین حاضری کرنیکا مدار یہ ہے کہ ہاتھ دھونے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اسکے بعد حدث کے دور کرنے اور نماز کے جائز ہونے کی نیت اور ترتیب اور موالات کی رعایت دل مین لاوے کیونکہ یہ آغاز ہے ظاہر جسم کے دھونیکا حدث اور خبث سے جو لوگون کا نظارہ گاہ ہے اور ایک نجاست کی دوسری قسم ہے جو انہی جوڑون کے ساتھ متعلق ہے اور خالص توبہ کے سوا ان گناہون کی نجاست کا دور کرنا ممکن نہین ہے پس جوڑون کے ملنے اور دھونے مین دل سے توبہ اور رجوع کرے جوڑ کے گناہون کو جدا جدا مثلاً ہاتھ دھونیکی ابتدا مین یہ لحاظ کرے کہ یا الہی مین تیرے غیر سے ہاتھ دھو لیا اور مسواک کرنیکے وقت دانتون کے گناہون سے توبہ کرے اور کلی کے وقت ہونٹون اور زبان کے گناہون سے اور ناک مین پانی ڈالنے کے وقت ناک کے گناہون سے توبہ کرے اور مونہہ دھونیکے وقت غیر کیطرف توجہ کرنے اور آنکھون کے گناہ سے توبہ کرے اور ہاتھون کے دھونیکے وقت قتل کرنے اور چوری اور رشوت ستانی اور خیانت اور نامحرم کو ہاتھ لگانے اور محرمات کو پکڑنے اور مومن کو ایذا دینے سے توبہ کرے مومن کو ایذا دینا خواہ ہاتھ سے ہو یا ہاتھ کے سوا اور تمام سر کے مسح کے وقت واہی تباہی تفکرات سے توبہ کرے خواہ فکر ذات مین ہو یا صفات وغیرہ مین وہ جو سوء معرفت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور کانون کے مسح کے وقت نامشروع باتون کے سننے سے توبہ کرے اور پاؤن دھونے کے وقت ان گناہون سے توبہ کرے جو چلنے کے ساتھ متعلق ہین اور دین مین ثابت رہنا مانگے اور اسی طرح ہر جوڑ کے دھونے مین گناہون سے توبہ اور امور کی توفیق کی طلب کا لحاظ رکھے اور یہ دعا ماثورہ جسکا وضو کے آخر مین پڑھنا ثابت ہوا ہے اسی طریق کی طرف اشارہ بتاتی ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ جب نماز کے لیے جاوے تو خیال کرے کہ مناجات کیلیے اپنے مالک کے سامنے جاتا ہون اور مین اس سے پہلے حضور سے فرار تھا اور اب آنحضرت اذان کے ساتھ کہ سچی پکار اور اسکی طرف بلانے والی ہے اپنی مہربانی کے

علیہم سے وہ لوگ مراد رکہے جو ہدایت کی استعداد نہین رکہتے اور ضالین سے وہ مراد رکہے جو باوجود استعداد
کے گمراہ ہین اور آمین کے ساتہہ سوال مذکور کی تاکید چاہے یعنے فاتحۃ الکتاب مین جو صفتین شمار
کرتا ہے انکے شمار کے وقت ایسا خیال کرے کہ جیسے فقیر سخی کے دروازے پر اسکی سخاوت کی
صفتین بیان کرتا ہے اُس خیال سے کہ اس صفت سے مجھکو فائدہ مند کرے اسیطرح مین اسکی عنایات
کا امیدوار ہون اور دل کا کاسہ ہاتہہ مین لیکر اللہ تعالی کی صفتون کا شمار کرتا ہون اسی طرح معنون
کا خیال کرکے فاتحہ کے ساتہہ ایک سورت ملاوے اور اللہ اکبر کہے یعنے یون خیال کرے کہ میرا
کہڑا ہونا کہ اسکی کبریائی کے لائق ہے اور پیٹہہ ٹہڑی کرکے کہڑا ہون اسکے حکمون کو قبول کرنیکے
لیے اور سبحان ربی العظیم کہنے مین اللہ کی عظمت کا لحاظ کرے اور اس کلمہ کو بار بار پڑہے تاکہ جمعیت
ہوجاوے یعنی اس ہیئت مین جو چوپاؤن کیطرح ہے اسکی عظمت سے ذوق اُٹہاوے اور سبحان
ربی العظیم کہکر لذت اُٹہاوے اور قومہ سماعت کی دلیل ہے کہ یہ اقرار جو مینے تنزیہ اور عظمت
کے ساتہہ اسکا استغفاس کہتا ہون اور چونکہ اسکی عظمت پر حمد کرنیکے ادائے حق سے اپنے آپ کو قاصر
سمجہتا ہے اسمع اللہ لمن حمدہ کہکر امیدوار ہوجاوے یعنے سنتا ہے اللہ تعالی اس شخص کی دعا
جو اسکی تعریف کرتا ہے اگرچہ اسکی عظمت کے لائق تعریف کرنا محال ہے پہر کہے ربنا لک الحمد
اور اللہ اکبر کہکر سجدہ مین جاوے اور یہ خیال کرے کہ جیسے غلام اپنے مالک کی قدمبوسی کے
لیے گرجاتا ہے اور اسکے قدم چوم لیتا ہے مین اپنے مالک بیچون و چگون کے آگے سجدہ مین
جاتا ہون اور سجدہ کرنیکے ساتہہ جو نفس کو ایک قسم کا فخر آجاتا ہے کہ مینے عبادت کا حق ادا کر
لیا اسکو دور کرنے کے لیے کہے سبحان ربی الاعلی یعنے میرا مالک اس سے برتر ہے کہ اسکی عبادت
کا حق ایک سجدہ کے ساتہہ ادا ہوجاوے اور اسی خیال کے دفع کرنیکے لیے اول اور آخر مین
تکبیر کہے اور اسکی کبریائی اور بلندی کو یاد کرے پہر جلسہ مین بیٹہے اس خیال سے کہ حضور کی ہیبت
سے ہوش باختہ ہوگئے ارشاد ہوا کہ اطمینان کے ساتہہ بیٹہہ کر عرض کرو یہ عاجز دوسری بار
بارگاہ الٰہی کی عالی شانی دیکہکر سجدہ مین مشغول ہووے اور قعدہ مین یہ خیال کرے کہ بیٹہنے
کی اجازت پائی ہے اور معنون کا خیال کرکے التحیات پڑہے اور چونکہ اس کچہری مین حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل حاضر ہوا ہے اسلیے آپ پر درود پڑہنا ضروری ہے اور رخصتا

کے وقت اپنے اور اور صاحب حقوق کے لیے دعا کرکے بخشش مانگے اور سلام کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ
رَحْمَۃُ اللہِ اسلیے کہ نماز جاتے وقت گویا غائب تہا اب جو حضرت کی ملاقات کا وقت آیا تو انکو اور مشتاقون
کو سلام کہہ پہر بالا کو سنت پڑہے اَللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنے الٰہی تو سب نقصانون سے پاک اور سب عیبون سے بری ہے
اور تو ہی سب برائیون اور سب بلاؤن سے بچا سکتا ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عزت
والے پہر یہ دعا پڑہے جسکے پڑہنے کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو ارشاد فرمایا
اَللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ یعنے الٰہی میری مدد کر
کہ مین تیرا ذکر کرون اور تیرا شکر کرون اور تیری عبادت اچہی طرح کرون پہر آیت الکرسی اور
سورۂ اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑہے اور تین بار استغفار پڑہے اور تینتیس بار سبحان
اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر یا تینتیس بار اللہ اکبر اور ایکبار کلمہ توحید یعنے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ یعنے نہین ہے کوئی عبادت کے لائق اللہ تعالے کے سوا جو اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک
نہین ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کلمۂ توحید کو صبح شام کے بعد دس دس بار پڑہے
اور یہ اوراد صحیح حدیثون کے ساتہہ حصن حصین اور اذکار نووی وغیرہ مین ثابت ہین اور اسیقدر
مختصر لکہا گیا جو مبتدی کے مناسب حال تہا اور حضور کے لیے بعض شغل جو منتہی کے موافق
ہین مبتدی کی طبیعت انسے پریشان ہوجاتی ہے مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ یعنے جو شخص مزہ
نہین چکہتا وہ نہین جانتا اور فرماتے تہے کہ دین کی چار اصل ہین ایک طہارت دوسری
فروتنی تیسری عدالت چوتہی جوانمردی عدالت کے لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی کتاب
حقیقۃ الاسلام کو پسند فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ انسان جس کام پر پیدا کیا گیا ہے
وہ بہی چار قسم سے باہر نہین ہین ایک منعم کی محبت دوسری سخی کی محبت تیسری بے پرواہ
کی محبت چوتہی صاحب کمال کی محبت اور چونکہ بسبب غالب ہونے افعال طبعیہ کے نفس امارہ
پر فطرت صحیحہ ظلمانی ہوگئی ہے اسلیے قرآن مجید اس فطرت کے بیان کرنیکے لیے نازل
فرمایا جسمین اللہ تعالی ان چہار گانہ محبتون کو ایک ذات پاک کیطرف جو ان صفتون کا

مجمع ہے مختلف طریقون کے ساتہہ کھینچتا ہے کبھی اپنے انعام یاد دلا کر اور کبھی اپنا صمد ہونا بیان کر کر اور کبھی اپنا کمال ظاہر کر کر اور تین پردے ہیں جو اس راستہ سے روکتے ہین طبیعت کا پردہ اور رسم کا پردہ اور جہالت کا پردہ اور فرماتے تھے کہ تذکیر الاخوان کو نسخہ جو تقویت الایمان کا دوسرا باب ہے رسوم نامشروعہ کی جڑ کاٹنے کے لیے کافی ہے اور حصن حصین کی دعاؤن کا استعمال جاری اور فرماتے تھے کہ وہ کام ہے جو شرعی دلیل کے سوا رواج پا جاوے اور طبیعت کے پردہ کے لیے امام حجۃ الاسلام کی کتابین جیسے احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت پسند کرتے تھے اور سوء معرفت کے پردے کا علاج توحید کی کتابین ہین اور فرماتے تھے کہ دین مین تحریف واقع ہونے کے دو سبب ہین ایک سستی ہے دوسرے روایت نہ کرنا اپنے دین والے سے اور سلف کی تابعداری نہ کرنا تیسرے منکرات کا پہیلنا چوتھے علم والون کا حق کہنے سے چپ کر جانا اور وہان سے ہجرت نہ کرنا پانچوان تعمق چھٹا تشدد ساتوان بلا دلیل شرعی کسی کام کو اچھا سمجھنا آٹھوان رسمون کی تابعداری کرنا نوان ایک دین کا دوسرے دین مین ملجانا اور فرماتے تھے جو کام کہ شریعت مین ضروری ہے اور شریعت کے بہت حکمون کا اسپر مدار ہے اور وہ سبب ہے بدعتون منکرہ کے اکہاڑنے کا یہ کہ جن کامون سے شرع نے روکا ہے انکے وسیلون کو بند کیا جاوے اور جن کامون کا شرع نے حکم دیا ہے انکے وسیلون کو رواج دیا جاوے اور فرماتے تھے کہ دین اسلام مین مراتب کی نگہبانی ہے ہر وقت مین کیا تعلیم مین اور کیا تعلم وغیرہ مین اور فرماتے تھے عبادت پر اس حیثیت سے کہ وہ عبادت ہے اجرت لینا جائز نہین ہے اور فرماتے تھے مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یہ وعید اس شخص کے حق مین ہے جو بدون واقف ہونیکے لغت پر اور شرح غریب اور سبب نزول پر بقدر ضرورت کے اور بدون واقف ہونے ناسخ اور منسوخ کے اور آثار صحابہ اور تابعین کے تفسیر کرے اور فرماتے تھے فرقہ ناجیہ اور فرقہ ضالہ مین مابہ الامتیاز یہ امر ہے کہ فرقہ ناجیہ ظاہر نصوص پر اور اس دلالت اور اشارت پر کہ ظاہر نص کے حکم مین ہے عمل کرتے ہین اور جمہور صحابہ کے طریق کو اپنا معمول بہ مقرر کرتے ہین بخلاف باقی گمراہ فرقون کے اور فرماتے تھے جس قول اور فعل کا باوجود سبب کے موجود ہونے اور مانع کے نہ ہونیکے قرون ثلاثہ مین رواج نہین ہوا نہ اس قول کا اور نہ اس فعل کا اور نہ اسکے نظیر کا تو وہ بدعت ہے اور یہ قاعدہ ایسا محکم

الاساس ہے جو مقدم ہے قیاس کے سب قسمون پر اور سابق ہے سب عموم اور اطلاقات پر اور اکہیڑنے والا ہے ساری بدعتون کو اور فرماتے تھے وہ کام جسکی طرف شرع کے کامون مین سے کوئی کام محتاج ہو اگرچہ وہ قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہو وہ بدعت نہین ہے بلکہ ایسے شرعی کام کے حکم مین ہے اور فرماتے تھے آخری وصیت جو حبیب اللہ قندہاری علیہ الرحمۃ نے مجھکو کی یہ تھی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِىْ رَاْىٍ بِرَاْیِهٖ فَعَلَیْكَ بِنَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ یعنے جب تو دیکھے کہ بخل کے لوگ تابعدار ہین اور خواہشون کے پیرو اور ہر ایک شخص اپنے عقل پر فریفتہ ہے تو تو اپنی جان کو بچا اور لوگون کے کام کو چھوڑ اور فرماتے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد مینے رب العالمین کو خواب مین دیکھا کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور اسکے بہت ورد کرنے کے ساتہہ ارشاد فرماتے ہین اور اس سورۃ کی فضیلت مین جسقدر حدیثین ہین انسب کو لکہہ کر میرے سامنے رکہدیا اور یہ واقعہ ماہ سوادکا ہے اور سکندر پور کے باغ مین جو ہزارہ کے علاقہ مین ہے اللہ تعالی کیطرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ القا ہوا کہ ایمان کی لذت حاصل نہین ہوتی جب تک ظالمون کیطرف مائل ہونے سے پرہیز کیا جاوے یعنے اس آیت کریمہ کا مضمون الہام ہوا وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور ظالم کی تعریف ان لفظون سے معلوم کرائی وَالظَّالِمُوْنَ هُمُ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ یعنے ظالم وہی ہین جو اللہ تعالی کے ارشادون کی مخالفت کرتے ہین اور باز نہین آتے اور جن لوگون کی صحبت اختیار کرنی چاہیے انکو اس مضمون کے ساتہہ آگاہ کیا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور فرماتے تھے کہ الہام ہوا فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ یعنے جو کچھہ الہام ہوتا ہے اسکے لفظ یاد رکھہ اور اسکا بیان کرنا اور تفسیر ہمارا ذمہ ہے اور فرماتے تھے مجھے الہام ہوا وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ الآیۃ یعنے اپنے شخص کو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اور یہ بھی الہام ہوا کہ ہمیشہ بدل خود مطالعہ کردہ باش یعنا دل کو دوست کے از ماسوے بشنو یعنے ہمیشہ اپنے دل مین جہانکتے رہو ایسا نہو کہ اللہ تعالے کے سوا اور کدورت بیٹھ جاوے اور شہر دہلی مین یہ الہام ہوا وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا یعنے درست پہیلا اپنی آنکہین طرف

اُنکی کو فائدہ دلیں ہمنے ساتھہ اسکے بہانت بہانت لوگون کو زندگانی دنیا کی تازگی سے اور تا غرسکند
مین یہ الہام ہوا قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَاَوْلَادِكَ وَاَتْبَاعِكَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے کہہ
اپنی بی بیون اور اولاد اور تابعدارون کو کہ کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لیے تابعدار ہوکر اور اُسکے
آخر مین یہ الہام ہوا اَنَا جَلِيْسُكَ وَاَنِيْسُكَ فَلَا تَحْزَنْ یعنے مین تیرا مددگار ہون تو غم نہ
کہا اور یہ بھی الہام ہوا وَلَا تَنْسَ مَا اَوْدَعْتُ فِيْ قَلْبِكَ فَاِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ
وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ یعنے جو تدبر اور تفکر قرآن کا تیرے دل مین ہمنے ڈالدیا ہے اُسکو
مت بھول کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے اور فرماتے تھے
دہلی مین یہ الہام ہوا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ
فُرُطًا اور فرمانبرداری مت کر اُس شخص کی جو غافل کیا ہمنے اُسکے دل کو اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا
اپنی خواہش کے اور ہے کام اسکا حد سے بڑہا ہوا یعنے غافلون کی غفلت مین پیروی نہ کر
اور یہ بھی القا ہوا کُنْ فِي النَّاسِ كَاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ یعنے ہو تو لوگون مین جیسے دوسرے لوگ
ہین اور القا ہوا اگر وقتے غفلت شد تدارک آن وقت دیگر لازم ست یعنی اگر ایک وقت غفلت
ہو جاوے تو دوسرے وقت مین اسکا تدارک لازم ہے اور فرماتے تھے حدیث مین آیا ہے
اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِاَمْرِ
نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ یعنے جب تو دیکھے بخل کی تابعداری کی ہوئی اور خواہش کی پیروی
کی ہوئی اور پسند کرنا ہر مرد کا اپنی رائے کو تو تو اپنی جان کو بچا اور لوگون کو چھوڑ پس اسحدیث
مین اور آیت کریمہ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور حکم کر ساتھہ بھلائی کے اور
منع کر بری بات سے مین تطبیق اسطرح ممکن ہے کہ جب یقین ہو جاوے کہ مخلوقات راہ پر نہین آتی اور
مجھکو بھی راہ سے بہنچتی ہین اور اندیشہ ہجوم کرتے ہین تو اسوقت تنہائی اور گوشہ نشینی
بہتر ہے اور اگر جانتا ہے کہ میرا فائدہ انکو پہنچتا ہے مجھکو انکا ضرر نہین پہونچتا تو اسوقت امر
معروف اور لوگون مین ملنا جلنا رہنا بہتر ہے اور فرماتے تھے وہ شغل وہ مقام اور مرتبہ کہ اللہ تعالی
کی یاد سے غافل کرے وہ استدراج ہے اور گمراہی اور فرماتے تھے تین بار الہام ہوا وَلِلّٰهِ عَلَى
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اور واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگون کے

حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکہے طرف اسکی راہ کی اور فرماتے تھے الہام ہوا وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے اور البتہ جلدی دیگا تجھکو رب تیرا پہر تو خوش ہو جاویگا
اور فرماتے تھے الہام ہوا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ یعنے کیا نہین کہولا ہمنے سینہ
تیرا اور دہلی مین جو غدر مچ گیا تہا اور ہر ایک نے وہان سے نکلنا چاہا تو فرمانے لگے کہ ہم تو
نہین جاتے جو ہونا ہو ہو جاویگا شاید کہ یہ اللہ تعالی کا امتحان ہو اور امتحان کے وقت یا تو
آدمی عزیز ہو جاتا ہے یا ذلیل اُن دنون مین آپ بیمار تھے اپنی جگہہ پر بیٹھے فرماتے تھے کہ یہ
فتنون کے دن ہین ہر ایک شخص کو توبہ کرنا اور خدا کی طرف رجوع کرنا لازم ہے اور ہر روز تجدید توبہ
کا ارشاد فرماتے اور ان دنون مین نجم الدین کبرے کی آپ نے حکایت بیان فرمائی
کہ فتنون کے دنون مین انہون نے اپنے مریدون کو رخصت کر دیا کہ اپنے اپنے وطنون
مین چلے جاؤ مریدون نے عرض کیا کہ ہم آپکی سواری کے لیے گدہا لادین فرمایا ہم
تو نہین جاتے پس وہان ہی شہادت کے ساتھہ مشرف ہوئی اور عید فطر کے بعد فقیر جو
گہر کیطرف رخصت ہوا تو لاہوری دروازہ کے باہر آکر شاہدرہ تک تشریف لائے شہر سے
نکلتے وقت ایک سقا پانی کی مشک بہر کر شہر کے اندر داخل ہوتا ہوا ہمکو ملا تہا مینے عرض کی
کہ اس قسم کا تفاؤل بھی مسنون ہے یا صرف بات سنکر فرمایا غالبًا یہ بھی جائز ہو گا اور رخصت کے
وقت مین نے وصیت طلب کی فرمایا اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ یعنے وصیت کرتا ہون
تجھکو اللہ تعالے سے ڈرنے کی ایک معتبر آدمی سے منقول ہے کہ عین ہنگامہ غدر مین
جو لوگ اپنا تفرقہ اور اسباب کے نقصان اور عیال کے خراب ہونے کی حکایت کرتے اور
ہر آدمی اندیشہ کرتا اور کوئی تدبیر کرتا فرماتے تہے مجھکو تو ایک فکر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اپنے مالک
کی یاد کے بغیر جان جان آفرین کے حوالہ کردون اور غفلت مین مر جاؤن سبحان اللہ
اللہ تعالے کے محبوبون کا معاملہ ہی اور ہے ؎

علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند　　بلا کشان محبت بکوئے یار روند

ایک شخص کو مینے لاہور مین ترغیب دیکر بھیجا اس شخص کو آپ نے اپنی صحبت کی ساتھہ
مشرف کرنیکا اشارہ کیا وہ حیلے بہانے بنانے لگا آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرگی ست

ہرگاہ خواہد پرید ہرکس دست خواہد مالید یعنے عبد اللہ ایک پرند کیطرح ہے جب اڑ جاویگا تو ہر ایک
شخص افسوس سے ہاتھہ ملتا رہجاویگا سبحان اللہ آپکی اسبات کی تہ تک پہنچنا ہر ایک شخص کو دشوار ہو
بلکہ بعض نافہمون کو یہ بات آپکی ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت مین یہ ایسی بات ہے جو سونیکے
پانی سے ساتھہ لکہنی چاہیے ۔ بر دو عالم قیمتے خود گفتۂ ۔ نرخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز ۔
سکندرپور کے باغ مین آپنے ایکدن فرمایا کہ اللہ تعالے نے محض اپنے عنایت کے ساتھہ ہر
عاجز کے دلمین یہ القا فرمایا ہے اور مقصود اعلے کا راہ دکھایا ہے کہ ملت اسلام بلکہ سب پاک
دینون مین صبر جیسا اور کوئی کام نہین ہے آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ الآیات مین
اپنی معیت کو صبر کرنیوالون کے ساتھہ مختص فرمایا اور صلوٰۃ اور رحمت و ہدایت یابی کو صبر کے
ساتھہ باندہ دیا انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عصمت کا پرتوہ جو وہ پہلے پچھلے گناہون کا معاف
ہوجانا ہے صبر کرنیوالون پر ڈالا پس اس سعادت کے حاصل ہونیکے لیے اس حدیث کو مدنظر رکہنا چاہیے
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ
یعنے رہ تو دنیا مین مسافر کیطرح یا جیسے راہ گذر اور شمار کر اپنے نفس کو قبر والون سے کیونکہ یہ
حدیث طول امل کی جڑ کاٹنے کے لیے کافی علاج ہے اور ایک دوسری حدیث کو اسکے ساتھہ
ملا لینا چاہیے جو یہ ہے مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ
ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا یعنے مجھکو دنیا سے کیا علاقہ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے سوار کہ
اُسنے آرام کیا ایک درخت کے نیچے پھر چلدیا اور اُس درخت کو چھوڑ دیا پس دنیا کا اسباب مسافر
کو بنانا نہین چاہیے اور کوچ کرنیکے اسباب کی تیاری مین مشغول ہونا چاہیے اور ان دونون آیتون
کے مضمون کو زیر نظر رکہنا چاہیے إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ
بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَ
ظَنَّ أَهْلُهَا الآیۃ یعنے دنیا کے جینے کی وہی کہاوت ہے جیسے ہمنے پانی اتارا آسمان سے
پھر مل گئی ساتھہ اُسکے روئیدگی زمین کی جو کہاوین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب پکڑے
زمین نے رونق اور آراستہ ہوئی اور گمان کیا زمین والون نے آخر آیت تک اور اِعْلَمُوْا
أَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ

وَالْأَوْلَادِ یعنے جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین
اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی جب یا سوئے اللہ دی اعراض نظر آنے لگی تو اسکے شکر مین
مشغول ہوئے وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ یعنے اور شکر کرو اللہ تعالے کا اگر
ہو تم اسی کی بندگی کرتے پس شکر اور صبر کے جمع کرنے مین تمام دین حاصل ہوجاتا ہے ۔
فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا یعنے
پھر سمجھہ دی اسکو برائی اسکی کی اور پرہیزگاری اسکی کی مراد کو پہنچا جسنے اسکو سنوارا اور نامراد
ہوا جسنے اسکو خاک مین ڈالا فجور اور تقوے کے الہام کے بعد نفس کی خلاصی اسکے پاک
کرنے مین ہی صبر اور شکر کے ساتھہ جیسا کہ ناشکری کے بارے مین اللہ تعالی فرماتا ہے ۔
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا یعنے جھٹلایا ثمود نے صالح علیہ السلام کو بسبب سرکشی اپنی
کے اس سعادت عظمے کے حاصل ہونیکے بعد یہ خوف ہوتا ہے کہ سالک فخر مین نہ آجاوے
اسکا علاج یہ ہے کہ آیت لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (یعنے نہین کوئی معبود
اللہ کے سوا پھر بنا اسی کو کارساز) کے مضمون مین غور کرے اور ہرچند یا سوئے اللہ سے
اعراض اور اللہ سے ذکر پر قدرت ہوجاوے پر یہ حالت اعتبار کے لائق
نہین ہے جب تک ظلم نہ چھوڑے کریمہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
(یعنے اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو) اور کریمہ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ إِلَّا
خَسَارًا (یعنے اور نہین زیادہ کرتا ظالمون کو مگر ٹوٹا) مین یہ صاف مذکور ہے اور
ظلم سب ماموری چیزون کے چھوڑنے اور منہیات کے استعمال کرنے کو شامل ہے اور
ظلم کے چھوڑنے کے بعد بھی اگر ایمان کی لذت مین کوئی قصور دیکھے تو اسکا سبب
اس آیت سے سمجھے وَلَا تَرْكَنُوْا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ یعنے اور مت
جھکو طرف ظالمون کے پھر لگیگی تمکو آگ) جب تک ظالمون کیطرف مائل ہونے کو نہ
چھوڑے تا ہنوز اس راہ مین قدم نہین رکھا اور ان سب بیماریون کا علاج اس آیت مین
فرمایا وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا یعنے اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف اور غرور
کے علاج مین یہ الہام ہوا فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى سورت

بولو اپنی ستہرائیان وہ خوب جانے جو نچ چا اور دو چیزون کے بارے مین بہت کوشش فرماتے
حضور نماز کے باب مین اور کلام اللہ مین تدبر کے باب مین اور فرماتے تہے کہ الحمد للہ میرا
بال بال قرآن مجید کی محبت سے بہرا ہوا ہے اور کبہی کبہی لوگون کی سستی مین نظر فرما کر فرماتے
سبحان اللہ لوگ اشعار غریبہ کو یاد کرتے ہین اور علوم فلاسفہ مین باریک بینیان کرتے ہین
اور اللہ کی کلام کو پیٹہہ کے پیچہے ڈال رکہا ہے ع

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز　　بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بو العجبی ست

اور مین اور میرا دینی بہائی حیات گل جو کبہی کبہی حال کے مطابق فارسی شعر پڑہتے تو آپ
فرماتے کہ اسکے بعد جو حال کے مطابق بات کرو قرآن مجید سے کرو اور تعجب کے وقت
بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے مین بہت کوشش فرماتے اور فرماتے تہے کہ یہ سنت صحابہ
مین جاری تہی اور مدت سے مر گئی ہے پہلے پہلے جب ملاقات ہوئی تو کبہی کبہی اکیلے جنگل مین
عاشقانہ بیت سنکر لذت اٹہاتے تہے دوسری بار جو پہر ملاقات کا اتفاق ہوا تو سننے کے بیچ
قرآن مجید معین تہا اور بیت سننی موقوف فرما دیے تہے اور فرماتے تہے مینے عہد کر لیا ہے کہ اپنے
مالک کی کلام کے سوا کسی کی کلام کے ساتہہ اپنے دل کو آرام نہ دونگا دہلی مین مولوی فخر الدین
علیہ الرحمۃ کے خاندان کے قوالون مین سے ایک شخص نے آپکی اجازت کے سوا خوش آواز کے ساتہہ
ایک غزل پڑہی بے ذوق ہو کر چپ ہو رہے اسکے چلے جانے کے بعد فرمایا اسکی غزل نے کچہ لذت
نہ دی اللہ ایسی غزلون کا سننا قرآن مجید کی لذت کو کہینچ لیتا ہے اور راستے مین امام ربانی
کی قبر پر جو راستے سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے ہم گئے مولوی صدر الدین سرہندی
صاحب ایسی مزارون پر جانے سے منع کرنے مین بہت مبالغہ فرماتے تہے کیونکہ وہان بدعات
کا ہجوم ہوتا ہے جیسے گنبد اور چراغ وغیرہ اور ایسی مزار پر جانا جائز نہین جہان یہ بدعتین
موجود ہون جیسے اُس ولیمہ کی دعوت مین جانا جائز نہین ہے جہان ڈہول ڈہمکا ہو جواب
مین آپنے فرمایا یہہ قیاس قیاس مع الفارق ہے کہ ولیمہ مین تو وہی لوگ منہیات کے مرتکب
ہوتے ہین جو صاحب ولیمہ ہین اسلیے وہ زجر اور توبیخ کے لائق ہین اور اسجگہہ ان حضرتون نے
تو لوگون کو بدعتون کا حکم نہین دیا ہم اپنے کو اس عذر کے ساتہہ زیارت سے ہٹانا اور انکو

دعا کے فائدے سے محروم کرنا مناسب نہین ہے پہر وہان گئے تو اسقدر کہڑے ہو کر دعا کی
کہ مجہکو کہڑے ہونیکی طاقت نہ رہی وہ ایسی حالت تہی جسکو مین بیان نہین کر سکتا لیکن چونکہ
انکی حالت کا پرتو تہا اسلیے وہ برقرار نہ رہا اور حضرتون کی مزارین جیسے خواجہ محمد زبیر اور خواجہ
محمد معصوم وغیرہ ہمنے دیکہین اور کہڑے ہو کر دعائین کین مگر خواجہ محمد حجۃ اللہ کے روضہ پر جو بلندی
فاصلہ پر تہا نہ گئے اسلیے کہ آپ بیمار تہے دور سے دعا کی اور راستہ مین فرمایا فنا فی اللہ کی
علامت یہی ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کسی چیز کے ساتہہ اکتفا نہ کرے اگرچہ وہ کسقدر لذیذ ہو
اور یہ مطلب نہین ہے کہ لذت والی چیزون کی لذت نہین آتی اور فرماتے تہے آخوند حبیب اللہ
فرماتے تہے کہ معیت کا مرتبہ مجہکو سب مراقبون سے پسند آتا ہے اور فرماتے تہے کہ آخوند صاحب کی
طبیعت مین اسقدر انکسار غالب تہا کہ لوگون کو تاثیر کرتا تہا اور دہلی مین فرماتے تہے کہ خود
صاحب ربانی عالمون مین سے تہے مولانا ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز وغیرہ رحمہم اللہ تعالے
کیطرح اور فرماتے تہے مجہکو الہام ہوا تہا کہ دین کے مشکل مسئلون کا انسے استفسار کیا کرو دہیانتک
کہ جو مشکل اور صعوبت کہ دین مین پیش آتی اسکا مین انسے سوال کرتا اور آپ جواب دیتے اور ان مسائل
کا ایک مجموعہ بن گیا تہا اور فرماتے تہے مجہے الہام ہوا ہے کہ قرآن مجید مین فکر کرنے کے لیے
فوز الکبیر فی اصول التفسیر کا مطالعہ کیا کرو اور کابل و غزنی کے گرد نواح کے علما جو علم حدیث سے
بے بہرہ تہے اور ایک عمر انہون نے عقلی فنون اور فلسفی دقیقون مین برباد کی ہوئی تہی اور
بعضون نے فقط فقہ کی ہر طرح کی روایتین رطب و یابس کیطرح جمع کی ہوئی تہین اور دینی تحقیقون سے
بالکل نا واقف تہے انہون نے شورش کے ساتہہ سر اٹہایا اور جوش و خروش کے ساتہہ جنگ
و جدل کے لیے پیش آئے اور تکفیر اور تضلیل کے ساتہہ زبان کو کہولا اور لشکر آپ کے سر پر
کہینچ لائے لیکن اس سبب سے کہ آپکے مخلص تابعدارون اور مریدون کی ایک جماعت سنت کے
زندہ کرنے پر متفق اور ملت پر حریص تہی اور مذاق ایمان کے ساتہہ ذکر الہی کی حلاوت چکہ
چکی تہی اور بعض قلیل کی وجہ سے مجذوب ہو گئی تہی اور بعض فنا کے مقام اور سلوک کے
مقامات کی انتہا کو پہنچ چکی تہی اور سنت سنیہ کی تابعداری اختیار کر چکی تہی یہ سب انکے مقابلہ
کو تیار ہو گئے جب وہ مقابلہ نہ کر سکے تو ناچار بہاگ گئے اور دغا اور فریب اپنا دستاویز

شہزادہ یعنے امیر کو کہنے لگے کہ یہ شخص امیر بننے کا داعیہ رکھتا ہے اور ملک گیری کا پختہ ارادہ لہذا قاضی عبدالکریم خان کے کہنے کے موافق جو وہ آپکے مریدون مین سے ایک مرید تھا اور عالم متقی اور ذی فنون اور موحد کامل تھا امیر کابل کے پاس گئے مجمع مین ملاؤن نے رنگارنگ کی باتین اور طرح طرح کے بہتان آپکے ذمہ لگائے جو سب کے سب واہیات ہین از انجملہ ایک شخص بولا کہ یہ شخص رفع سبابہ کرتا ہے امیر بولا ہم بھی رفع سبابہ کرتے ہین بعد ازان بولا تو بھی برا کرتا ہے ایکا ہمشیرہ زادہ قسم کھا کر کہنے لگا کہ مینے اسسے سنا ہے کہ کہتے تھے وہ ارادت کہ مین مولانا اسمعیل شہید کے حق مین رکھتا ہون بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھہ نہین رکھتا امیر بولا چھوڑ دے یہ کلمہ کفر نہین ہے غرض ہرچند امیر کو معلوم تھا کہ یہ شخص سچا ہے لیکن علماء کے شورش سے ڈر کر بولا کہ مصلحت یہی ہے کہ آپ یہان سے نکل جاؤ اور اٹھہ کھڑا ہوا اور فرماتے تھے کہ اسوقت مجھپر ایسی حالت طاری تھی کہ لوگ اللہ کی عظمت اور کبریائی کے سامنے مجھکو خس وخاشاک کیطرح نظر آتے تھے اور اس مجلس مین اللہ اکبر کہنے کے سوا اور کوئی لفظ میری زبان پر جاری نہ تھا اور فرماتے تھے جب مین اٹھنے کے لیے تیار ہوتا امیر کے ملازم کہتے ٹہیر جاؤ یہانتک کہ شورش کم ہو جاوے اور مخلوقات کا اسقدر ہجوم تھا کہ قیاس مین نہین آتا وہ لوگ جسکو ہمارے مریدون مین سے دیکھ لیتے اسکو مارتے اور ایذا پہونچاتے جب فتنہ فرو ہو گیا ہمراہ ہو کر ہجوم سے نکال گئے اسجگہ سے ملک سوات مین اخوند صاحب کے پاس پہونچے جیسے مذکور ہو چکا اور فرماتے تھے کہ مصیبت کے دنون مین بہت مصیبتین جنکا آیت ولنبلونکم مین وعدہ دیا گیا ہے وارد ہوئی تھین چنانچہ سوات مین بہت دن گذر گئے کہ بیمار ہو گئے تھے اور دشمنون کا خوف ہر جگہہ اسقدر تھا کہ سوائے قتل کے نہ چھوڑینگے اور عیال کی تنگدستی اسقدر تھی کہ معاش کی کوئی وجہ مقرر نہ تھی اور کابل اور غزنی کے ملایان سخت سخت پیغام بھیجتے تھے کہ دیکھو برف موقوف ہونے کے بعد تمہارا انتظام کرتے ہین ایکدفعہ ہزارہ مین کچھ خرچ اور کچھ نسخے کسی حدیث کی کتاب کے جو بڑے شوق سے پیدا ہوئے تھے انہون نے بھیجے وہ خرچ اور کتابین خیبر مین پہنچکر لٹ گئین جب خبر پہنچی تو فقیر بھی وہان موجود تھا ہم بہت غمناک ہوئے لیکن آپکے دلپر ہمارے خیال مین ذرا بھی غم اور اندوہ نہ تھا بلکہ اگر کوئی حادثہ ذکر کیا جاتا تو آپ کی طبیعت مین ملال آجاتا کہ اللہ جل جلالہ کی شکایت کرتے ہو اور

فرماتے تھے بندے کو اپنی خواہش سے کیا کام کہ یہ کر یا وہ کر یہ تو خدائی دعوے ہے کہ کہے ایسا ایسا چاہیے اور حافظ کے اس بیت کو پسند کرتے تھے ؎

قند آمیختہ با گل نہ علاج دل ماست ۔ بوسۂ چند برآمیز بدشنامی چند

اور فرماتے تھے کہ اگر لطائف کا شغل وسیلہ جانکر کرے تو جائز ہے اور اگر مقصود جانے تو بدعت ہے اور اسم ذات کی تلقین مین انکا طریق تمام مشائخ کے طریق سے جدا تھا اور جوش بھی علیحدہ خصوصا لطیفہ اخفی بہت جوش کرتا تھا جب قلب کے لطیفے کا سبق دیتے تو فرماتے کہ اپنے دلکو ایک ریت کا ڈھیر خیال کر کے اسم ذات کو ریت کے ہر دانہ سے نکالو اور لطیفہ قالبیہ یعنے سلطان الذکر مین بھی آپ جدا طریق سکھلاتے کہ اپنے تمام جسم کو ایک ریت کا ڈھیر تصور کر کے اسم ذات کا ذکر کرو اور سورہ فاتحہ کے پڑہنے مین بہت کوشش فرماتے معنون کے لحاظ اور آیتون کو بار بار پڑہنے کی شرط کے ساتھہ اور وصیت کرتے تھے کہ اپنے تابعدارون مین سے ہر ایک شخص کو سکھلاؤ اور چشتیہ کے ذکرون مین سے اللہ الصمد کے ذکر کو بلحاظ معنے بہت مفید جانتے تھے اور دورہ کا طریق جو بعض لوگون کو سکھلاتے تو فلک چہارم کی سیر یا فوق عرش کی سیر پر دلالت نہین کرتے تھے بلکہ اللہ تعالی کی صفتون یعنے سمیع بصیر قدیر علیم وغیرہ مین فکر کرنے کی تاکید فرماتے اور مریدون کے کشف سے ڈرتے تھے کیونکہ یہ بعض لوگون کے حق مین مجاری فیض سے روک ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ذکر کے وقت حرکت یا سینے یا اضطراب کرتا تو اسکو زجر کے ساتھہ منع فرماتے ایکدن فقیر نے سوال کیا کہ یہ شخص عشیر دیوانون کی طرح حرکت کرتا ہے اور آپ زجر کے ساتھہ منع فرماتے ہین فرمایا کہ شاید ہوائے نفسانی کا شائبہ اسکے ساتھہ نہ ملجاوے اور ظالمون اور انکے متعلقین کے کہانے سے پرہیز کرتے مگر اسوقت کہ صاف معلوم ہو جاتا کہ ادھار لیا گیا ہے ایکدن آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردی سے حکایت کی کہ وہ مریدون کو اسماء الحسنی کے ورد کی تعلیم کرتے اور چالیس دن کے بعد اس اسم کے ساتھہ انکی حالت مین تغیر آنے لگتا وہی اسم تعلیم فرماتے پھر فرمانے لگے کہ اس عاجز کی دانست مین انکی استعداد کے مطابق اسم ذات ہی ہے کسر نفسی کرتے تھے کہ مین کیا ہون اور میری سمجھ کیا ہے اور کبھی فرماتے یہ کیا مسلمانی ہے یہ کیسا ایمان

تھا اور بہت وقتون کو پنہا انکسار ظاہر کرتے اور حبس کا طریق کسی مرید کو نہین سکھاتے تھے اگرچہ
اسکے منع ہونے مین دم نہین مارتے تھے اور تاکید کرتے تھے کہ روایت مین خیانت نہ کرو ایک
دن مین نے نقل کیا کہ جذب القلوب مین شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ مکہ معظمہ مین استفتا آیا
کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اشرب الخمر مشائخ
نے مختلف جواب دیے مگر فلان شیخ کہ اسکا نام مجکو بھول گیا بولا کہ اس خواب دیکھنے والے کی
سنے غلطی کی ہے لاتشرب الخمر کو اشرب الخمر سمجھ لیا ہے اور مینے کہا کہ وہ شیخ مجلس مین حاضر تھا
تو آپ نے فرمایا کہ یہ کتاب مین لکھا ہوا ہے کہ وہ شیخ مجلس مین حاضر تھا اور سخت منع کرتے تھے کہ روایت
مین خیانت نکرو اور دل مین واہی تباہی خیال کرنے سے بہت منع فرماتے تھے اور خود نیت کے سوا کوئی
کام اور بات نہ کرتے اور کسی کے سامنے اسکی تعریف نہ کرتے اور ہر قسم کی ترتیب سنت سنیہ
کے مطابق کرتے اور آپ کے مریدون کا یہ خاصہ ہے کہ چھوٹی سی سنت چھوڑنے یا ناجنس
کی صحبت اختیار کرنے یا شبہہ والے کھانے کے ساتھ مکدر ہو جاتے ہین اور یہ لطافت کی علامت
ہے نہ ضعف نسبت کی اور فرماتے تھے کہ جلدی طالب کو مضر ہے بلکہ کام شروع کرکے ساتھ بہت
التجا کرے اور عبادت کیے جاوے

شاید اس رسالہ مین آپ نے کسی چیز کو سنت کے خلاف دیکھا ہوگا اسلئے
آپ نے اس رسالہ کے آخر مین اپنے ہاتھ سے یہ لکھا و در آخر ہمہ اشغال را ترک کردند بجز تلاوت
کلام اللہ و ادعیہ ماثورہ و از بدعت احتراز میکرد خواہ بدعت اصلی باشد یا وصفی اور اس رسالے
کے آخر مین یہ شعر لکھا ہوا تھا ؎ بسکہ شنیدی صفت روم و
چین + خیز بیا ملک سنائی ببین + اس شعر سے چونکہ
قبرونکی تعظیم اور لوگونکو قبر پرستی کیطرف بلانا موہوم ہوتا
ہے اسلیئے آپنے اس شعر کو مٹا دیا شرک
کے وسیلون کو بند کرنا اور شرک
کی جگہون سے
بچنا آپکی عادت تھی جزاہ اللہ خیرا الحمد للہ رب العلمین

مکتوبات امام الزمان شیخ عبدالله غزنوی علیه الرحمة والغفران

بسم الله الرحمن الرحيم

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ از عبدالله بعبدالله و عبدالرؤف
بعد از سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که مقصود اصلی و مطلوب کلی حصول دولت رضای اوست
و این است سعادتمندی که روز و شب همه اندیشه آن باشد که بهره از دولت رضای او سبحانه بدست آرد و اگر بدبخت
[illegible] عنان [illegible] اگاه هوا و هوس سپرد و همت برا احراز دولت عظمی نگمارد ؛ اوقات عمر عزیز را که وسیله قرب و
[illegible] تحصیل رضوان حق جل وعلاست از دست ندهند و کلام الله و احادیث رسول الله را ورد دائمی و وظیفه
[illegible] گردانند و خاطر را در فهم معانی آن و متاثر شدن از آن مستغرق دارند خصوصاً معانی کلام الله خزینه اسرار
[illegible] است بهره از آن بدست آوردن را دولت نقد و غنیمت وقت و سعادت روزگار خود شمارند و صلوة را که
[illegible] شعار اسلام است بجهت اشتغال باشغال دنیویه از اول اوقات تاخیر نکنند و دل خود را پیش از
شروع در نماز از اشتغال امور دنیوی که هر چه موجب تشویش تفرقه باطن و توزیع فکرت و تشتت جمعیت بود
[illegible] و مجموع گردانند تا در نماز حاضر بود که چه میکنند و چه میخوانند و مست غفلت نباشند و خطاب
[illegible] عتاب لَا تَقْرَبُوا الصَّلوٰةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى متوجه نشود و الغرض کرد مراعات حضور
[illegible] خشوع باطن حق سعی بجا آرند و تمام جهد و سعی خود را صرف عمل دارند چه اگر نماز از معنی حضور و نیاز خالی
[illegible] صورتی بی حقیقت و کالبد بی جان خواهد بود قال الله تعالى قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ
أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ
صُنْعًا ؛ تا بیا آنکه کتاب کشف الغمه عبدالرحمن خواهد فرستاد برای حقیر نقل نموده باصل بغور تمام مقابله
[illegible] و درین باب تعجیل نموده توقف و بیجا نکنند و در باب نصرت و حاذقت چه گویم و چه نویسیم

کراز الزم فرائض اسلامی و اوکد وجبات دینی مے انگارم کہ ابلاغ آن لازم ست از انجملہ صاف صاف مے نویسم و ہرگز ہرگز ازان ننگ وعارنمی آرم زیادہ تفصیل مقال از زبان صدق ترجمان عبدالرحمن استفسار نمائید آنچہ نوشتہ شد قرین صدق و راستی دانند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عائذ باللہ عبداللہ بکافۂ اہل اسلام خصوصاً آنانکہ با فقیر راہ مودت و محبت پیمودہ اند اعلام عام آنکہ فقیر را بیش از بیش امر بجد و جہد کوشیدن در اجرای کلام الٰہی کردہ میشود لہٰذا ہمیشہ ہمیشہ آشنا و بیگانہ را ترغیب این امر مے نمایم و بہر کسے بار بار باین معنی میخوانم اولاً بر حسب مضمون وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ اقارب خود را اذان و انذار مے دہم اما بعد پیامے گویم کہ بعضے از پسران فقیر ارادہ عزم سفر بخاطر بست برای وسیلہ استیذان مراسلہ نوشتند بدین مضمون خواہم کہ علومے کہ بدستیاری شان معانی غامضہ قرآن و حدیث بدست آرم و تفہیم قواعد عزیزہ تعیین محمد از قدیم و حدیث تا بسانی بہم در سحر این بشارات غیبی و تنبیہات ربانی و اشارات سبحانی باید بعضے زان بگوید گلستان جسد یدور حی باستقامت و صبر و انتظار رحمت پروردگار باعث گردید چونکہ اہل این زمان و اکثر تعمق و مشاجرہ طوغیت باطلہ خود مے نمایند بر خلاف فائدہ ارسال رسل و انزال کتب کہ اطاعت و متابعت ایشان ست ولیس کما قال عز من قائل وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ہر فرقہ را طاغوتے علیحدہ مے باشد و ہر طائفہ را رئیس جداگانہ پس تفرق کلی و تمزق دائمی بہم رسید مقصود اصلی از ارسال و انزال بالکل منفی گردید ازین سبب فقیر را الہام شد وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا و ایضاً الہام شد أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ و ایضاً وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي الآیۃ و ہمچنین الہام شد وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ و ایضاً فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي الآیۃ و ہمین طور الہام شد قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا الآیۃ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ و نیز الہام شد وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ الآیۃ و ایضاً قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو الآیۃ و ایضاً اقرأ کتابی ولا تقرأ سوی کتابی فمن ابتغی وراء ذلک

فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عائذ باللہ عبداللہ بعد از سلام مسنون سید الانام بہدایت اللہ واضح و لائح باد کہ دنیا روز سے چند عاقبت کار با خداوند ست پروردگار ما جل شانہ در قرآن عظیم و فرقان حمید خود فرمود کہ دنیا لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر ست باید کہ انسان قلیل حیات چند روزہ را مشغول کار بار لہو و لعب نسازد و حیات را غنیمت کبرے شمرد و بمرضیات مولای خود پردازد و شب و روز را بعبادت معمور سازد کہ حق تعالیٰ جل سلطانہ فرمودہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ بندہ ہمان ست کہ بندگی کند و این عاجز ہم بندہ مولای خود ہست و شما ہم بندہ مولای خود ہستید و فکر و تدبر بکنید کہ در عالم چہ قدر فتنہ و فساد ست و صحبت گردان و بودن در عالم چہ قدر زہر قاتل ست و حق تعالیٰ از فتنہ و فساد پرہیز فرمودہ کہ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ و در حدیث شریف آمدہ ست کہ در زمان فتن باید کہ مومن از شہرہا برود بکوہ و صحرا و اگر ہیچ اسباب نداشتہ باشد بزیر یکدرخت سکونت اختیار کند و گذران بکند و بعبادت پروردگار خود مشغول باشد تا کہ جان بدہد و بمیرد و از فتنہ و فساد یکسو باشد و کاغذ در اتمام تفسیر نوشتہ بودند رسید بسیار خوشی و خورمی حاصل گردید حق تعالیٰ جل شانہ سعی شما مقبول گرداند و دران نیز نوشتہ بودند کہ عبدالرحمن کجا وعدہ کردہ بود کہ ما سے آئیم و باز یکجا سیر دیم و عبدالرحمن نیامدند و این جانب را راہ و احوال معلوم نیست الحال عبدالرحمن را فرستادیم باید کہ خود شما معہ تفسیر برخاستہ بیائید و صحبت را غنیمت باید شمرد و حقیقت دنیا را فہمیدہ عبرت گیرند و در احوال گذشتگان نظر کنند

گیرم کہ چون فغفور چین باشد ترا انگیز | آخر روی زیر زمین این تخت و تمنا تا بکی
تا چند داری شور و شر و حفظ اسباب و خر | ای بوالہوس کوی نگر این شور و غوغا تا بکی
تا چند داری نام و ننگ این نام فانی زیر سنگ | محبوس گردی گور تنگ حرف بابہا تا بکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عائذ باللہ عبداللہ بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح و لائح باد کہ منتخب ثنا را العبد از

زاد المعاد کہ قبل ازین خواستہ بودم باز تاکید کردم چہ قدر انتظار ست کہ کدام وقت بیاید

واذکار نووی نیز عرض کردہ بودم ہمرہ وارابجر درسیدن خط عنایت کنید شاید کہ بہ رضاے

ربِّ عزیز بہرہ ور و مشرف شویم یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَیْنَ رِضَاکَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

یَا مَنْ هُوَ الْمَعْبُوْدُ الْمَشْکُوْرُ فِی الْحَقِیْقَةِ اِذْ لَا مُنْعِمَ سِوَاهُ وَکُلُّ نَفْعٍ

یَجْرِیْ عَلٰی یَدِ غَیْرِهٖ فَهُوَ الَّذِیْ اَجْرَاهُ

مجنون صفتم ددبدر و خانہ بخانہ ‏ شاید کہ بہ بینم رخ لیلیٰ بہانہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَیْنَ رِضَاکَ ‏ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَیْنَ رِضَاکَ

اِرْحَمْ عَلَی الْمُضْطَرِّ مَنْ یُّجِیْبُ سِوَاکَ ‏ ثَبِّتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ عَرَضِیْ وَرُوْحِیْ نِدَاکَ

اَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ اَنَا الذَّلِیْلُ الْمُلِیْمُ ‏ اِرْحَمْ عَلَی الذَّلِیْلِ مَنْ لِلذَّلِیْلِ سِوَاکَ

اَنْتَ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ اَنَا الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ ‏ اِرْحَمْ عَلَی الضَّعِیْفِ مَنْ لِیْ الرَّبُّ سِوَاکَ

اَنْتَ الْاِلٰهُ لَنَا نَحْنُ عَبِیْدُ اِیَّاکَ ‏ فَاصْرِفْ قُلُوْبَ الْعِبَادِ عَمَّا یَکُوْنُ سِوَاکَ

ثَبِّتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ یَا مَنْ هَدَیْتَ لَنَا ‏ لَوْلَا هِدَایَتُکَ مَا اهْتَدَیْنَا اِیَّاکَ

ذَا غُرْبَتِیْ وَکُرْبَتِیْ یَا بِالْعِبَادِ رَؤُوْفٌ ‏ اِرْحَمْ عَلَی الْغُرَبَاءِ مَنْ لِیْ الرَّبُّ سِوَاکَ

ذَا غُرْبَتِیْ لَا ذِلَّتِیْ یَا مَنْ عَزَزْتَ لَنَا ‏ اَلْعِزَّةُ بِکَ اللّٰهُ وَالذُّلُّ لَهٗ بِسِوَاکَ

اِرْحَمْ عَلَی الْمُضْطَرِّ مَنْ یُّجِیْبُ سِوَاکَ ‏ ثَبِّتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ اَبِیْ وَجَدِّیْ نِدَاکَ

فَائِدَةٌ فِی الْحَثِّ عَلَی الْاِزْدِیَادِ مِنَ الْخَیْرِ فِیْ اَوَاخِرِ الْعُمُرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَّا یَتَذَکَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ النَّذِیْرُ قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْمُحَقِّقُوْنَ مَعْنَاهُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ سِتِّیْنَ سَنَةً

وَقِیْلَ مَعْنَاهُ ثَمَانِیْ عَشَرَ سَنَةً وَقِیْلَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَهُ الْحَسَنُ

وَالْکَلْبِیُّ وَمَسْرُوْقٌ وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَیْضًا وَنَقَلُوْا اَنَّ اَهْلَ

الْمَدِیْنَةِ کَانُوْا اِذَا بَلَغَ اَحَدُهُمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَی امْرِءٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰی بَلَغَ

سِتِّیْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ لَمْ یَتْرُکْ لَهٗ عُذْرًا اِذَا

اَمْهَلَهٗ هٰذِهِ الْمُدَّةَ یُقَالُ اَعْذَرَ الرَّجُلُ اِذَا بَلَغَ الْغَایَةَ فِی الْعُذْرِ الغرض این

آیت این حدیث الغرض این ستین سازید و در سجدہ بسیار گوئید اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ

وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ وکرمہ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ

تَبْتِیْلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَکِیْلًا نصب العین

سازید و فی الحث علی ازدیاد الخیر فی اواخر العمر ہمین آیت و حدیث کافی ست اگر نصب

العین لاکن سبب خلوص نیت و اتباع سنت ہیچ عمل مقبول نیست عَنْ سَعِیْدِ بْنِ

جُبَیْرٍ قَالَ لَا یُقْبَلُ قَوْلٌ اِلَّا بِعَمَلٍ وَلَا یُقْبَلُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ اِلَّا بِنِیَّةٍ

وَلَا یُقْبَلُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَنِیَّةٌ اِلَّا بِمُوَافَقَةِ السُّنَّةِ لِاَنَّ الْقَوْلَ وَالْعَمَلَ

وَالنِّیَّةَ الَّذِیْ لَا یَکُوْنُ مَسْنُوْنًا مَشْرُوْعًا قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ یَکُوْنُ بِدْعَةً

لَیْسَ مِمَّا یُحِبُّهُ اللّٰهُ فَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ وَلَا یُصْلِحُ مِثْلَ اَعْمَالِ الْمُشْرِکِیْنَ

وَاَهْلِ الْکِتَابِ الغرض اگر مقام محبوبیت میخواہی درین دوام کہ مدار مقبولیت ست

سعی تمام کلفت مالا کلام ورزید قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ

اللّٰهُ شاہد این عاست اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ

وَلِهٰذَا کَانَ اَئِمَّةٌ یَجْمَعُوْنَ هٰذَیْنِ الْاَصْلَیْنِ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُبَیُّ ابْنُ کَعْبٍ

وَاَبُو الدَّرْدَاءِ اِقْتِصَادٌ فِی السُّنَّةِ خَیْرٌ مِّنِ اجْتِهَادٍ فِیْ بِدْعَةٍ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ مِنْ رِوَایَةِ رَبِیْعَةَ بْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِیِّ قَالَ الْحَاکِمُ

صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ - اَلِظُّوْا بِکَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِیْدِ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ مَعْنَاهُ اِلْزَمُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ

وَاَكْثِرُوْا مِنْهَا ۱۲ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنَا خَادِمُ عِزَّتِكَ اَنَا خَادِمُ كَلَامِكَ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبداللہ بفرزندیم محمد و احمد و عبدالله و عبدالجبار و عبدالستار و عبدالقیوم و عبدالعزیز و عبدالرحیم و عبدالواحد و ہمہ اہلبیت بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ مدتیست کہ خطوط روانہ میکنم و وصیت ہا میکنم و جواب ہیچ نمی آید کہ آن وصیتہا بجا آوردیم یا نہ ضرور در تربیت بچہ ہا و دختر ہا سعی بیش از بیش باید کرد کہ امانت خداست ہم در باب تعلیم کردن و ہم در باب ستر و نماز و دیگر احکام رب العزۃ و بفرزندیم فاطمہ و مریم و امۃ اللہ و امۃ الغفار و امۃ الرحیم و امۃ الحمید بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ در باب خواندن و پرہیز کردن خصوصًا اولاد خود و در باب ستر و حیا و نماز چہ تاکید کنم و نماز چاشت و تہجد ہمہ اہلبیت ناغہ نکنند و ادعیہ ماثورہ کہ برای بچہ ہا نوشتہ ام ضرور بخوانید و بخانہ عبداللہ تر دید اگر صبر کردید عزیز دنیا و آخرت میشوید و زنہ خاسر الدنیا والآخرۃ میشوید العیاذ باللہ و بہ محمد و احمد و عبداللہ چہ تاکید کنم در باب تقوی کہ اصل آن اجتناب از صحبت غافلان ست و از خواندن ابیات و شنیدن آن پرہیز کلی باید کرد کہ محققین نوشتہ اند کہ زنا از زبان ست اگر وصیت حقیر بجا آوردید امید بارحم الراحمین ست کہ سختی را بآسانی و فراق را بوصال مبدل کند و دیگر سخنان شریف زبانی خواہد گفت و ہوش کنید کہ ایام آزمایش ست و برای تربیت را ایام طفولیت شما را اگر افراط شدہ عفو کنید و از والدہا ی خود عفو برای این حقیر خواستہ در کاغذ نوشتہ روانہ نمائید و دیگر ہمہ احوال روانہ نمائید فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَفِي النِّعْمَةِ وَالنِّقْمَةِ وَفِي الرَّحْمَةِ وَالزَّحْمَةِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ وَالْعَطِيَّةِ وَالْبَلَاءِ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ اِيْذَائِهٖ وَمَا ابْتُلِيَ رَسُوْلٌ نَحْوَ ابْتِلَائِهٖ فَلِهٰذَا صَارَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَسَيِّدَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فرزندان گرامی وقت ابتلا ہر چند تلخ و بی مزہ است اما اگر فرصت دہند مغتنم ست درین وقت چون شما را فرصت دادہ اند حمد خدا تعالی بجا آوردہ متوجہ بکار خود باشند و یک لمحہ و لحظہ فراغت سر خود تجویز نکنند و یکی از سہ چیز باید کہ خالی از آن نباشند تلاوت قرآن مجید و ادای نماز بطول قنوت و تکرار کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باید کہ بکلمہ لا نفی آلہۃ ہواہای نفس خود نمایند و دفع مقاصد و مرادات خویش کنند مراد خود طلبیدن الوہیت خود کردنست باید کہ ہیچ مرادی در ساحت سینہ گنجایش نبود و ہیچ ہوسی در متخیلہ نماند تا حقیقت بندگی متحقق شود مراد خود خواستن مستلزم دفع مراد مولای خودست و معارضہ کردنست بصاحب خود و این معنی مستلزم نفی مولای خودست و قبح اثبات مولائیت خود را نیک دریافتہ نفی دعوی الوہیت خود نمایند تا زمانی کہ از ہوا و ہوس ہا تمام پاک نگردند و جز مراد مولا خود مرادی نداشتہ باشند انشاء اللہ بعنایت اللہ سبحانہ امید ست کہ در ایام بلا و در اوقات ابتلا بسہولت میسر گردد و در غیر این ایام ہواہا و ہوسہا سد راہ سکندریست و در گوشہ ہا خزیدہ باین امر مشغول باشند کہ فرصت مغتنم ست در زبان فتن اندکی از بسیار قبول می نماید و در غیر زمان فتن ریاضات و مجاہدات شاقہ در کار است ملاقات واقع شود یا نہ نصیحت ہا ہمین کہ مرادی و ہوسی نماند و والدہای خود را نیز برین مطلع سازند و دلالت نمایند باقی احوال این فتنہ را گذرندہ ہست چہ در عرض خیال آید بر خوردان شفقت دارند و بخواندن ترغیب نمایند و اہل حقوق تا توانند از جانب من راضی سازند و بدعای سلامتی ایمان مدد و معاون باشند دیگر بمو کہ نوشتہ میشود کہ این وقت باموز لاطائل صرف نکنند و بغیر ذکر الہی جل سلطانہ باید کہ ہیچ چیز ندانند اگر چہ خواندن ابیات و تکرار طلبہ بود وقت ذکر ست ہواہای نفسانی را کہ آلہہ باطلہ است در تحت لا آرند تا تمام منتفی شود و ہیچ مرادی و مقصودی نماند حتی کہ خلاصی من کہ بالفعل از اہم مقاصد شماست نیز باید کہ مراد شما نباشد و بتقدیر و فعل و ارادہ او تعالی راضی باشند و والدہای خود را تسلی دہند و ترغیب آخرت نمایند ملاقات یکدیگر را اگر حق سبحانہ تعالی خواستہ باشد میسر خواہد شد والا بتقدیر او تعالی راضی باشند و دعا کنند کہ در دار السلام جمع گردیم

دنیاوی آفات دنیا بگرم او تعالی با آخرت حواله نمایند و باید که مداومت و محافظت بر صلوة خمسه کما ینبغی بجا آرند یعنی در اوائل اوقات با خضوع و خشوع و اتمام و تعدیل ارکان با قرأت ادعیه ماثوره ادا نمایند و بخوانند سورهٔ فاتحه رطب اللسان باشند تا که ورد زبان و جنان گردد و کلمهٔ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بعد از سلام گردانیدن نماز فجر پیش از حرکت از قعدهٔ صلوة ده بار بخوانند و همچنین بعد از نماز شام و بعد از نماز پنجگانه یعنی فرائض اوقات خمسه سبحان الله سی و سه بار الحمد لله سی و سه بار الله اکبر سی و چهار بار یا سی و سه بار و یک بار لا اله الا الله الخ تلاوت نمایند و زنهار زنهار زنهار با غافلان دنیا طلب صحبت نجویند که احمد از ابو الدردا و ترمذی و حاکم از ابی سعید خدری روایت کردند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم که همنشینی مکن مگر با مسلمان کامل الایمان و باید که طعام ترا نخورد مگر متقی و بغوی از ابی هریره روایت کرده که فرمود رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم که آدم بر دین و مذهب دوست خود می باشد پس ببینید یکی شما که با که دوستی دارد و همچنین از ابن مسعود از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مرویست که فرمود اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی انسان در آخرت با کسی باشد که او را دوست دارد و حقتعالی می فرماید اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی دوستان در قیامت دشمن خواهند بود مگر متقیان و حقتعالی می فرماید مردم در روز قیامت بر دوستی کردن حسرت خواهند کرد و خواهند گفت یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا اے ہلاکی من اے کاشکے من نگرفتمی فلان کس را دوست

دور شو از اختلاط یار بد   یار بد بدتر بود از مار بد

مار بد تنها همین بر جان زند   یار بد بر جان و ایمان بر زند

صحبت صالح ترا صالح کند   صحبت طالح ترا طالح کند

نار خندان باغ را خندان کند   صحبت نیکان ترا نیکان کند

و باید که مرت بعد اخرے در کریمه اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ نظر تدبر و تدبر کرده بر گمارند تا باید که بسان شکل الخ

ایمان لائے کب دنیا کی مدد اللہ کی سن رکھو مدد اللہ کی نزدیک ہے ۱۲

ربع از درجهٔ اعتبار ساقط نمایند بلکه باید که شکل اول را بالائی کمی منه سینه بسوزند که نور ایمان در جولان آید و آئینهٔ دل وے تمام صاف نماید و چون زاد الله عبد المطلب گویا مے شد آنحضرت را کلمهٔ توحید وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا تعلیم میفرمود چنانچه در حصن حصین وغیره مرقوم است همین را معمول باید کرد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عبد الله مخلصان یکرنگ ملا نور محمد و خواجه و رحیمداد و عبد المنان و عطاء الرحمان و محمد حسن و عبد الصمد و علی محمد و عبد السلام و روضة الدین و سیف الدین و روشن الدین و عبد الواسع و مولی داد و باز محمد و خداداد و موسی و رحیم بخش و محمد و محمد رضا و دوست محمد و یاران یار محمد و آدم جان و عبد الکریم و قائم خان و بلوچ و طره باز و میر باز و سلطان محمد و سعید گل و میر حسین و عین الدین و ابناء هم و اخوانهم سلمهم الله تعالی و هداهم سواء الطریق بعد سلام علیکم و رحمة الله و برکاته معروض آنکه ای عزیزان ارحمند باغ ایمان را بهار نعمت و خزان زحمت هر دو لاحق حال اند بهار بجز خزان متصور نیست هر که شکر در نعما و صبر در ابتلا نکند از باغ ایمان بوئے از بشاش نخواهد رسید فرمود خداوند تعالی اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ و نیز فرمودند وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ازین آیت بلی مراتب علیا صابرین برده مے شود که چنانچه بر انبیاء علیهم السلام در کلام مجید خود فرموده اند همچنان بر صابرین نیز ارزانی داشتند اگر صلوة انبیاء رتبه دیگر دارد و صلوة صابرین مقام دیگر اما مجرد مشابهت هم نعمتی ست عظمی که هر نعمتی بموازنه آن نمے سنجد

هر آن جو که با زر بود هم عیار   بنرخ زر آرندش اندر شمار

اگر خوب غور کرده شود و سپے بنهانخانه تحقیق برده شود معلوم خواهد شد که تفاوت مراتب بتفاوت تحمل مصائب ست هر چه در تحمل صعب تر در اجر بیشتر و بد انید که سخت ترین اعمال در دین محمدی علیه الصلوة و

السلام هجرت و جهاد دست و اکثر این دو عمل خطیر مشتمل بر دشواریها می‌باشند که نسبت دیگر
نخواهد بود و چون خداوند تعالی از آن عزیزان یکی را ازین دو امر خطیر که هجرت ست بوجود آورد
الحمد لله که عنایت خاصه در حق شما مبذول داشت و عظمت شان این امر در دنیا مخفی نیست بلکه به نسبت دشوار
گردونهم لب شانند است و باید که هجرت شما الی الله باشد و در دگر دیدند ازین کار روگردانیدن ست از
کردگار وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ
عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا همچنین این امر بنده
ایست از بندگان تعالی اگر بمیرد و اگر جلا وطن شود و باید که شما ازدین نگردید که بازگشتن ازین کار گویا
مردود شدن ست از درگاه پروردگار و رونده الامتحان یکرم الرجل او یهان و باید که در کریمه فَمَا وَهَنُوا لِمَا
أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا نظر عبرت و تدبر نگاه دارید آیا کدام گل
که بجز دیدن باد خزان از مهتر از نسیم بهار خندان می شود و کدام شاخیست که بجز شدت سر کشیدن
از تاج اوراق سبز خرامان می گردد اگر او تعالی عنایت کرد بسبب ملاقات بود و امروز با هم ملاقات
خواهیم کرد و اوقات حیات مستعار با صحبت یکدیگر با تمام خواهیم رسانید و اگر اتفاق هجرت افتاد
باتفاق هجرت خواهیم نمود فی الجمله ثبات و استقامت در راه دادن راه مرضات الله چون ست
وتکاسل ورزیدن و گام نهادن در طریق خسران دنیا و دین اختیار نمودن ست -

بسم الله الرحمن الرحیم

از عبد الله محمد و احمد و عبد الله عبد الجبار و عبد العزیز و عبد القیوم و عبد الرحیم و عبد الستار و عبد الولی
و بهمه اهل بیت بعد السلام علیکم و علی من لدیکم واضح باد که این عاجز صحیح و سلامت و راضی ست از خدا
باشید رضا - و تائب ست از همه معاصی و به شما را بخشیده ام و شما را هم ضرور ست که همه گناهان مرا
شوید و راضی باشید از رب خود و این عاجز را هم بخشید از همه حقوق از دل و جان و در میان خود با هم
بیکجائی بخواهید و با هم بخشید و بچه ها و دختر ها را تربیت کنید و به الحمید و امه الوهاب و امه الله
ضرور نماز بخوانند و عبد العزیز و عبد الستار و عبد القیوم هم بخوانند در حدیث آمده است
امر کنید بچه های خود را بنماز چونکه هفت ساله شوند و بزنید بر نماز چون ده ساله شوند الغرض

بهفت سال رسیده آنرا امر کنید تا که و هر کرا که ده سال رسیده آنرا بزنید و بجز رسیدن کلمه
برکار استاده کنانید اگرچه تمام یاد نباشد و کسانیکه نماز یاد دارند و ترجمه نماز ضرور تعلیم کنید و
نماز را در اول وقت بخوانید و تهجد و نماز چاشت ضرور بخوانید و در باب ترجمه تاکید کنم و رسالهٔ
و در تعلیم فاطمه و فقتی الدین لما یحب و یرضی و رساله تنبیه الغافلین و یک توحید خالص و یک
حقیقة الاسلام و یک خیر الکلام فی مسائل الصیام و یک لغت قرآن عظیم فرستاده شد باید که اول
تنبیه الغافلین را بخوانند تا توحید خالص باز حقیقة الاسلام و بر هر یکی عمل کنید و الا در روز حشر
حجت می شود و ترجمه کلام الله ترک نکنید و هر روز قدری از آن بخوانید -

بسم الله الرحمن الرحیم

از مهجور الخدمت عبد الله بخدمت فیض درجت والده ماجده و قضا الله و ابا ما المحبیه رضی الله بعد از
سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح آنکه چه گویم و چه نویسم که قصه هجران دراز است و شب بیان کوتاه
و دست تعانق بر سینه حسرتم که خدمت فیض موهبت آن شفقت نکردم و چرا بجد و جهد تمام در امتثال
اوامر آن مکرمه نکوشیدم اکنون تدارک و تلافی آن چگونه بجا آرم اگرچه آفات جدائی سبب تعدد و
حصار اندا و چیز ازان دل ز جا برده اند بلکه سراسر حسرت و افسوس سپرده یکی علاج حصول آفت خدمت
نیست و حصول و نیز دخت باانکشاف تمام در بیان آورم که در حقیقت همه معموم ایمانند و برباد دهنده
ایمان اگر خداوند تعالی بفضل عمیم باز دیگر حجاب فراق از میان بردارد انشاء الله تعالی در
ادای این امر و کیمیای سعادت دقیقه از دقائق فرو گذاشت نخواهم کرد و اگر پیشتر ازین در زمان وجود
دولت حضور چیزی از نا صالح گفته باشم محض بهمین نیت باشد که او تعالی آن مشفقه را رضیه
گرداند و دولت استرضای جناب او تعالی که دوستی است عظمی و نعمتی ست کبری نصیب ایشان
شود و الا حاشا و کلا که برای رنجش طبیعت ایشان بظهور آورده اگرچه در بادی الرای نفس لئیم
ابواب سوء ظن راهم در صورت مناصب فی ما بین ابا نماید ازانکه دوای تلخ نصیحت گوارا نشد
معلوم می شود که چه قدر در قوای ایمانی تفریح می بخشد و چگونه در آئینه قلوب بانند آفتاب
می درخشد و اشتیاق تمام آن کار فرموده همه حقوق ما فات لوجه الله می بخشند و باخلاص تمام در

تا گوش شنید انشاء الله تعالی امید است که ادعیه ایشان تاثیر کبریت احمر خواهند کرد و این
رحمت مسئله الطاف الهیه ورد تفضلات یزدانیه شده اند وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ
بار بار ملاحظه فرمایند وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ را حرز جان سازند و تفویض کار
کنند که او تعالی ارحم الراحمین است و احکم الحاکمین رحمت و شفقت هیچکس از نوع بشر بر رحم
شفقت او تعالی سبقت نبرده است و گاهی فکر قاصر آدم تربیت او تعالی نرسیده و در
و تادیب و تعلیم بچه ها و والده های ایشان کما ینبغی سعی فرمایند تا که اوقات شان برباد نرود و از
یتیمه بسیار تر سند مبادا اگر چیزی در حق او افراط و تفریط شود و زنهار که او را بجهت رسمی مبتلا
جای نکنید مشترک بلا هستند که ازین کار باز پرسش در یوم الوعید خواهد شد بلکه باید که بشخص موحد و متوکل
یک جبه از مهر او برای خود گرفتن هزار بار آتشین بر جان برداشتن است و نیز در گرفتن لباس
متعینه روزگار پس رسم اهل زمان نروند و همه کارها موافق سنت نبوی به اختتام رسانند و
و عبدالرحمن و برادر ایشان السلام علیکم و رحمة الله و برکاته باد بعد ذکر با دوام بکنید و سوره فاتحه
خوانده خود دیگر او را که در کاغذ نوشته شده است و السلام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد از عبدالله بخدمت برادران ارجمند عبدالعظیم
و فقهما الله و ایاهم لما یحب و یرضی بعد السلام علیکم و رحمة الله و برکاته آنکه دنیا روزی چند است
کار را خدا داند هست دنیا دنی از آن کمتر است که در جنب قبول و رضاء الهی به پشیزی بلکه کمتر
چیزی اعتداد دارد لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا
منها شربة ماء الیق زینت دنیا کافر است نه مومن وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً
لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ
وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ وَزُخْرُفًا وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ همین اموال دنیا است که مفتخر خود را
خواهد کرد همین نقود زر و سیم است که آلۀ عذاب وی خواهد شد يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ

فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ همین طلا و نقره است که بدون عزت خود را خیال میکرد و در دار آخرت بار سیاه شنید
السم شده طوق گردن وی گشته معذب به وی در مجمع اولین و آخرین بالتحقیق و الیقین خواهد شد
و همین عزیزانند که برای رضای شان رضای او تعالی را پس پشت انداخته بود و در گریختن از اینها
سعی فراوان خواهند نمود يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ
و هرگاه منزلت ترجیح دنیا بر آخرت خواهد دید و صورت سورت غضب الهی کرا است خود را شنید
تمناهای خود نگرفتاری همه آنها در همین بلیه عظیمه در دل خود خواهد اندیشید يَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي
تُؤْوِيهِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ همین دوستان رونق مجالس فسق و فجور اند که روز
دشمنی با هم خواهند برخاست الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ
و بمنطوق لازم الوثوق وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ نظر عبرت و
تعظیم بر مامورات و منهیات او تعالی بر گمارند و ترهیب و تخویف ید اجلت عظمته را افسانه های و زنها
و شبانه نپندارند احکام الهیه را بطریق رسم و عادت بجا نیارند که نتیجه بجا آوری مامورات الهیه
کسر سورت نفس شمرده اند و چون ممزوج بعادت و رسم کنند ثمره شکستگی نفس اماره نمی
بخشند و کریه بستر را خوب غور و تامل کرده رسمی را مذموم و پرده و حجاب شرعی را محمود انگاشته
من بعد از زینت دست ان خود را در خانه این عاجز نگذارند که بعد از بلوغ مامورات و منهیات الهیه دیگر گونه
می گردد و همشیره یتیمه را باید که بکدام شخص صالح موحد تارک دنیا و موثر عقبی بدهند والا نا
حق یتیمان اخذ شده بذمه شما گردانده باید که از خبث ظالمین شمرده و باید که از همه منهیات الهیه بپرهیزند
عموماً و از خباثات ثلثه که ظلم و فساد و تکبر است اجتناب کلی نمایند خصوصاً چراکه این ذمائم ثلثه
مقتضی لسوء خاتمه میشوند و کشان کشان بجانب کفر می برند و نیز باید که سه رساله مرسوله این
عاجز یعنی تنبیه الغافلین و توحید خالص و حقیقة الاسلام که برای بچه ها فرستاده ام نقل
آنها گرفته شب و روز خاطر را از خطور با کسر عبرت گیر باشند و از حبایه او را دبسازند که تنبیه
الغافلین در باب ترجیح مرضیات ایزدی و تحقیر مقابل آن اکسیر اعظم است و توحید خالص برای تصفیه

برات یان از خوف حب شرک تا ق مجرب است و تتمهٔ اسلام در اظهار غربت الست و بیان حقوق خدا
و رسول و مخلوق او تعالی سبب انظرست و بجلب اسلام لعبد از اسلام فعلیکم و اضح باد که نماز اجماعت خود سید
و سبق خود را ناغه نکنید و با نااہلان نشست و برخاست نکنید و به نبات اخوکم مجم وصیت نماز و سبق و شعر
ست و معلوم برادر بوده باشد کہ بیت کبری خود را تنبیه الغافلین و توحید خالص و تقیۃ الاسلام
و تفصیل کلام تسلیم کنید زیاده و السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالنُّصْرَةِ وَالتَّقْتِيرِ وَفِي الرَّحْمَةِ
وَالزَّحْمَةِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ وَالْعَطِيَّةِ وَالْبَلَاءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ مَا
أُوذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ إِيذَائِهِ وَمَا ابْتُلِيَ رَسُولٌ مِنْ ابْتِلَائِهِ فَلِهٰذَا صَارَ رَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ وَسَيِّدَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ از عبد الله بندہ بیضت رحمت افادت منقبت
استادم جناب شیخ محمد و عبد ... شمس الاسلام اللہ تعالیٰ و فقنا و ایاهم لما یحب
و یرضی بعد از سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اگر بر افراد بشری پوشیده نیست که دنیا دار یست
بے ثبات و سرے بنیاد و نه لائق آسایش است و نه قابل عیش است قال الله تعالی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ
و نیز حق جل مجده میفرماید إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ
نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ
وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا
كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ افراد بشری بمنزله مقام
بمنزله مزدوراند که بنا بر مزدوری المکان جاے آمده اند و آسایش شان بمنزله آسایش مزدور است
که در اثناے گل بر داری بر چوب کرسی نشسته نفس خود را ست میسازد و قال رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ
تَرَكَهَا حاشا که این دار مدار کمال انسانی بود نه خوردنی اینجا کار آمدنی و نه پوشیدنی نه عمارت اینجا
عزت است و نه امارت کمال سلطنت اینها سے فرعون و شداد را الغضب ایزدی جلت عظمته گرفتار
ساخته و رسوا ساخته از دین نمود و طوق لعنت عوام و خواص را در گردن شان نهاد بسیار حال قارون را

و در زمین فرو برده هزاران هزار بلکه بیرون از حیطهٔ شمار هلاک شده اند و خواهند شد قال الله تعالی
أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ
طالب نام و نشان اینجا بان سراب است بحقیقت اوقات خود را دران برباد دادن خاک
بیزیست بی منفعت قال الله تعالی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا
الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ
صُنْعًا و ربان جستن دوریست از رحمت و تخم دوستی آن در دل کاشتن اندوختن است
خود را در معرض لعنت قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اَلدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ
مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ و سے اقبال بہمت ساختن خسران است در آخرت
و تمناے آن داشتن موروث شقاوت است و مذمت قال الله تعالی وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ نه اموال و اولاد باعث
قرب الٰهی است و نه عزت این جهان سے حاجت عیش جاودانی - دنیا روزے چند است آخر
کار با خداوند است و دنیا گذشتنی و گذاشتنی است و اسباب لذائذ آن جبراً و کرها بدرود کردنی
مرگ بغتة میرسد که زحمت دم زدن نمے دهد فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلٰى
أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ الوف الوف عقلا و اطبا و اسباب معالجه و دوا مهیا و آن بیچاره
در پنجهٔ قابض الارواح مبتلا اقارب عزیز و حکما با تمیز گرد سر او این غریب در سلاسل
سکرات الموت اسیر تمام عقلا و حکما اگر فراهم آیند نتوانند که جنبش موے او بسوے بازو از دور
فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ
مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کافران را دار آسایش و آرام است و مومنان را دار تردد است و انتظار
اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ تمام آن از شرق گرفته تا غرب و از جنوب تا شمال
و از ابتدا تا انتها اگر یکسر اندیشه آید بخس و خاشاک بلکه نیستند بل سر انگشتی از فنا گستر و

وقت حضوری حضرت رب الارباب نمی ارزد فَلَن يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ
ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ در جنب قبول و رضای الٰہی بہ پشیزی با بلکہ کمتر ازان چیزی اعتبار ندارد
لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ
مَآءٍ الیق بزینت دنیا کافرست نہ مومن وَاِنَّ هٰذَا لَعِبْرَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ
و عنایت فرموده در این ایام کہ بچہ ہای این عاجز مربی ندارند و بہ تربیت و اصلاح ایشان عنان توجہ
منصرف دارند و نظر مرحمت و تربیت دریغ نفرمایند۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ قَالَ مَآ اُوْذِيَ
نَبِیٌّ مِّثْلَ مَآ اُوْذِيْتُ ۔ از عبد الله به محمد و احمد و عبد الله و عبد الجبار و عبد العزیز و ہمہ فرزندان
و اہل بیت بعد از سلام علیکم و علی من لدیکم واضح باد کہ الحمد للہ بنعمتہای ارحم الراحمین بر
عاجز باران رحمت بیرانست این عاجز از رب خود راضی باشد رضای او راضی ست و از شکر آن
جواد مطلق خجل و شرمنده و بکدام زبان شکر آن مربی حقیقی بجا بیارم و از اعظم ترین نعمتہای
منعم حقیقی ابتلا و محنی ست کہ سنت انبیاءست با دوستان خود در ظہور معاملات می کنند
ما روسیاہان کے لائق این نعمت بودیم ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ شما را ہم ضرورست کہ بفراق و جدائی این حقیر راضی باشید
و بدانید کہ مولای اجل مجدہ بر ما این مہربان ست کہ ما این اتینسہ کرد کہ شکر او را بجا بیارید
و از ہمہ گناہان توبہ کنید و باہم خوبی کنید و بجلی بگیرید و خورد و بزرگ در باب نماز سستی
تمام کنید و معنی نماز ہمہ دختران ایشان بدہید و در تعلیم شان کاہل مکنید و در باب ستر حیہ نوشتہ
کنم آخر ستر برای خداست خدا ہمیشہ حاضر و ناظر ست و غذاب خدای جل شانہ سخت ست ہم
در دنیا خوار و ذلیل می شوید و ہم در آخرت ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بہمہ مخلصین کہ جویای دین و خواہان سنت سید المرسلین اند چہ دوران و چہ نزدیکان و چہ
متاہلان و چہ دیگر علاقہ داران این احادیث بطریق اعلام و اطلاع نوشتہ می شود

یکی ہر یک باہتمام تمام نشر بفرمودہ رسول کریم برداشتہ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ در
نہایت خویش این احکام الٰہیہ چند مسائل شرعیہ برسانند و سبب تمام و اجرای آن کوشند
و کتاب ناسخ مقصود نیست بلکہ مقصود شارع اجرای این احکام ست باہتمام تمام حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَ
الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ و مراد ازین تشبیہ اختیار وضع زنان ست مردان را و اختیار وضع
مردان ست زنان را و این اکثر در لباس یافتہ می شود اگرچہ در گفتگو و نشست و برخاست و دیگر اطوار
موجود می شود و مراد از لعنت در کلمات شارع دوری ست از رحمت الٰہی نعوذ باللہ منہا و از
مرتب نیست و در شروح بخاری نوشتہ اند کہ بر ہر گناہ کہ شارع لفظ لعنت اطلاق کردہ اند آن
گناہ از اکبر کبائر و اقبح قبائح می باشد چرا کہ دیگر کبائر را حدود و تعزیر ہست و این گناہ پایان
در قباحت تا کہ حدی برو مقرر شود و در قبول توبہ صاحب این گناہ نیز شارحان را
تأمل ست بایں معنی ہم قبول توبہ مرتکب این گناہ قائل شدہ اند و دلیل ایشان آن عار نجم ست
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم چرا کہ برمرتکبان این گناہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم دعای بد
نمودہ اند و ہر چہ مقبول الدعوات می باشد خصوصاً نبی ما صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و
بعضی بہ قبولیت قائل گشتہ اند و دلیل شان دیگر احادیث اند و السلام علی من اتبع الہدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبد الله بفرزندان ارجمند یعنی محمد و احمد و عبد الله و عبد الجبار و دیگر خوردان بعد از
سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ این دعا آیندہ را بسیار بسیار بخوانید لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ و در وقت خواب سی و سہ بار
سبحان اللہ و سی و سہ بار الحمد للہ و سی و چہار بار اللہ اکبر بالضرور باید خواند اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا
تَشْبَعُ را بسیار باید خواند و برخوردار عبد اللہ را باید کہ برای رفع وساوس و خیالات معوذتین
بسیار باید خواند کہ در حدیث صحیح وارد ست کہ در قرآن مجید برای رفع وساوس مانند این

دو سوره نازل شده‌اند نیز توجه بجانب نماز از ته دل شدن نفع تمام خواهد بخشید و
را چندان در دل راه نباید داد بلکه هر وقت هر چه یقین باشد بران عمل باید کرد و دعای
آتیه که نیز بسیار بخوانند أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ و
آمدن مخرلیش درین سرزمین هنگام کرده بود رسید اما درین ایام باید که در خانه‌ها صبر بکنید
تربیت متعلقان بکوشید و ادعیه مکتوبه بخوانید امید از عنایات حضرت حق چنین
که یکجا خواهیم شد و باید دانست که خواندن علوم و فراهم آوردن فنون مقصود نیست
حق ست پس باید که به نیت مرضی او تعالی در خانه‌های خود صبر بکنید و باذن الله
گر کمک است خداوند ما برای حصول علم سفرها می کردیم و هنرها جمع می کردیم اما چون
حکم بسکونت هجرت که مرضی تو درین باشد بدل و جان قبول نمودیم و همه همت خود را
تقوی صرف کنید و بقدر خویش در علم که در آنجا یافته میشود سعی بکنید و از شغل
که پیش نوشته بودم زنهار سستی و کسالت نورزید و از گفتن و شنیدن اشعار احتراز
و صحبت غافلان خدا فراموش که اجذام روحی انسته مانند برهٔ از شیر تبر سید و گریز
که در همچون اوقات که در حدیث شریف در آن احیان طلب اعانت آمده و آن اوقات
اند اوقات ایاب ادن کرده‌ایم و انجاح مراد مساکین قرار داده بهمت تمام در ان اوقات
بطلبید که وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ مرا
بعد از نماز فجر تا طلوع آفتاب و صلوة ضحی ست و اعلایش دوازده رکعت هست و ادنا
دو رکعت و بعد از نماز شام نیز تا دوازده رکعت آمده و ادنایش دو رکعت ست و معنی دلجه
شب ست اگر درین اوقات استعانت از شما سر زد امید وثیق بفضل رب الارباب
همه وش نصرت خواهید شد و حضر شدن درین اوقات بدروازه رب الارباب مانند
شدن مساکین محتاج بدروازه صاحب جود و سخاوت ست که بر سر دروازه رسید
را میزند و طلب حاجت مینماید البته آنکریم اگر چیزی حیر دو داشته باشد محروم نخواهد
و چون پروردگار جواد و کریم ست لا بد که محروم نخواهد گذاشت ـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

… ان میدارد و میان سنت شعار خصوصاً محمد معظم کمال وفقنا الله وایاهم لما یحب و یرضی
… السلام علیکم و رحمة الله و برکاته و مغفرته و رضوانه آنکه ای برادران خدا طلب و عزیزان
… دانند که باید که این کشاکش چند روزه امتحان است برهم خویش غالب شما باشد بر طوفان
… انداز بلکه موجب خسران دنیا و دین ست امورشه بربادی ایمان و یقین ست بلکه
… اعمال نیمه هست و مشتاق گذشته باید که آنکه را عقیده ثابته خود را برکریمه فَمَا وَهَنُوا
لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الصَّابِرِينَ آناً فآناً برگماشید اگر زاد صبر و ثبات نداد و بر موافق ارشاد عزشانه مجوبان
… شد والعیاذ بالله منها از زمرهٔ مغضوبان میشوید و درین نوبت ما جبته و عظ
… نیست چرا که پیشتر ازین هرچه نوشتن بود نوشتم آنرا ورد زبان توشهٔ دل و ایمان
… طاق نسیان نه اندازید و این دعا باید که مرد و زن خورد و کلان ورد زبان سازند
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ این را
… صلی الله علیه و آله و سلم در حین کرب و غم میخواند همچنین ست در بخاری و مسلم و غیر
… لازم ست که در ورد ساخته شود که در حدیث متفق علیه آمده است اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
… وقت خواب سی و سه بار سبحان الله و سی و سه بار الحمد لله و سی و چهار بار الله اکبر
… درینجا چند رسائل معلوم شده که آن از اصل حصول هستند و راس المال موحدین شما
… شده هر یک بقدر وسعت خویش پیسه بدهند اگر از کسی دو روپیه میشود
… اگر یکیست شود یکی بدهد والا سر دو دو آدم یک روپیه بدهند و اگر از خود نداشته
… باید گرفت چونکه برای نفس بارها قرض گرفته میشود اگر یکبار برای خدا
… مضائقه نیست و چونکه مبلغ جمع شوند از راه ڈاک از دهلی رسائل مذکوره طلبیده
… خواهد شد و درین باب سستی را کار نفرمایند که علامت ضعف ایمان خواهد بود و
… بی یاس نشوند و نظر بهمت طویله نکنند و بر عفو و کرم حق [ذا]

اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ کنند امید واثق از عنایات حضرت دارم که بنظر عفو و رحمت خواهد کرد و ضائع نخواهد ماند و باید که در اوقات ثلثه از تحصیل فرزند این عاجز ست استعانت خواستن را غنیمت کبری و دولت عظمی پندارند و مهمل نگذارند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بهمه مخلصین که جویان ادین و خواهان سنت سید المرسلین اند چه دوران و چه نزدیکان چه ساکنان دیه دیگر علاقه داران این چند احادیث بطریق اعلام و اطلاع نوشته میشود باید که باهتمام تمام نظر بر مسوده رسول الله بکنند چنانچه فرموده لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ باید که قول رسول الله صلی الله علیه و آله معظم و مکرم انگاشته عمل نمایند و دیگر آنکه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بر بعضی چیزی نیز لعنت گفته چنانچه خالها زدن و موی گسسته بافتن و یا دیگر چیزی را در موی بافتن چنانچه طریق زنان ست که موی کسی خود را بدیگر چیزها بسیار کنند و این نهایت گناه عظیم ست حذر باید کرد اگر دعوی مسلمانی کنند بوجه اهتمام متوجه بامور شرعیه باید شد اگر روز آخرت حق دانید تاکید مزید دانید و دیگر آنکه مردمان سرخ کنندگان دستها را مثل عورتان گفته اند بلکه مکروه صحابه شخصی را در پیش آنحضرت آوردند حضرت پرسید که حال این چیست جواب گفتند که دستها سرخ کرده رسول فرمود که این را برانید و دور کنید اصحاب پرسیدند که قتل کنیم فرمود که ما از قتل کردن مسلمین منع کرده شده ایم معلوم شد که گناه عظیم دارد و عذاب الیم لازم کرد از این کارها جاهلان را منع کنید و تحریر این تقریر زبان قلم نتی شکم را ست سود و قلوب مسلمانان را این قدر پیغام رسول کریم کافی و شافی ست والسلام۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى الْأَحْمَدِ وَفَّقَهُمَا اللّٰهُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ وَالْقُنُوْتُ لُغَةً هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ الْمَطْلُوْبُ فِي الصَّلٰوةِ

بِجَلَاءِ الْقَلْبِ لِأَنَّهُ بَيْتُ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ اَجَلُّ مَا يُطْلَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْ خُشُوْعٌ وَحُضُوْرٌ فَاجْعَلْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نُصْبَ عَيْنَيْكَ وَكَرِّرْهَا حَتّٰى تُصْبِغَ وَكَذَا الْمَقُوْلَةَ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اَلرُّكُوْنُ الْمَيْلُ الْقَلِيْلُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اَلظَّالِمُوْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَلَا يَتُوْبُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا دَاخِلُوْنَ فِي الظَّالِمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حديث اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ عَمَلَ امْرِءٍ حَتّٰى يُتْقِنَهٗ قَالُوْا وَمَا اِتْقَانُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَيْ اَخْلَصَهٗ مِنَ الرِّيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اَيْ مَا كَانَ لِوَجْهِهٖ فَهُوَ بَاقٍ حكايت طَلَبَ عَالِمٌ مِنَ الْفَقِيْرِ دُعَاءً فَقَالَ الْفَقِيْرُ عَلٰى طَرِيْقِ التَّوَاضُعِ بَلْ اَنْتَ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ تَدْعُوَ لِيْ لِاَنَّكَ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفُقَهَائِهِمْ فَلَمْ يَتَمَالَكْ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنْ غَلَبَتْهُ الدُّمُوْعُ حَتّٰى كَادَتْ نَفْسُهٗ تَزْهَقُ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهٖ وَهُوَ يُرَدِّدُ وَيَقُوْلُ مِثْلِيْ يُحْسَبُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَاللّٰهِ مَا يَكُوْنُ الْعَالِمُ عَالِمًا حَتّٰى لَا يَخْرُجَ لَهٗ نَفَسٌ اِلَّا لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ يَعْنِيْ لَا يَاْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَقُوْمُ وَلَا يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَسْكُتُ اِلَّا لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُسَمّٰى هٰذِهِ الْحَالُ بِفِقْهِ الْحَالِ وَفِقْهُ الْحَالِ حَيٌّ مَا ذَكَرَهُ السَّادَةُ الْفُقَهَاءُ اَنْفَعُ اَنْوَاعِ الْفِقْهِ لِاَنَّهٗ نُوْرُ الْفِقْهِ وَزُبْدَتُهٗ وَيُسَمُّوْنَهٗ اَهْلُ التَّصَوُّفِ الْمُرَاقَبَةَ لِاَنَّهٗ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ مُرَاقِبٌ لِمَا حَكَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَدْ اُخْبِرْتُ عَنْ بَعْضِ الْاَجِلَّةِ

من الفقهاء حتی انه کان اذا سئل فی مسئلة تبیک ساعة وتسیئین یجیب
فسئل عن ذلک فقال انظر ایهما خیر فی حسنتین افضل والله المرشد
المهدی الی الذی لا رب سواه خلاصة المکتوب القنوت فی الصلوة و
عدم الرکون الی الظلمة والصبر مع الذین یدعون ربهم ومخالطة الذین
لا یذکرون الله الا قلیلا فی الضالین لان ذکر القلیل علامة النفاق
والنفاق اشد انواع الظلم فاحفظه حرفا حرفا وکرره وذکر به نفسک
واحبابک

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی از عبد الله بدست اله ماجده مکرمه
سلمها الله تعالی سنت الله این است که این جانب را کثرت شدائد و هجوم مصائب بفضل ایزد
تعالی و تقدس حاصل یافته و چیزیکه از نفائس که در امتحانات و نموده آورده بودند چنانچه مشیت
ازلی بود لشکر آن پرداخته والدوام اگرچه این مصائب مردم ظاهر بین از بس دشوار ند اما در
باطن بجز رحمت و شفقت ایزدی هرگز خالی نه سبحان الله که بس از غارت گله نمودار حالا باید که جز
رضائے حضرت حق جل شانه خطره نفرمایند و در راه وے شکر نعمائش ثابت قدم باشند والصبر مفتاح
الفرج را پیش روی داشته بر باطنی پرده صبر پوشند فقط و درین ایام فرصت نظام الملک
امیر دوست محمد خان نزد تقبیر فائز شده و از راهی انجانب بوطن مالوف خویش مشعر و مطلع شد
هر چند که تردد بے شمار در رسیدن آنجا کرده مے شود اما از خرابی طرق تیز سے توقف کرده
خواهد شد هر گاه که این برفها از راه پاک خواهند شد انشاء الله تعالی این عاجز در انجا خواهد
رسید اما باید که از جمله رسوم باطله دست بردار شده در خدمات رضائی او تعالی کمر همت
بسته هر چه که مرضی او تعالی باشد در امتثال آن سعی کما ینبغی بجا آرند که هر چند رضائے مولی
ست از همه اولی خصوصا صلوة که از عمده ارکان دین و اعظم شعار یقین ست کوشش بلیغ
و اهم متعلقان زیر دستان خود را هم همین طریق ارشاد فرمایند و ادعیه ماثوره که در حصن حصین وارد
شده همه را در قومه و جلسه و رکوع و سجود تلاوت فرمایند و از کسالت و سستی خویش که در تعلیم
احکام دین الله واقع شده بود تائب و دست بردار شده آینده را در فهم و تدبر احکام الهی عزم

مصمم فرمایند چه این همه ابتلاها که برین عاجز و بران ها جاده در و دنمود از علت غفلت و سبب بطالت
آن والده در تعلیم احکام دین شده بود حالا نفس مبارک خویش عاده مبارک فرمایند که بر وقت پیدا
این عاجز از شغلهائے ... شده در یاد گرفتن مرضیات حضرت حق جل و علا جسته خواهم فقط این
فقیر را درین ایام چند اشعار خواب القا شده بود بر اسئ شما بعد دیگر زیر دستان آن بضاعه تحریر
مے رود آیه اول آنست که از غیب امر صادر شد که قل لازواجک و اولادک و
اتباعک قوموا لله قانتین و قنوت در تفسیر کبار بطول قیام و ادب بیان فرموده
پس باید که نماز را بطول قیام و حضور تمام و خضوع و خشوع ما لا کلام اتمام فرمایند و درین تیره بختی بث
نمایند و ثانی آنست که از غیب القا شده که و لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم
النار دیس ازین هویدا گردید که الظالمون هم الذین یخالفون عن امر ربهم
ثم لا یتوبون پس باید که از صحبت ظالمین تجاوز ورزیده در گوشه سلامت از ایشان جا
گیرند واصبر نفسک مع الذین یدعون ربهم بالغداوة والعشی
یریدون وجهه الایة والسلام و برادر عبد العظیم و فقیر الله لما کیه و رضی فرزندان
سعادت مند ابعد از السلام علیکم و رحمة الله و برکاته و مغفرته و رضوانه واضح باد که مضمون خطر را احد
دانند و هر چه از نصایح درو درج ساخته با آنها متذکر باشند

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلوة علی نبیه ارادتمندان با صدق و اخلاص اعنی عبد القدیر
و غیره طالبان با رضیات او تعالی مقرون و از مکروهات و تقدس مفرق باشند اعنی السلام علیکم
و رحمة الله و برکاته و مغفرته و رضوانه آنکه احوال این مال بر نهج که مے گذرد قرین حمد و شکر
ذو الجلال است الحمد لله و المنة که بعد از دیر سے غنچه مراد عاجزان از باد صبا عنایت ایزدی
شگفته یعنی صلحنا امیر دوست محمد خان مشتمل بر رخصت این عاجز بوطن مالوف خود چهره دولت
کشود اکنون انشاء الله تعالی این عاجز بفرصت قلیل فائز آنجا خواهد شد اما باید که اگر رضا
جوئی حضرت حق مطلوب ایشان باشد تا در خدمت والده ماجده هیچ قصور بے راه نده شد
و هر چه که مرضی ایشان موافق شرع شریف باشد در بجا آوردن آن هیچ کسلی در میان نیارند چه

پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم هم بامتثال اوامر او و بار امر فرموده و رضائی حق را در رضا
جوئی ایشان تبیین نموده زنهار حتی المقدور در بجا آوری فرمان قصور نه نمائید و اگر والده
ماجده ابقرا باید که کار پسران شیدالله پس از آن بکنید که کار ما را بانجام رسانید همچون بار
والحین مشده م داشته هر چه که مرضی ایشان باشد بجا آرند والسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی از عبدالله غزنوی به برادر حقیقی عبدالعظیم
وعبدالخالق و برادر دینی عبدالقدیر و خواجه و عطاء الرحمن و محمد حسن و علی محمد و غیرهم بعد از
سلام علیکم مشهود آنکه العبد العظیم را درین سے باید که همچنین طالب باشد که مولا سے جود
بوده بخلق خدا بسبیل النصیحت و خیر خواهی معیشت بکنید و میدانید که روزها سے ابتلا است هر کس
درین ابتلا به منصوری پیش آمد استقامت ورزید و صلاح دین و نظاهر گردید و بهمه طالبان
خصوصاً با استقامت بسنت و صبر بر مصائب و توکل و توجه الی الله در هر باب سے باید
مبادا که مصداق این شعر شویم ؎

نُرَقِّعُ دُنْيَانَا بِتَمْزِيقِ دِينِنَا — فَلَا دِينُنَا يَبْقَى وَلَا مَا نُرَقِّعُ
وَمَا الْمَالُ وَالْأَهْلُونَ إِلَّا وَدِيعَةٌ — لَا بُدَّ يَوْمًا أَنْ تُرَدَّ الْوَدَائِعُ

نقل تقریر مولانا سید احمد صاحب خلف امام الزمان شیخ عبدالله صاحب غزنوی

یاد دارم وقتیکه در قریه خیرالدین بخدمت والد صاحب از غزنی آمده بودم و زسے حضرت محمد حسن خان برای
طلب احقر فرستاده بود پیش والد مرحوم عرض کردم که همراه این خطبه برای سن ل ساله نشسته و گذار روز
در آن سرزمین نهایت تنگ اگر مرضی والد باشد احقر ملازمت او اختیار کند و اگر نه فصبر جمیل والد صاحب
بعد از دو سه روز که درین امر تامل و منتظر جواب ملکوتی بود از خواب مراقبه بیدار شده بمسجد آمدند
احقر را طلبیده این چند کلمات در جواب سوال از جوش دل که در دلم مانند میخ فولادی گرفت الطریق
وصیت فرمود پس احقر همان وقت نوشته تا مرا و فرزندان اخوان مرا نیز عبرت باشد والتوفیق
من الله **وصیت** فرزندم فقیر برای فرزندان خود نه دینار و نه درهم و نه غیر از متاع

بمیراث نگذاشته بلکه جاه و اعتبار هم برای ایشان نگذاشتم همین توحید الهی اجل و علی از ین
میراث قبول کنند فقیر فرزندان خود را امانت به الله تعالی سپرده والله تعالی امین است امانت مرا ضائع نه
خواهد کرد و هر وقت که فرزندانم محتاج و تنگدست شوند بحق تعالی سبحانه عرض کنند که یا الله مادر را از
اسباب دنیا چیزے نگذاشته ابن عبدک الذی کرامانت بتو سپرده انشاء الله تعالی من حیث لا
یحتسب کشایش خواهد شد و هوش کنند که از رکون و میلان ظلمه و اهل دول از امراء و خانان بر حذر باید بود و کم
نشینی و اختلاط با ایشان سم و زهر قاتل است و بس کلام الهی را ربیع قلب و نور صدر و جلاء حزن
و ذهاب هم باید ساخت و هر روز از آن چیزے باید خواند رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبدالله الی عبدالله قال الله تعالی وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا
تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ - وَهٰذِهِ الْآيَةُ كَافٍ فِي الْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَاتِ فَتَدَبَّرْ فِيهِ وَ
اجْعَلْهُ نُصْبَ الْعَيْنِ وتحقیقات الکاف انتظار ستم سوانح نمبر ۱ و عبدالرحمان را نیز بنمائید
برائے هر دو شما نوشته ام و عبدالرحمن اکنون به منصور جان است واضح باد که چون حقیر را در
راه عباد الله الصالحین یاد سے کنی ارحم الراحمین شما را نیز یاد کند آمین - و مجموعه شیخ محمد حضرو و مجموعه کبیر
سیدی بالنقل کرده روانه کند از غزنی خواسته بودم شاید غالب که بلشنها برده اند چنانکه شرح
سنت و غیره برده اند و این آیت و آیه فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى نصب العین
باید ساخت عبدالله را واضح باد که برائے اشناسان این مضمون را بتفصیل نوشته کنید بعیدا لما
سوره قال الله تبارک و تعالی حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ
الْمَصِيرُ - وقال الله تعالی فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا
يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى قول ابن عباس نصب العین باید ساخت قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَكَفَّلَ اللّٰهُ
لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أَنْ لَا يَضِلَّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْآخِرَةِ

تقف علیٰ قول ابن عباس وتأمل فیه فانه مدار الدین فاجعله نصب العین
وقال تعالیٰ ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة
اعمیٰ قال رب لم حشرتنی اعمیٰ وقد کنت بصیرا قال کذالک اتتک آیاتنا
فنسیتها وکذالک الیوم تنسیٰ وکذالک نجزی من اسرف ولم یؤمن بآیات ربه
ولعذاب الآخرة اشد وابقیٰ سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

نقل خط مولانا مولوی عبدالله خلیفهٔ امام الزمان شیخ عبدالله صاحب غزنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الله الله الله یالیتنی قرئت سورة مریم ای تبت الی الله من فرطی و
دانی سمع الله دعائی ویرانی فی بثی وکربی - اللهم انت ربی ارحم الرحمین
مهربانستی مرا بسم توے بالی نمی دانم که برائے حمد بالی اللهم انت ربی حلاوت
شما این ست که جان من زنخبان اخلاص گویا حلاوتے ندیده و کام من از جام خالص توحید
بخشیده آنچه ایمان بندگان خاص توست لا اله الا انت جان من از توست و قوام
خلقتنی برائی چه آفریدی تو خود میدانی از بنده خوار خاک افتاده چه خدمت خواهد
انا عبدک اگرچه بزبان گویم وانا علیٰ عهدک ووعدک ما استطعت خداوندا
استی کجاست مقصود اصلی که از گفتار کاشکے خدایا رشود که از من کار شود خوار و نامراد
که پدر بزرگوار از وے خاطر رنجه و نارض بود از جان بیزارم بر استطاعت دادهٔ تو شرمسار
کردار خود وے تو نیاسپ ندارم اعوذ بک من شر ما صنعت از اعاظم نعمتهای بے
حیات بابرکات والد ماجد من ست ابوء لک بنعمتک علی چه جائے شکر آن از
ورطهٔ کفران لاچار گویانم وابوء بذنبی اگر تو نه بخشی که آفریدی و پالیدی و نعمتهاے
بخشیدی این خوار لاچار گنهگار را که خواهد بخشید فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب
انت مهربانا از وجود من چه حاصل بود پرورش من بر حق من ازش من نامائل نمودار ای حکیمی
بحکمت نیست اگر حکمت در تعذیب این غریب ست سبقت رحمت تو کجاست دستگیری این
چرا نمود حیف حیف اگر در زمرهٔ بندگان نیک و برا بوالدیه ولم یکن جبارا عصیا

دی ترا چه نقصان بود حیرانم حقیقت نمیدانم هرچه میشنوم از توے دانم عما شاء الله
لا باالله محکمات هم از توست نمیدانم یقین سے دانم که من خود ظالمم بر خود ظالمم ربنا
ظلمنا الآیة تو پاک هستی پاکی از آن توست سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
افسوس صد افسوس کاشکے در رضائی والدین شرف رضائی حق جستم ویں یافتم هیهات هیهات چه
دارم لاچار از قصور خدمتش دور افتاده بهره ندارم پروردگارا اگر در ازل نام شکم تر با والدین
رسیده چه خواهد شد وعنده ام الکتاب اگر تو نامهر شنوی فریاد مرا گوشش یکی آخر
پیش کو نالم وان لا تغفر لی وترحمنی اکن من الخسرین سببے پروائی تو دلم
پاره نموده وجگرم باش باش شده از تو پناه بتو مےگیرم اعوذ بک منک اعوذ بک
اعوذ بک منک عمر من بجائے رسید که مجال معذرتے نماند قل قاربت الاربعین
صالحین ست وزمانه تنبیه شاکرین حتیٰ اذا بلغ اشده وبلغ اربعین سنة
اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلیٰ والدی الآیة که تا
خشنود کردن والدم موفق نکردی می ترسم که از من گاہے خوشنود نمی شوی که رضائے تو
من بر آنچه باشد عاقبت فنای من باز چه باشد والله لا ادری ما یفعل بی در
خوشنود نکرده ام که تسکین جانم شود آینده ازین بنده چه دیده آید یاحسرتیٰ علیٰ
از خاک خواری بر سرمے باشد چه کند روز بروز کار تباه خود بد ترمے بیند عزیزا خود ملامتم
چه کنم چاره کار نشوی بدکردار از دستم رفته دیده و دانسته از خدمت بابرکت والد بزرگوار
پروردگار موافق کرد است فلما زاغوا ازاغ الله قلوبهم در دلم بیماریست
من اریست گزاری بکنم و اشک دل جاری بکنم بارسے چه کنم وادعوا ربی عسیٰ الا
بدعاء ربی شقیا شاید که باران رحمتش دل مرده از نده کند وآثار رحمت گستر ده هو الذی
ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمته الٰهی چه عجب که از بنده دل مرده و جان
سر سبز کند که شرف خوشنودی من فی رضاه رضائی عز وجل هست آرم وتری الارض
فاذا انزلنا علیها الماء اهتزت وربت وانبتت من کل زوج بهیج
سبزه ام هم تو باید بارش از من بردار باربا مسیار بلکه بار از میان بردار از من اگر

چیزے میشد تا امروز خود چیزے میشد یارب من گویانیم تو سے یا نم زندہ تو یم ہدایت از
تو سے جویم ہمت اوای شکر والا از تو میخواہم رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الاٰیۃ
موے سیاہم سفید گشت دل سفیدم سیاہ آہ آہ کاشکے برعکس بودے اٰتِ نَفْسِیْ
تَقْوٰیهَا وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا بازہم درین عمر ارذل
قریب باجل از غایت کوری دل ونہایت طول امل خواہان آرام وشہوت نفس خود حریان آخر
تا بکے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ تناسب ناشکری الدا حدا از مناجات
رب العزة وتلاوت آیات وی شیرینی وآرام دل نیافتہ یا لم چہ کنم کہ دل نیایم الا بذکر اللہ تطمئن
القلوب اگر قلب مے بود فائدہ وتذکرہ ہم مے بود اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ
قَلْبٌ الاٰیۃ ہرگز از ہدایت قرآن بہرہ نیست از ضلالت خود را چارہ نیست یُضِلُّ بِهٖ
کَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا بیان اہل ضلال کہ از قرآن بے بہرہ اند خود با حسن تفسیر
واضح فرمودہ وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ الی قولہ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ
اَنْ یُّوْصَلَ قاطع رحم از تو قطع ست واز کلامت بی بہرہ یارب این قطع شدہ را چارہ چیست با
آنکہ گر نشانی ہمچنین سرشتہ باشد کہ نہ دل دارد ونہ چشم ونہ گوش وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ
کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا الاٰیۃ علاجش بجز دعا
وزاری واستغفار وذکر اسمائے باری دیگر چیزے نیست برعایت این حکمت متصل اشارہ
فرمودہ ولله الاسماء الحسنی الخ اگر چہ ہر کس وناکس نفہمیدہ بلکہ بعضے بشناعت انکار ربط در
نظم آیات کلام حکیم ازین معانی محروم ماندہ ببین برائے چہ متصل فرمودہ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا الٰہی باسمائے حسنائت کہ این خوار خستہ نالائق را لائق
خدمت بابرکت خلیفہ وقت بگردان از شعاع آفتابش کہ عالم بتابش تابان ودرخشان گشت
خفاش صفت مگردان ہر آشنا وبیگانہ از قطار واغیار بنور ایمانے از انوارش فائز شدند
روسیاہ سنگدل ہمچنان سیاہ باطن در باطن خانہ اش بے بہرہ کور افتادہ یٰحَسْرَتٰی
عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ دلہائے مردم از حب ومحبت حق زندہ شدند این اہل الم
از تلاطم امواج ہوا وہوس بگرداب وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ گرفتار

انا اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَ
الْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ خداوندا درگاہ توبہ ات تاہنوز واست فریاد وزاری خوار زارم کجاست بیں
بدنمائے تباہی وحسب پائی بخشائی نازکن شادکی فی دعاہ اذا دعا ربہ وناجاہ
فی نہارہ وعشاہ وقعودہ وممشاہ فانزل بقلبی من دعاہ اذا رغب الی
مولاہ ثم ناداہ فی سرہ ونا یخفاہ اذا تبتل من ما سواہ ولم یدع الا ایاہ
فرضانک یا رب اطلب فی رضاہ کما امرتنی انت ھداہ ومن سخطک
اعوذ برضاک فی رضاہ فاجعلنی فی حبہ جزء من اجزاہ کما کنت من قبل
شیئا من اشیاہ وارجعنی برحمتک الی قلبہ وفواہ انہ علی رجعہ لقادر
استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ سبحان ربک رب العزۃ عما
یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عائذ باللہ نور چشمی محمد جان بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ولائح باد کہ در
کارہائے احکم الحاکمین حکمتہاست عَسٰٓی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ مانند دوا
تلخ کہ ظاہر مکروہ است ودر حقیقت مفید صحت وعافیت ابتلاء وامتحان حکیم حقیقی برائے
ہمین است کہ تمیز صادق از کاذب بکند یا صادقین از کاذبین جدا شوند وعند الامتحان یکرم الرجل او یہان
پس بندہ راضی برضا است کہ در وقت امتحان احکم الحاکمین حرف گلہ شکایت در دل نگذارد چہ جائی
زبان بلکہ نفس خود را ملامت کند وگوید اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰکِرِیْنَ وگوید رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ
الْکٰفِرِیْنَ واز صحبت مبتدعین توبہ نصوح کند یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ
چون از ہمتا در غیر اللہ خصوصا مبتدعین توبہ نصوح کرد وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ
کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ معمول ساختہ از شیطان شد بس مضمون وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ہمہ کارہائے پریشان امر بے شود و

هجرت کنند و ترک کنند همه با رفاه و در وقت هجرت از ته دل نیت کند کیا ارحم الراحمین من بر کسے اعتماد ندارم و بر کسے امید رجا کرده ام محض برائے رضائے تو بالوفا خود را ترک کرده ام و رضائے تو مے طلبم هر جا که باشد مرا آنجا برسان والعبد المعلن بعد از سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که ابراهیمے الیسی چند حرف از نصائح برائے نوشته کنید حقیر مے گوید که الحمد لله حمداً کثیراً که کسے است خصوصاً از فرزندان حقیر که او را مرضیات به عزیز است طلب مے گوییم اللّٰهم هب لي ولأولادي نوراً يهتدون به و هر بار که مے نوشتی که برای چند حرفے از نصائح نوشته کنید حقیر چون خود را لائق این منصب نے دید بارحم الراحمین متوجه مے شدم که هرچه در حق عبد الله مناسب در دل حقیر بیند از رسد آنچه در دل حقیر بعد از دعائے بسیار افتاده می نویسم بسبیل اختصار حافظ ابن قیم در جلد ثانی از اعلام الموقعین نوشته و گفته عن آية وحديث وأثر تدل على اتباع الصحابة وتابعيهم والاقتداء والتمسك بقولهم وهديهم وسيرتهم. قال حافظ ابو حيان ابن تيمية في كتاب الفقه في هذا النوع يجب ان تعلم ان النبي صلى الله عليه وسلم بين لاصحابه معاني القرآن كما بين لهم الفاظه فقوله تعالى لتبين للناس ما نزل اليهم يتناول هذا وهذا وقد قال ابو عبد الرحمن السلمي حدثنا الذين كانوا يقرئوننا القرآن كعثمان بن عفان وعبد الله بن مسعود وغيرهما انهم كانوا اذا تعلموا من النبي صلى الله عليه وسلم عشر آيات لم يتجاوزوها حتى يتعلموا ما فيها من العلم والعمل قالوا فتعلمنا القرآن والعلم والعمل جميعاً ولهذا كانوا يبقون مدة في حفظ السورة واطال رحمه الله الى ان قال فصل والاختلاف في التفسير على نوعين واطال الى ان قال الخطأ فيه من جهتين حدثتا بعد

تفسير الصحابة والتابعين وتابعيهم باحسان فان التفاسير التي يذكر فيها كلام هؤلاء صرفاً لا يكاد يوجد فيها شيء من هاتين الجهتين مثل تفسير عبد الرزاق والفريابي ووكيع واسحاق وامثالهم الى ان قال المختار في الدليل وتارة في المدلول فالذين اخطأوا فيهما مثل طوائف من اهل البدع اعتقدوا مذاهب باطلة وعمدوا الى القرآن فتأولوه على رأيهم وليس لهم سلف من الصحابة والتابعين لا في رأيهم ولا في تفسيرهم وقد صنفوا تفاسير على اصول مذاهبهم مثل تفسير عبد الرحمن بن كيسان الاصم والجبائي وعبد الجبار الرماني والزمخشري وامثالهم ومن هؤلاء من يكون حسن العبارة يدس البدع فيه واكثر الناس لا يعلمون كصاحب الكشاف ونحوه حتى انه يروج على خلق كثير من اهل السنة كثير من تفاسيرهم الباطلة وتفسير ابن عطية وامثاله اتبع للسنة واسلم من البدعة ولو ذكر كلام السلف المأثور عنهم على وجهه لكان احسن فانه كثيراً ما ينقل من تفسير ابن جرير الطبري وهو من اجل التفاسير واعظمها قدراً ثم انه يدع ما ينقله ابن جرير عن السلف ويذكر ما يزعم انه قول المحققين وانما يعني به طائفة من اهل الكلام الذين قرروا اصولهم بطريق من جنس ما قررت به المعتزلة اصولهم وان كانوا اقرب الى السنة من المعتزلة لكن ينبغي ان تعطى كل ذي حق حقه فان الصحابة والتابعين والائمة اذا كان لهم في

الآيةِ تفسيرٌ وجاءَ قومٌ فسّروا الآيةَ بقولٍ آخرَ لأجلِ مذهبٍ اعتقدوهُ
وذلك المذهبُ ليس من مذهبِ الصحابةِ والتابعين صار مشارِكًا للمعتزلةِ
وغيرِهم من أهلِ البدعِ في مثلِ هذا وفي الجملةِ من عدلَ عن مذاهبِ
الصحابةِ والتابعين وتفسيرِهم إلى ما يخالفُ ذلك كان مخطئًا في ذلك بل
مبتدِعًا لأنهم كانوا أعلمَ بتفسيرِه ومعانيه كما أنهم أعلمُ بالحقِّ
الذي بعثَ اللهُ به رسولَه انتهى كلام ابن تيمية ملخصًا این بالعبد التجای بسیار
بارحم الراحمین در دل افتاده بس نا بدانگاشته علیحده بخط خوب بر کتاب که
کثیر الاستعمال شما باشد نوشته هر وقت دران تامل کرده واهدنا الصراط المستقیم خوانده و
حقیر نیز دعای کنند اللهم سبیله نورا اهتدی به

بسمِ اللهِ الرحمنِ الرحيمِ

از عائذ باللہ عبد اللہ بمخلصان صمیمی محبان قدیمی عموا مولوی حیاتگل و عبد اللہ قلعه و الد و بهاء اللہ
خصوصًا بعد از سلام مسنون و ادعیه اجابت مقرون واضح باد که فقیر چون خود را بابلاغ احکام
امرین مذکورین در حکم فرمان احب الاذعان قُل لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا
الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ
وَلَا خِلَالٌ مامور می بیند لهذا چون مخلصان را از جمله عباد الله دانسته ام که در اقامت
صلوٰة که از عمده ارکان اسلام است حق سعی بجا آرید و در رعایت اوائل اوقات و خضوع و
خشوع و تطویل ارکان نوعی از تقصیر ننمائید و در افشاء و اجراء و تبلیغ احکام رب العلمین
خصوصًا توحید و ترک شرک سعی بجا آرید و احمال و گمنامی و فروتنی و شکستگی را که شعار عباد است سیما خود
سازید و حب جاه و ریاست را در الظهر انداخته و تحصیل مرضیات حق جل و علی که همت
بسته اوقات عزیزه را برباد ندهید زآیه وافی هدایه تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا
لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا نصب العین سازید که بار بار این
آیه ملهم شده ام

بسمِ اللهِ الرحمنِ الرحيمِ

از عبد الله بمحمد سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح باد که معنی لا اله الا الله نیست که حب و
تعظیم غیر الله نکنید مانند حب و تعظیم الله اگر کسی حب و تعظیم غیر کرد مانند حب و تعظیم رب آن شخص
مشرک است وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ
الآیة وَتَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ الحدیث شاهد این است پس ضرور احکام الهی را معظم از احکام
دیگران دانید و خوف مولای خود زیاده باشد از خوف دیگران الا از صحابت لا اله الا الله نیست و این
شرک فی المحبة اکثر الا من عصمه الله تعالی و اگر توسل کردی ازین شرک برکات سماوی نازل
میشود بر جان ول وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا الآیة شاهد این است در زاد المعاد
است که فروختن کتابهای که دران شرک باشد بدتر است از فروختن اصنام پس فروختن کتابها
غیر باشد از کلام نعمت رسول الله موجب تفرق باشد سیان است که هر دو موجب دخول
است نیز بدتر است از بیع اصنام پس شما را ضرور است که در اشاعت دین منزل سعی تمام کلفت با
کلام کنید در اشاعت دین سبیل که محاربت با خدا و رسول وی است که حقیر بزبان حال و قال
میگوید یا عظیم انا خادم غلمک من انصاری الی الله خصوصًا در حق فرزندان چه قدر تضرع و زاری
از انصار گردانید یکشب خواب دیدم که فرزندم محمد درختی که نزد قبر جدم محمد شریف بود و میوه نمی
دید و آن درختی بود عظیم که مانند آن دیده نشده که هر یک شاخ آن مانند درخت عظیم بود والحال دیدم
خشک شد لیکن بیخ آن باقیست شما آنرا پیوند کنی و قبل از ینکه خراب شود آن درخت امید دارم
سرسبز شود الحال که دیدم که شما آنرا پیوند میکنی امید عظیم شد که قرآن و حدیث جاری میشود
ان شاء الله تعالی و در همان شب باز دیدم که شما صحیح بخاری را انطباع میکنی و حقیر نیز دران جا است
هیچ حظ بدست خود نوشته میکنم الغرض که این بشارت سنه سعی تمام کلفت لا کلام در اشاعت
آن خالص بکنید که زندگی نعمت است بعد از مرگ هیچ نمی شود عبارت حافظ ابن قیم نوشته
میشود فاحفظه واجعله نصب عینک وارسله الی عبد الله لعله
یذکر بها إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ **فصل** وَأَمَّا تَحْرِيمُ بَيْعِ الْأَصْنَامِ
فيستفاد منه تحريم بيع كل آلة متخذة للشرك على أي

جهة كانت صنما او وثنا او صليبا وكذلك الكتب المشتملة
على الشرك وعبادة غير الله فهذه كلها يجب ازالتها و
اعدامها وبيعها ذريعة الى اقتنائها واتخاذها فهو اولى بتحريم
البيع من كل ما عداها فان مفسدة بيعها بحسب مفسدتها في نفسها
والنبي صلى الله عليه وسلم لم يؤخر ذكرها لخفة امرها ولكنه
تدرج من الاسهل الى ما هو اغلظ فان الخمر احسن حالا من الميتة
فانها قد تصير مالا محترما اذا قلبها الله سبحانه ابتداء
او قلبها آدمي بصنعته عند طائفة من العلماء انتهى قال العلي
العظيم فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول ان كنتم
تؤمنون بالله واليوم الآخر قال مجاهد وغير واحد من
السلف هذا امر من الله عز وجل بان كل شيء تنازع الناس
فيه من اصول الدين وفروعه ان يرد التنازع في ذلك الى
كتاب الله وسنة رسوله فهو الحق كما قال تعالى وما اختلفتم
فيه من شيء فحكمه الى الله فما حكم به كتاب الله و
سنة رسول الله فهو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال و
لهذا قال ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر اي ردوا
الخصومات والجهالات الى كتاب الله وسنة رسوله فتحاكموا
اليهما فيما شجر بينكم ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر
فدل على ان من لا يتحاكم في محل النزاع الى الكتاب و
السنة ولا يرجع اليهما في ذلك ليس مؤمنا بالله واليوم الآخر
فالرد الى الكتاب والسنة واجب لصريح الامر وتعليق الايمان

عليه وجودات تنزيه الذات والصفات من درن الالحاد والشبهات انتهى
المكتوب وتمت قوله ـ

بسم الله الرحمن الرحيم

از عائذ بالله عبد الله بسوی بابا ستگل سعید و سکندر حاجی و میرگل بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
واضح باد که دنیا روزی چند است و آخر کار با خداوند است مقصود اصلی و مطلوب کلی حصول رضای الله
است تعالی و تقدس و فوز السعادات لقائه هم مترتب بر حصول دولت رضای او است و چون ظاهر
است که حصول دولت رضای او بغیر سعی و اجتهاد در کسب مرضیات او تعالی میسر نیست و آن
بی معرفت مرضیات و تمیز آن از غیر مرضیات متعذر است پس شرافت و فضیلت علم از اینجا
است افسوس بر عالمی که مایه فضل و شرافت و عزت و کرامت خود را محل عیب و نقصت و وسیله
بار و خسارت خود سازد و خود را در سلک علماء سوء که در مذمت ایشان وعیدات نصوص صریحه
و اخبار صحیحه آمده منسلک دارد از انجمله آنچه از علی مرتضی رض روایت کرده شده یوشک ان
یاتی على الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا من القرآن الا
رسمه مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى علماؤهم شر من
تحت ادیم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفیهم تعود و آنچه امام احمد
و ابو داود و ابن ماجه از ابی هریره رض روایت کرده من تعلم علما مما یبتغی به
وجه الله لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة
یعنی ریحها و آنچه دارمی از ابی الدرداء رض روایت کرده ان من اشر الناس منزلة
عند الله عالم لا ینتفع بعلمه و در روایت عالم لم ینفعه الله بعلمه و موجب مذمت علما
و بنا بر آنچه از احادیث نبویه علی صاحبها الصلوة والتحیة چند چیز تواند بود اول آنکه مرتکب
آن بنیت بدان نکنند و علم را جهت طلب متاع دنیوی و متاع خسیس فانی و یا جهت طلب جاه و
منزلت و آوازه و نام و قبول خاص و عام آموزند چنانچه از حدیث من تعلم علما مما
یبتغی به الحدیث و از حدیث من طلب العلم لیجاری به العلماء او لیماری به
السفهاء او یصرف به وجوه الناس الیه ادخله الله النار که ترمذی از کعب

ابن ملک و ابن ماجہ از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کردہ دوم آنکہ اگر در اول حال اخلاص
داشتہ باشد اما بعد از تحصیل آن در رعایت حق عمل کردن تساہل و تکاسل ورزند و در ترغیب دیگران
می فرمایند خود میانگی کنند و بجا نیارند و خود را از جملہ مستوجبات وعید شدید اَتَأۡمُرُوۡنَ النَّاسَ
بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ الآیۃ و مستحق خطاب عتاب یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا
تَفۡعَلُوۡنَ نمایند سیوم آنکہ ہر چند در تحصیل تحسین اعمال و تہذیب اخلاق و تزیین اصلاح احوال
خویش سعی مبذول دارند ولیکن با صلاح احوال دیگران نپردازند و حق امر معروف و نہی منکر را
کہ رکنی رکین از ارکان دین متین ست مراعات ننمایند و طریق مداہنت و ملائمت با مردم پیش
گیرند و از نصوص کتاب و سنت کہ دلالت بر وجوب امر معروف و نہی منکر دارند تغافل نمایند از انجملہ
کریمہ وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ
عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ صیغہ امر دلیل وجوب ست و صیغہ حصر فلاح بر زمرہ
موصوف قائمین با امر معروف دلیلی دیگر ست و کریمہ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ
اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ
وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ الآیۃ و کریمہ كَانُوۡا لَا یَتَنَاهَوۡنَ عَنۡ مُّنۡكَرٍ فَعَلُوۡهُ الآیۃ
و غیر آن از آیات بینات شواہد جلیہ این مدعی اند و سورہ والعصر تا آخر اول دلیل ست بر آنکہ
ترک تواصی بحق یعنی حق بیکدیگر گفتن و بدان وصیت کردن موجب خسارت ست ہر چند اصلاح
اعمال مقرون باشد چہارم آنکہ در خلطت سلاطین و حکام ظلم آئین و مباسطت با ایشان بلکہ
بالجملہ در دنیا بے تقیہ نقیہ کہ در شرح بخاری آوردہ کافی ست خلاصہ اش آنکہ عالم از در دمشقی
دعا خواست فَقَالَ لَهُ الۡفَقِیۡرُ عَلٰی طَرِیۡقِ التَّوَاضُعِ بَلۡ اَنۡتَ الَّذِیۡ یَنۡبَغِیۡ اَنۡ
تَدۡعُوَ لِیۡ لِاَنَّكَ مِنۡ عُلَمَآءِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَفُقَهَآئِهِمۡ فَلَمۡ یَتَمَالَكۡ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَكِنۡ
غَلَبَتۡهُ الدُّمُوۡعُ حَتّٰی كَادَتۡ نَفۡسُهٗ تَزۡهَقُ مِنۡ كَثۡرَةِ بُكَآئِهٖ وَهُوَ یُرَدِّدُ
یَقُوۡلُ مِثۡلِیۡ یُحۡسَبُ مِنَ الۡعُلَمَآءِ وَاللّٰهِ مَا یَكُوۡنُ الۡعَالِمُ عَالِمًا حَتّٰی لَا یَخۡرُجَ
لَهٗ نَفَسٌ اِلَّا لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ و مقصود ازین ہمہ گفت و شنود آنست کہ از چنین ہا بجز صحبت

میسر نمیشود ہَاتَ الۡمُشۡتَغِلُوۡنَ نصب العین باید داشت حقیر را درین ایام ہمہ توجہ بکلام الٰہی
و با حادیث نبوی بفضل اللہ و کرم او شدہ است۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ از عائذ باللہ و معتصم بحبل اللہ عبداللہ بہر یک از
اہل اخلاص و ارباب اختصاص مولوی منہاج الدین و حافظ محمد عظیم و سلطان محمد و محمد اکبر و محی الدین
و محمد قاسم و فتح نور و نور محمد دگاہ و بہادر و نجابا ور و انور و فضل و جمال الدین خصوصاً زبدۃ
اخلاص مندان مولوی عبد الرب بعد از سلام مسنون و ادعیہ مودت مقرون واضح آنکہ در باب
تمسک بکتاب اللہ و اعتصام بسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم چہ گویم و چہ نویسم کہ صفحہ کاغذ
از بیان آن تنگ ست و پائے قلم از تگ و دو در میدان آن لنگ ۔ اخوان عزیز را لازم کہ
دنیا دنی را زود خبید دانستہ در طلب مرضیات او تعالی بجان و دل کوشند و زندگانی ایامی
را اندک دانستہ در ابتغائے وجہ اللہ کمر ہمت اجست بندند و کتاب اللہ و سنت رسول
اللہ صلعم را روح ستعار بلکہ از اعلی پرواز نمودہ شغل ضروری انگاشتہ با شتغال لاطائل و
مال فرمال بے حاصل مشغول نشوند و مرضیات و مکروہات او تعالی را ازین اصلین راسخین معلوم
کردہ در امتثال اوامر و حسب تعظیم آن و اجتناب و انتہا از نواہی و تغیض و نفرت ازان سعی بیش از
بیش کنند فقیر خود را ہمیشہ بترویج کلام اللہ و ابتغاء مرضات اللہ مامور میدید پس لابد آشنا
و بیگانہ را بترغیب و ہم و از غیر آن تنفیر و تنکر اسے نویسم کہ در تدبر کلام اللہ و تذکر از مواعظ
آن و تفکر و تاثر از نصائح آن اوقات عزیزہ خود را معمور گردانند

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد از داعی الی اللہ و مستعید باللہ عبداللہ بہ
مشفقی و محبی میر محمد شاہ و عبداللہ شاہ و رشید عمر شاہ و جناب حافظ عباس خان و حسن خان و غیرہم
وفقنا اللہ و ایاہم لما یحبہ و یرضاہ و صرفنا الی جنابہ عن جمیع ما سواہ و جعلنا متمسکین بسنتہ رسولہ
معتصمین بکلامہ فی الشدۃ و الرخاء بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح آنکہ چہ گویم و چہ
نویسم در تعظیم کلام ملک علام و اتباع سنت سید الانام کہ دست بیان از ادائے

آن کہ تا دست فقیر ہمیشہ خود را بترویج کلام اللہ مامور مے بیند و در تبلیغ آن ما جور پس تا ہر بکہ جان و بدن دارم سر بر تن نگشتہ و ہیچگہ نہ از ترغیب مے دہم و از تکرار آن ہر چند کہ باشد ننگ و عار نمے آرم و کسانیکہ بر دست حقیر حاضر ز بیعت نمودہ و یا بر دست نائبان زعہد بستہ بر ذمہ ایشان نیز لازم کہ در تدبر کلام اللہ و تذکر از تخویفات و تہدیدات آن و تا ثر از نفع مابح وعظ آن سعی بیش از بیش نمودہ اوقات عزیزہ خود را درین صرف کنند و دیگر ان را ہر حیلہ و قسمے دانستہ درین باب ترغیب کنند و تعظیم احکام رب الارباب را خصوصاً صلوۃ خمسہ را کہ از عمدہ ترین شعار اسلام است بجا آوردن آن در اوائل اوقات با خضوع و خشوع تمام کمر ہمت چست بستہ راہ سستی و کسل پیش نگیرند و در مابین خود راہ اتفاق و وفاق اختیار کردہ و اختلاف و افتراق را کہ ممنوع بمنع اکید است حذر کنند قال اللہ تعالی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ الآیۃ و قال اللہ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عائذ باللہ عبد اللہ بہ ید اہل اخلاص عمدہ ارباب اختصاص مولوی حیات گل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد اوقات عمر عزیز را غنیمت شمارید و در طلب مرضیات مولی خود سعی کنید و ہر چہ از استطاعت دارید خواہ بدست باشد یا بلسان یا قلم و بیان در نصرت دین متین و تائید توحید رب العالمین دریغ نکنید و در اقامت صلوۃ و تعظیم احکام رب البریات از دل و جان سعی کنید و در ہدایت خلق اللہ و ترغیب عباد اللہ در طاعت خالق خود و تعلیم ضروریات دین نوعی تساہلی و تغافل نورزید چنانچہ اصلاح نفس خود ضرور و مقدم ست ہمچنین امر بالمعروف و نہی عن المنکر لازم و متحتم وَاتَّقُوْا فِتْنَۃً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَآصَّۃً مگر آنکہ رسالہ ایقاظ النائمین کہ برائے ترجمہ کردن بردہ بودند چونکہ در اینجا نہایت ضرور در کار ست بنا بر آن نوشتہ آمد کہ رسالہ مذکورہ خواہ ترجمہ شدہ یا نشدہ برسیدن این خط از راہ ڈاک ضرور بفرستید کہ نہایت ضروری در کار ست و اسباب عشرہ کہ شارع برائے احتراز از شیطان مقرر کردہ ورد دائمی و وظیفہ مستمری بگیرید استعاذہ از شیطان رجیم - قراۃ معوذتین

قراۃ آیۃ الکرسی قراۃ سورۃ البقرہ - قراۃ خاتمہ سورۃ البقرہ - اول سورۃ حم الی قولہ الیہ المصیر - کلمہ توحید در ہر روز صد بار - کثرت ذکر اللہ کہ انفع حرزہا ست - وضوء و صلوۃ - امساک از فضول نظر و فضول کلام و فضول طعام و مخالطۃ ناس کہ شیطان غرض خود را از بنی آدم ازین ابواب ذریعہ حاصل مے کند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین این خط کہ نوشتہ اند بنظر عمیق بہ بینید و نصب العین بسازید کہ این حقیر گفتہ و محمد نوشتہ و فقک اللہ لما یحب و یرضی و احوال خود ہم نوشتہ کنید زیادہ بار حم الراحمین سپردم حسبنا اللہ و نعم الوکیل -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باخوی دینی و صدیق قدیمی مولوی حیات گل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و غنا فیتم اما بعد واضح باد کہ بندہ را در ہر وقت و ہر کار بدرگاہ مولائے خویش سراسر فقر و احتیاج است یک لمحہ ہیچ نوع استغنا حاصل نیست لَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ پس بجز رغبت بدرگاہ سبحانہ و سوائے خوف و تقوے از حضرت ایشان حیلۂ دیگر نیست ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ شان عالیشان او ست مناسب بندہ ہمین ست کہ در رحمت و رحمت یکسان ہم راجی و ہم ترسان باشد کہ بے نیاز او تعالی التفاتے و نگاہی نکند وَمَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ تمامی نعم و منن از خوان نعمت او ست وحدہ لاشریک لہ کسے او خلے و غرضے و ہمچنین ہمہ مصائب و نوائب از شامت معاصی خویش شمارد لا غیر ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک سوائے سیئات و عیوبہائے نفس خود از چیزے در خطرہ و اندیشہ بدل نیارد و در وقت عافیت و رفاہیت بشکر متوجہ شود وَاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ و در حین امتحان و مصیبت بتوبہ و استغفار رخ آرد وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ اعزاز و اکرام خاصۂ او ست تعز من تشاء و تذل من تشاء صفات خزی و خذلان از صفات مختصہ بید دست کسی کہ با اہانت و ذلت میرساند مجال دم

زرن نیست وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ جائیکه فرمان عزیز حکیم در رسد حوصله
مقال لا و نعم نه لَا یُسْـَٔلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْـَٔلُوْنَ کز و بیان چیست و چالاک از
هیبت جلالت او تماسے بیهوش میشوند و انبیا را پاک از خوف و خشیت مواخذه و انتقام
ساکت می مانند و خموش اسوئے انجا خاطر آوردن و از فکرشان اندیشیدن محض نادانی
ست مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا حرکت متحرک بدو ست قوت هر قوت
هم از وست لا حول و لا قوة الا بالله طالب دنیا و آخرت را باید که برحمت شان رغبت کنند
از غیر او هیچ توقع ندارد مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا از ایذائے
واتهام مخالفین حزن و اندوه نخورد وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا قصص
انبیا و رسل که در قرآن مبین و مفصل بیان شده اند برائے تسلی و تشفی خاطر مظلومان اند
وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ مقصود از ان پند و عبرت
ست لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ از انجمله ذکر ابتلاء ایوب
ست بر آنکه کار و عتبا از ان رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ اگر بطرف
مولائی خود بدل و جان رجوع کنند و از بدیها و بدکردهائے خویش برآیند البته نجات و
فوز بدرجات خواهند یافت لیغه باید که برحمت بر زیر دستان خود موصوف شوند اَلَا
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ تنبیه است جامع بخوبی غور کنند
بر رعیت خود شفقت کنند که در رحمت حضرت حق در آیند و در هر دو جهان فلاح در نور یابند
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی خود هشیار اند و تجربه کار و السلام علیکم بعد از رجوع
و انابت بصدق دل ازا و یه گزینی و گوشه نشینی اختیار کنند کریمه لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ را هر قدر که می توانند حیل روز در دزبان دارند
امید است که بحکم وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ تدارک نعمت از رب خود یابند فتم میقات اربعین لیلة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عبد الله باخویم حسین سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد در ابلاغ و اشاعت کلام
رب عزیز چه گویم و چه نویسم اگر عزت دنیا و آخرت میخواهی درین است و باین دل تنگ

نشود مگر که مردم منشه نیند درین امتحان همین عرض کنید نیز وارحم الراحمین که یا ارحم الراحمین من
بنده عبودیت شعارم بفتح و شکست کار ندارم انقلابات لیل و نهار در دست توست تا
وت کار عاجز همین ست ایاک نعبد و ایاک نستعین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاند بالله عبد الله باخویم محمد حسین سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد قدرے سستی در دعا
در حق شما آمده است والله علم چه سبب با وجود سستی بارها گفته ام که یا ارحم الراحمین حسین را
از انصار دین خود سازد قریب دو ماه شده که الهام شده بود اِذَا كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فَقُلْ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اقْضِ حَاجَتِیْ فَاَقْضِیْ حَاجَتَكَ بنا بر آن
بشارت بارها گفته ام که یا ارحم الراحمین از اهم حاجات من هدایت حسین است آنچه قبل ازین
الهام شده بود که قُلْ لِّلْحُسَیْنِ اُرْفُقْ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَاْسُ الْخَیْرَاتِ عبارت خوب یاد نیست
مضمون همین است غرض که از خوابهائے حقیر معلوم میشود که مرضی ارحم الراحمین در حق شما اشاعت
دین ست پس در اشاعت دین سعی تمام و کلفت الاکلام باید کرد و چون بار گرانست بجز انبیا و
صلوات الله علیهم و اتباع ایشان کسی دیگر نمی تواند برداشتن پس صبر بر مصائب و رفق
ضرور ست غرض که چیزے که برائے شما نوشته ام آنرا گم نباید کرد بلکه نزد خود نگاه دارید
و همیشه آنرا ملاحظه کرده بر آن عمل کنید که بارها در الهامهائے که می شود این نیز الهام میشود
اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله چیزے دیگر نوشتنی بود لیکن تعجیل بود۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عبد الله باخویم حسین سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد چون خط شما رسید بعد از نماز
عصر متوجه شدم به ارحم الراحمین الهام شد که قُلْ لِّلْحُسَیْنِ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا
یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ الآیة الغرض در حق شما اجرائے کلام رب
عزیز بر عباد الله از اهم مهمات می بینم زیاده از اجرائے حدیث چنانچه از عمر رضی الله عنه
مرویست چون صحابه رضی الله عنهم اهتمام بحدیث تمام کردند عمر رضی الله عنه منع کردند و گفتند که
شغل کلام الله زیاده باشد از شغل حدیث پس شما را ضرور است که کلام الله را بزن و مرد

تعلیم کنید بار ترجمه و ترجمه نماز را زن و مرد تعلیم کنید حبیب الله قندهاری در عین بیماری
ترجمه نماز بزبان افغانی بدست خود نوشته می کرد و می گفت که همه زنها و مردان یاد بگیرند و بعضی
شاگردان را گفت که ترجمه سوره ها که در نماز خوانده میشود بزبان افغانی بکنید که هر کس یاد بگیرد
و می گفت هر که معانی نماز یاد ندارد نماز او مقبول نیست و میگفت که ترجمه کلام الله بزبان
افغانی میسازم تا زن و مرد بداند الغرض سعی در اشاعت کلام الله بیش از بیش باید
کرد تا از خادمان کلام الله حساب شوید اللهم آمین چند ورقست از شوکانی بزودی ترجمه
بفارسی بکنید تا طبع شود و رساله نزول عبد الاحد بسیار می طلبید ضرور بدست آدم معتبر روانه
کنید و مسل ریاض الصالحین بدست بهادر دین بدهید تا جلد کنند و در اول و آخرش کاغذ بماند
و روانه کنند که در اینجا بسیار بکار است و غلطنامه را اهتمام بکنید۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عائذ بالله عبد الله باخویم حسین سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد روزی غم و اندوه
بسیار آمد که همه عمر گذشته و هیچ از ما نشد در مرضیات رب عزیز خصوصاً در اشاعت قرآن عزیز که
بدان مامورم که هٰذَا کِتَابِیْ وَهٰذَا عِبَادِیْ فَاقْرَأْ کِتَابِیْ عَلٰی عِبَادِیْ از شامت اعمال
خود کسی از انصار نیافتم در اشاعت قرآن عزیز باوجودیکه سالها شد که بزبان حال و قال میگویم
یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللهِ و دعا میکردم
چون این غم و حزن غلبه کرد الهام شد اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ
بارها این الهام شد اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ وَالْحُسَیْنُ مَعَکَ باز الهام شد
خُذِ الْحُسَیْنَ مِنْ یَدِهٖ وَقُلْ لَهٗ اَنْتَ مِنِّیْ باز الهام شد قُلْ لِلْحُسَیْنِ اقْرَأْ
کِتَابِیْ عَلٰی عِبَادِیْ وَلَا تَنِ فَاِنِّیْ مَعَکَ حَیْثُ مَا کُنْتَ بعد ازین فرحت
و سروری آمد که گویا زنده شدم و امید و رجا بارحم الراحمین بیش از بیش شد که سالها
می گفتم من انصاری الی الله کسی پیدا نشد الحال ارحم الراحمین حسین را از انصار گردانید
ذٰلِکَ فَضْلُ اللهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقل تقریر مولانا سید احمد صاحب خلف الصدق امام الزمان علیه الرحمة و الغفران شیخ عبد الله غزنوی
از والد ماجدم شنیدم که فرموده است امام احمد اِیَّاکَ اَنْ تَتَکَلَّمَ بِمَسْئَلَةٍ لَیْسَ لَکَ فِیْهَا
اِمَامٌ و در محنت معتزله امام مذکور فرمود کَیْفَ اَقُوْلُ مَا لَمْ یُقَلْ یعنی مخلوقیت کلام
الهی چگونه بر زبان آرم که سلف کرام نگفت این حرف را و همچنین والدم میفرمود ناقل
از بایزید که اِسْتِعَانَةُ الْمَخْلُوْقِ بِالْمَخْلُوْقِ کَاسْتِعَانَةِ الْغَرِیْقِ بِالْغَرِیْقِ و همچنین شنفتم
از والدم که بعضی عارفان فرموده اند اِسْتِعَانَةُ الْمَخْلُوْقِ بِالْمَخْلُوْقِ کَاسْتِعَانَةِ الْمَسْجُوْنِ
بِالْمَسْجُوْنِ و می فرمودند که بنده موحد را باید که جوارح خود را از دست و پا و زبان و چشم و قلب
و غیره لله و بالله داند یعنی در ملک خداست و بخدا که قوام و قیام آنها باوست تا مفهوم
حوقله در وی ثبت شود نه علماً و ایماناً که این مرتبه علما را هم حاصل است بلکه ذوقاً و حالاً اگر این
دولت خواص است چون مفهوم حوقله در خود ثابت نمود مشهود او شود که تحویل و قوت همه اعضا
و جوارح بحول و قوت اوست پس این بنده مهاجر الی الله شده مصداق حدیث شریف کُنْتُ
سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ الخ دانشاید که جوارح را للنفس و بالنفس داند که این شرک است و میفرمودند
که یک حب ایمانی است و یک حب عشقی حب ایمانی محبت امتثال اوامر است و نفرت تمام
از منهیات یعنی بنده موحد مبلغ همت خود را در بجا آوردن اوامر محبوب صرف کند لیکن شوق
تمام که موجب خوشنودی او شود گو که امتثال این امر مرضی سبب تفرقه شود چنانکه محبوبی محب خود را در
موسم حر شدید برای سامان کاری امر شد پس او بشوق تمام برای سر انجام آن کار رود از محنت گرمی و
تفرقه بلیات و در بجا آوردن امور حسب چالاک خیالی که دامنگیر ایشان باشد رضامندی محبوب
است پس این حب را که حب ایمانی است منتهی نیست مثل چشمه آبدار هر چند که درو دلو کار کنند
جوشش آب بسیار کند و حب عشقی همین حسن جمع و یادداشت محبوب است که ارباب این حب بهیچ
علم از تفرقه می یابند چنانچه محبوبی محب را برای سر انجام کاری امر شد محب طاقت جدائی
ندارد لاکن طبیعت خود را بزور بامتثال این امر می راند و این حب را نهایت است
مثل کسیکه تشنه باشد بسبب سیرابی از آب خاطر جمع و ساکن شود و میفرمودند که فنا نزد
صوفیه چیزیست و نزد محققین چیزی دیگر فنا نزد محققین این است که محبت غیر و رجاء غیر

وخوف غیر داواد و ناسوے و دعای غیر از ایشان فانی شوند در محبت و رجا و خوف و اراده و
دعاے خدا عزوجل و فنا نزد صوفیه تجلی ست که از ان مشاهده کنند که قیام همه اشیا
بحق است و این شهود ربوبیت است و درین مقام گاہے تعبیر توحید افعالی کنند و گاہے
باحسان و همین ست نزد ایشان اعلے مقاصد و سائر عبادات وسیله این مقصود مے انگارند
و لهذا منجر بانحلال از احکام شرعیه مے شود و نمیدانند که اعلے مقاصد و منتهی مطالب مقام عبودیت
ست که کریمه ایاک نعبد ناطق ازین مرام است و اشرف وسائل وسیله استعانت که ایاک نستعین
مصدق این مطلب است پس اشرف مقامات مقام عبودیت ست و اشرف وسائل وسیله استعانت
بحضرت حق لاغیر وَهُمْ يَعْلَمُونَ اَنَّ الْعِبَادَ لَا يَسْتَحِقُّونَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا
بِاَنْفُسِهِمْ عَلَى اللهِ شَيْئًا بَلْ هُوَ الَّذِىْ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ
الرَّحْمَةَ وَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ يَسْتَحِقُّ اَنْ يُّعْبَدَ وَلَا يُشْرَكَ بِهٖ
شَيْئًا وَاَنَّهٗ يَسْتَحِقُّ اَنْ يُّتَّقٰى حَقَّ تُقَاتِهٖ وَحَقُّ تُقَاتِهٖ اَنْ يُّطَاعَ فَلَا
يُعْصٰى وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ فَيَرَوْنَ اَنَّمَا قَامَ بِهِمْ مِّنَ الْعَمَلِ
الصَّالِحِ فَهُوَ فَضْلُهٗ وَجُوْدُهٗ وَكَرَمُهٗ لَهُ الْحَمْدُ فِىْ ذٰلِكَ وَيَشْهَدُوْنَ
اَنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ وَاَمَّا مَا قَامَ بِالْعِبَادِ مِنْ اَذَاهُمْ فَهُوَ خَالِقُهٗ
وَهُوَ مِنْ عَدْلِهٖ وَمَا تَرَكَهُ النَّاسُ مِنْ حُقُوْقِهِمُ الَّتِىْ يَسْتَحِقُّوْنَ بِهَا عَلَى
النَّاسِ فَهُوَ الَّذِىْ لَمْ يَخْلُقْهُ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلِهٰذَا كَانُوْا
مُنْكَسِرَةً قُلُوْبُهُمْ لِشُهُوْدِهِمْ وُجُوْدَهُ الْكَامِلَ وَعَدَمَهُمُ الْمَحْضَ وَ
لَا اَعْظَمَ انْكِسَارًا مِمَّنْ لَّمْ يَرَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا الْعَدَمَ لَا يَرٰى لَهٗ شَيْئًا وَلَا يَرٰى
بِهٖ شَيْئًا و مے فرمودند که در کلام الله و حدیث رسول الله صلعم اصل اند یک توحید الهی دوم
صفات باری منکر صفات بدتر ست از منکر توحید زیرا که منکر صفات منکر خداست مشرک
چه و سیوم شریک مقر کننده ست سوم قدر و شرع و مے فرمودند که خواب و الهام مرا اعتبار
نکنید با طالب حق اگر دلیل را دیده باشید و مے فرمودند که مردم بے توقف

حرکت قلب را حیات قلب مے دانند و غلط کرده اند بلکه این حیات نفسیست شهوانی حیات
قلب محبت امتثال اموراتست و نفرت کلی از منهیات همه اوقات درین خیال مانده باشد
که کدام فعل و قول از بنده صادر شود که موجب خوشنودی حق شود و همیشه لرزان و هراسان
باشد که مبادا از بنده فعل و قول شوم که سبب سخط شود و مے فرمودند که مردم بے توقف
توسل بحق فلان و حق فلان مے کنند و غلط کرده اند بلکه توسل باسماء الهی از اشرف وسائل
ست تامل باید کرد در حقیقت بسم الله که همه مردم بر زبان جاریست و از حقیقت دریافت
معنے آن عاری هستند که این چه کلمه است مشتمل بر توحید الهی یعنے استعانت می طلبیم در جلب
منافع و دفع مضار بذات پاک الهی باز فکر باید نمود در کلمه توکلت علی الله که چه لفظ
شریف ست در انابت بسوے حق یعنے تکیه و اعتماد نمودم در هر ست و در آن این مقصود
بران ذات بے همتا و نظر خود را از اسباب قطع نمودم و همچنین در کلمه لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللهِ فکر باید که محتوی ست بر اعلے مراتب توحید و تجرید یعنے نیست هیچ حرکت و تحویل
علویات و سفلیات و نه هیچ قوت و توانائی مر اعضا و جوارح و اشیا از دیگر را اگر به
تحویل و توانائی او و الی غیر ذلک من الاسماء الحسنى فى الادعية الماثورة که این نمونه از خروار
ست پس توسل باسماء الهی و توجه بادعیه ماثوره شافی و کافی ست لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ
اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ از والد ماجد شنیدم که در کبر و چند روز کتابهاے وجودیه
مطالعه نمودم شبے در خواب مے بینم شخصے را شدید بیاض الثیاب حسن الوجه والمحاسن
که دست خود را بقهر و عنف بر گردنم بر زده گفتند مگو که همه اوست بلکه بگو همه
از وست بسبب همین خوف بیدار شدم باز در دهلی که نزد مولوی نذیر حسین صاحب بودم
از شخصے کتاب فتوحات که همراه شرح بود گرفتم تا مطالعه نمایم در همان شب می بینم کسے
که فرمودند گویا کتابهاے دیگر از زمین مفقود اند که کتاب ابن عربی مے بینی باز در
شهر کابل در حبس و محنت رساله این طائفه را در دست چند سطور گذرانیده ام که حالتے آمد
و مرا بوشید بتغیرش زبان نتوانم در خاطرم ریختند که این کتابها را نباید دید و مهجور نمودند
وقتے که در پشاور بودم و همراه کتابهاے دین از نصوص یا سید بیطاقت شدم و ازاد

سفر آن سرزمین نمودم القا فرمودند الیس اللہ بکاف عبدہ القا ہمین بود و سکینہ و طمینان
ہمین سبب شبے پرسیدم کہ محققین سے نویسند کہ تبتل بسوی مولی و انقطاع از ماسوا
متحقق نمے شود مگر بتحقیق توحید ربوبیت پس حصول تحقیق این توحید را چہ سبب
فرمودند کہ بار بار کلمہ طیبہ را کہ سیف صارم ست ماسوا را بلحاظ این معنے بر زبان
رانند کہ لا الہ نیست ہیچ مقصود از مال و منال و زن و فرزند و جاہ و جلال وغیرہ
الا اللہ مگر ذات پاک چہ نیست ہیچ مربی علویات و سفلیات مگر ذات پاک
چنانچہ درجو قلہ فرمودند و ایضاً تامل باید کرد در خطابات قرآن فَإِذَا شَهِدَتِ
الْقُلُوبُ مِنَ الْقُرْآنِ مَلِكًا كَرِيمًا وَجَوَادًا رَحِيمًا چون السالخ و بترسے از
حول و قوت مشہود شد آنگاہ متحقق شود بتواضع و مسکنت عبد کہ ہیچ چیز ندارد و
از آن او نیست بلکہ ہر کار کہ سے کند بحول و قوت او مے کند پس نمود مقام عبودیت

فہرست بعضی کتب دینیہ مع قیمت علاوہ محصول کہ نزد عبد الغفور و
عبد الاول تاجران کتب شہر امرتسر کٹڑہ مہان سنگہ موجود اند

قرآنہای مترجم و غیر مترجم

قرآن شریف مترجم اردو تحت لفظی مع تفسیر حسینی مطبوعہ دہلی۔
قرآن شریف مترجم بامحاورہ دہلی انصاری
ایضاً کاغذ ولایتی تقطیع کلان واضح
قرآن شریف مصری بہ ہو صفحہ مطبوعہ مطبع ہاشمی
قرآن شریف مصری بسیار واضح و خوشخط مع سجاوندی مطبوعہ فاروقی دہلی۔
قرآن شریف ثمہ ترجمہ مطبوعہ فاروقی دہلی
قرآن شریف چار ترجمہ مطبوعہ مجتبائی دہلی

قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ واضح جلی قلم مطبوعہ مجتبائی دہلی۔

حمائل شریف مصری

ولایت کی عکسی اور بمبئی کی طرح بطرح اور دیگر مطابع کی چھپی ہوئی حمائلین تو لوگوں نے بہت سی دیکھی ہونگی اب اس حمائل کو بھی دیکھ لیں صحت اور صفائی طبع میں بیجا مبالغہ کرنے کی ضرورت نہیں موجود ہے ملاحظہ کر لو۔ حمائل شریف موصوف بصفات مذکورہ کاغذ سفید بلا حنا و بلا جلد

حمائل شریف مذکور حنا شدہ و با جلد
ایضاً بر کاغذ نیلگون نہایت خوشرنگ
جلد چرمی نقرئی علی گڈہ
حمائل شریف بمبئی بسیار خوشخط مجلد

حمائل شریف مترجم

حمائل مترجم بدو ترجمہ حنائی مطبوعہ انصاری دہلی
ایضاً تقطیع کلان
حمائل شریف ایک ترجمہ کاغذ رسمی مطبوعہ میرٹھ
ایضاً کاغذ چکنا
ایضاً دو ترجمہ کاغذ رسمی
حمائل الہ آباد کاغذ ولایتی

تفاسیر عربی و اردو

تفسیر بے نظیر ترجمان القرآن اردو تصنیف نواب صاحب صدیق حسن خان مرحوم اس تفسیر کی مانند شاید کوئی اور اردو تفسیر روئے زمین پر نہ ہوگی گویا یہ تفسیر کیمیائے سعادت و زاد آخرت ہے الم سے لیکر سورۂ مریم تک سات جلد اور ایک جلد پارۂ تبارک سے اخیر قرآن تک چھپ چکی ہے یہ آٹھ جلد نواب صاحب مرحوم نے بذات خود تصنیف کی ہیں باقی دو جلد اور بھی مولوی محمد صاحب لاہوری نے نواب صاحب مرحوم کی طرز پر بنائی ہیں وہ بھی طبع ہو گئی ہیں اور باقی زیر طبع ہے قیمت فی جلد بلا محصول ڈاک
تفسیر جامع البیان عربی مع چند تفاسیر دیگر یہ بھی بے مثل تفسیر ہے
تفسیر جلالین محشی مجتبائی نہایت صحیح ہے۔
تفسیر مظہری منزل اول۔

کتب احادیث عربی

بخاری شریف مصطفائی۔
ایضاً مع حاشیہ سندی مصری کاغذ سفید
ایضاً کاغذ حنائی۔
صحیح مسلم مع نووی دہلی انصاری کاغذ حنائی
ایضاً کاغذ ولایتی۔
ترمذی مجتبائی دہلی۔
ابن ماجہ فاروقی دہلی۔
نسائی محشی مع شرح زہر الربی نظامی
موطا امام مالک مجتبائی۔
فتح الباری شرح صحیح البخاری دہلی انصاری
مشکوۃ محشی فاروقی دہلی۔
مشکوۃ محشی بمبئی مجلد
ادب المفرد امام بخاری
ایضاً کاغذ ولایتی